فیض خالق زمین و زمان و فضل بانی مکین و مکان سے

پوتھی حرف بحرف ترجمہ سنسکرت منظومہ نظامی مرتبہ منشی شنکر دیال فرحت مسمی

گلشن شان نظم

بعد اخذ حق تالیف مصنف موصوف سے واسطے ستہ باب قصد طبع او بابت مطابع کے

مطبع نامی منشی نولکشور میں مطبوع و مقبول جہان ہوئی

سری گنیشائے نمہ

قبضہ سی حمد زبان سی نکلی
گر ورد زبان ہو اسم پوتی
اسم سنگھا دو اندر دتارو
ای توسن خامہ بس جگر رو
تختہ ہو مرا تختۂ چمن ہو

ہر ہر لب انس و جان سی نکلی
ہو لائق شب شنبہ یوی
کرتی ہیں صعوبت فنا رد
میدان سخن میں کر تگ و دو
قرطاس برنگ یاسمن ہو
شنجرف سی ہو بہار پیدا

ہر ہر سجدہ یاد ہر سحر ہو
اسم درگا سی بے ضرر ہو
گر راغب مدحت امان ہو
تو اسپ قلم میں چابکی ہو
جدول سی بہار تازہ ہو جائے
کیفیت لالہ زار پیدا

شیو شیو سبھی نقش کالجی ہو
کالی سی نہ کال کا خطر ہو
آرام سی جان کی امان ہو
گردن پی بندگی جگی ہو
رخسار ورق پہ غازہ ہو جائے

آوارہ ہونا راجہ جدشٹر حاکم ہستناپور کا وطن سی اور تدبیر فرمانا سری کرشن جی کا واسطے حصول سلطنت کے

ہر دم رہی دل کو یاد گنپت
حاکم تہا وہاں خجستہ اختر
جبار و جری فہیم و بی ریو
آثار خزاں چمن میں آیا
قسمت میں جو تہی لکہی تہی خواری
چہکی چہٹی انکی ایک دم میں
چکر دینے بخت ناتوان کی
تدبیر بتایئے مصالح
فرمایا کہ ای شہ جہان بخت

ہر لحظہ ہوا اعتقاد گنپت
ذی مرتبہ راجہ جدشٹر
ارجن نکل اور بہیم سہدیو
خورشید فلک گہن میں آیا
دولت وہ تمام بد کی ہاری
پانچون بہنسی پنجۂ الم میں
گردش یہ دکہائی آسمان نے
ہون راج عدو کو کرکی تاراج
ہو جائینگے دور صدمۂ بخت

تہا ہند میں ایک شہر معمور
شہزور تہی شہ کی جان بہائی
اقبال نی دفعتہ کمی کی
کہیلا جو وہ نیک بد کی چوسر
ثروت گئی شہ کا راج چہوٹا
ششدر ہوئی صاف آئنہ وار
تہی گردش سی ہوکی شکستہ
سلطان خجستہ بخت ہون میں
ہو جاسی سری گنیش جی کی

مشہور زمانہ ہستناپور
سرمایۂ لطف و آشنائی
اوبار نی شہ کی ہمدمی کی
دم بہر میں حریف نی لیا
دولت گئی تخت و تاج چہوٹا
صحرا کو گئے وہ جان ناچار
کی شہ نی یہ عرض و بنت
پہر مالک تاج و تخت ہونیں
ہر لحظہ امید ہی خوشی کی

گو گردش آسمان غضب ہے
پھر جائیں جو دن تو کیا عجب ہے
پوچھا کہ وہ کون ہیں کہاں ہیں
کیون عقدہ کشای بیکسان ہیں
آغاز سے اونکا حال کہئے
وصف و ہنر و کمال کہئے

پوچھنا سری نارد کا سری گوری سے حقیقت منڈمال کی اور استفسار فرمانا سری گوری کا مہادیو سے

خاک قدم جناب گنپت
ہو سرمۂ دیدۂ بصیرت
شنبھو جو ہیں دیوتوں کی پیارے
اشنان کو ایک دن سدھارے
گوری نے براہ پاکبازی
کی ذوق سے میہمان نوازی
سن بولی کچھ آپکو خبر ہے
کیا گردون نے شب میں جلوہ گر ہے

فرماتی ہیں کرشن جی کہ شاہا
کرتا ہون بیان راز دل کا
گوری رہیں کوہ پر قضارا
نارد ہوئی آکی رونق آرا
گوردیو سمجھ کے لا بٹھالا
پھولون کا گلی میں ہار ڈالا
شرما کے یہ بول اوٹھیں انکی
رہی آپ نہ ختم غیب دانی

پھر ہیول کی اک تشنگو نہ چھوڑا
بند آنکھین کیی وہ تن تہی خاموش
یہان فکر تہی راجۂ سگر کو
فرزند تھا انسمان اوس سے
تہی فکر کہ کیا کرون کدہر جاون
کاشانۂ کپل من مین آئی
ہین آپ زبسکہ اہل ادراک
آیا وہ غرض پلٹ کی گہر کو
ازبسکہ وہ شہ تھا نیک نیت
شہزادۂ انسمان ذیجاہ
تپ کرنی لگا وہ حسبِ ہوش
بہاگیرتہ کو وہ راج بخشا
تہا تن پہ جو بار ناتوا سے
کچہ روز ہون براہِ مہربانی
صحرا مین ہزار سال اوسنی
برہما کی ثنا زبان پہ تہی
مقبول ہوئی تمامی فاکیش
شمبہو کو کرو جو تپ سی خوشنود
شب کو ہوا جوش مہربانی
برہما نی ادہر سنا جو یہ رنگ
اس زور سی جا گرے فی الحال
مٹی کی نہ پہر ملے نشان نے
شمبہو نی جو زلف کو ہلایا
شمبہو نی لپیٹ زلف کی پانی
شمبہو نی جو موہی سر نچوڑا
مندا کنی آسمان پہ ہین
سائل تہا وہ رتہ پہ جلوہ آرا

لائی تہی یہی جو راسگی گہوڑا
چونک اوٹہی یکایک آگیا ہوش
مدتسی پسر نہ آئے گہر کو
خوشنود تہا اک جہان اوس سے
کس شکل سی پہر پلٹ کی گہر جاون
آئین ادب سی سر جہکا کے
کردیئی اونکو خاک سی پاک
واقف کیا راجۂ سگر کو
کی یون دمِ واپسین وصیت
مشہور جہان ہوا شہنشاہ
کی دشت مین بادۂ اجل نوش
یکلخت وہ تخت و تاج بخشا
کی قطع قباے زندگانی
کی عدل وسخا سی حکمرانی
دکہلائی عجب کمال اوسنی
ہردم شنوی آسمان تہی
لیکن مجہی ایک ہی پیش و شر
فی الفور عیان ہو شکل بوجہ
سمجہے وہ مطالب نہانے
جاری کیا چشمۂ سری گنگ
پہونچون مع شمبہو زیر پاتال
ہوجائے سمندر پانی پانی
رستہ کہین بال بہر نہ پایا
پہر ہوئی رہائی تا بصد سال
اک قطرۂ آب تر نچوڑا اوسنے
مندا کنی خاک جلوہ گر ہین
پہنچی سری گنگ کی تہی وہان

جو بہرِ سمند رخ پایا
کہولی جو وہ دیدۂ غضبناک
انجمن ایک تہا پسر اوس
نکلا وہ پئی تلاش گہر سی
تقدیر نی اوسکی یاوری کی
کی عرض جو آپکا کرم ہو
بولی کہ جو آسکین نہ سر گنگ
رہ کر یونہین چند روز عنا
اس نسل مین ہو جو تب اونکی
منظور جو تہی ریاضتِ سخت
یان رہ کی دلیپ نی بصد راج
بہر ذرِ قلزمِ سعادت
بہاگیرتہ تہے وہ صاحبِ درد
سلطان گگتہ کو دیا راج
سب خواہش دنیوی سی آزاد
برہما نی کہا کہ آفرین باد
دہارا جو چٹی تو لائی گا کون
بارہ برس اونکی عبادت
بولی کہ جو شر گ سی ہی بار
گنگا کو تہا ملال دل مین
ٹہیا و ذمین ابہی ڈبو دون
یہ اونکی [illegible] گرین وہ
[illegible] سی ہر طرف بہین وہ
سائل تہا زبسکہ وہ شکستہ
اوس قطرۂ آب سی تہا پارا
بہاگیرتہی اس جہان مین آ[illegible]
[illegible] تہی کوئی راستہ مین [illegible]

پر جو پلا سراغ پایا
جل بہن کی بسر وہ ہو گئی خاک
انصاف پسند و نافر جور
واقف ہوا لذتِ سفر سی
رستی مین گر پڑنی ربہر کی
حاصل انہین گلشنِ ارم ہی
بخشایش ہر کرم جہی رنگ
کی شہ نی قبای زندگی چاک
تدبیر کرے پی سری گنگ
سلطان دلیپ کو دیا تخت
خوشنود رکہی رعیت و فوج
اک دشت مین جا کی کی تپستا
ذیرتبہ و عاقل و جوانمرد
مسکن سی گیا وہ حسبِ تاج
اک پانون سی تہا زمین پی ستادہ
ہوجاوگی قید غم سے آزاد
بار و جہان اوٹہائیگا کون
چمکا دیا اخترِ سعادت کا
ہم بار اوٹہائین سر پہ یکبار
غصہ سی ہوا خیال دل مین
کیلاس کی چوٹیاں کہودون
پانی کو جو زلف مین پہر لین
گیسو کی طرح الجہہ رہین وہ
حاضر رہا آگے دست بستہ
دہارا ہوئین تین آشکارا
مخلوق کو قدرتین دکہائیں
چلو مین اوٹہا کی کر گئی نوش

بہاگیرتھ نے جو سیکھے افساد
بیخود ہوئی کرکے شور و فریاد

تب من نے کہا یہ جان سے سب
انگلون تو خلاف ہی ادب سی

دیکھی جو نسبکہ زار و نالے
تب دھار وہ ران سی نکالے

گنگا وہی ہر طرف رواں ہین
بخشندۂ عمر جاوداں ہین

جو کوئی نہائی جل مین یکبار
بیشک وہ ہو مکت کا سزاوار

نکلین جو وہ ران سی ہین عام
مشہور جہان مین جانہوی نام

گوری نی کہا یہ دست بستہ
اسے مرہم زخم دل شکستہ

کیون زہر گلو مین جلوہ گر ہے
ملتے ہے یہ تجلّئ قمر سے

برآمد ہونا زہر اور ماہتاب کا سمندر سے اور قبول فرمانا سری مہادیو جی کا

گھبت ہوا دھرتی چشم الطاف
آئینۂ دل سندر ہی صاف

شمبھو کو ہے جوشش ترحم
گوری سی ہین پر سر تکلم

سب راچھس و دیوتا مین یکروز
ٹھہری یہ صلاح فرحت اندوز

قلزم متھین ہو کی سب فراہم
لین مال برآمدہ کو باہم

برھما نے براہ نکتہ دانی
کی کوہ سمیر کی متھانی

بھگوان نی رکھ کی کچھوا اوتار
اوس کوہ کو پشت پر کیا بار

پہر رسن جو بنی بسی تھی
رسّی سری سیس ناگ کی تھی

دم لشکر دیوتا نے پائے
آفت سر راچھسان پہ آئی

نارد نے جو اونکی عقل کی گم
پکڑا سر سیس چھوڑ کر دم

لیکن دم آتشین سی یکبار
کالی ہوئی راچھس سیہ کار

متھنے لگے بحر کو سراسر
تقسیم یہ بشن سے تھے مقرر

جل سی ہوئی سیس جی نمودار
تقسیم تھی اونکی محض بیکار

ظاہر ہوا توسن سبک گام
سورج کو ملا بعزّ و اکرام

ایراوت و کامدھین خوش رنگ
رمبھا وہ کہ جس سی عقل دنگ ہو

چنتامن و کلپ برچھ پیار
پانچون ہوئی اندر کے سزاوار

نکلا جو سنک طویل و خوش رنگ
شمبھو کو دیا براہ فرہنگ

دھنونتر جو بید راج نکلے
وانندۂ ہر علاج نکلے

تقسیم ضرور تھی نہ چندان
ٹھہری وہ طبیب دردمندان

اوٹھا نہ فساد گل نہ پھوٹی
سچ پوچھیے گر تو سستے چھوٹی

پھر بارہ وسم عیان ہوا زہر
روشن ہوتی جس سی آتش قہر

تہرائی زمین و چرخ دوّار
عالم ہوا جس سی تیرہ و تار

مخلوق پہ آئی شام شامت
ثابت ہوا جلوۂ قیامت

آتش سی ہر ایک نیم جان تھا
گرمی سی مقام الامان تھا

شمبھو نی براہ دانش و ہوش
وہ ساغر زہر کر لیا نوش

سینہ مین تھی بشن جی کی مورت
بیگرد و غبار و بی کدورت

قطرہ بھی نہ حلق سی اتارا
مورت کو ضرر نہو قضارا

نیلی ہوئی حلق جب پیا جام
اس وجہ سی نیلکنٹھ ہے نام

متھنی لگی ملکی پھر سب یکبار
جل سی ہوا چندرمان نمودار

قائم تھی طریق داد و دہیج
روشن کیا شمبھو کی جبین بیچ

لیکر گل تر کا خوشنما ہار
جل سی ہوئین لچھمین نمودار

گردن مین چھپا کی حسب آئین
خود سینۂ بشن مین سمائین

نکلا جو سبوچہ مے ناب
راچھس ہوئی دل مین تشنہ بیتاب

پی پی کی شراب جھک گئی وہ
مستی کی سبب بہک گئی وہ

نکلا جو امرت چڑھا ہوین یار
کرنی لگی دیوتون سی تکرار

تب بشن نے موہنی رکھا روپ
تنویر سی جسکی کھل گئی دھوپ

راچھس ہوئی محو حسن سارے
سب نقد حواس و ہوش ہارے

بولی کہ جو بیسکے نکو ذات
منظور سی چشم و سر وہ بات

جھگڑا یہ حسین مٹائے سارا
فیصل ہو مقدمہ ہمارا

ادس اہل ادا نے حسب آئین
دونون کی الگ صفین بچھائین

انداز سے پھر سبو اوٹھا کر
غمزہ سے کہا یہ مسکرا کر

بی گرد و غبار سی بہر طرف
بہتر سی جو دیوتون مین ہو صرف

لیکن بہ طرف مین جو ہو صاف
راچھس وہ ہین براہ انصاف

راضی ہوئی راچہسن جفا کوش
ہشیار جو تہا خود فراموش
دونون نے جو بشن پر نظر کی
دو قالب و سر جو ہو گئی عام

پینے لگی دیوتا بصد ہوش
اوس آب بقا کو کر گیا نوش
ابرو کی اشارہی سی خبر کی
اس راہ سی راہو کیت نام

اک صورت خوشنما بنا کر
قرب مہ و مہر آسمان تہا
تب چکر نے آکے بی تحاشا
ہر دم ہی وہی خیال فاسد

بیٹہا صف دیوتا مین آکر
گلشن مین وہ صورت خزان تہا
گردن سی سر عدو تراشا
اب تک مہ و مہر کی ہین حاسد

شبیہ سمندر کا متہنا اور چودہ رتن کا نکلنا

دیکہا جو یہ راچہسون نے بارے
وہ زہر وہ مہ بخوشنمائے
اسوجہ سی ہین پسند مجکو

خاموش سب اپنے گہر سدہارے
دونون ہی مجہمین سے بہائی
حاصل ہی طرب دیو چند مجکو
یہ اژدہا واسطے غضبناک ہے

فرماتی ہین شب سنو ہوائے
بیشک ہو تم اور مجہمین ایک
جب کہہ چکی سرگذشت سارے
کیونکر ہوئی زینت تن کیا

بیلا ہی یہ آن کی ہیرانی
ذی رتبہ و اہل دانش نیک
گوری نی کہا بانکسار سے

۹
پہلا دیہ آنچ تک نہ آسکے
ہولی وہی ہولکا ہی مشہور
عاجز تھا پدر جو شور و شر سے
فرزند یہ سن کے کہہ پکارا
پر صبح کو اوسکی خاک پائی
خاک اوڑائی [illegible]
باندھا اوسی اک ستون [illegible]
ہر شے میں [illegible] ہین جلوہ [illegible]
حیران ہوئی راجہ سن خبر
بیٹا نہ ہوا یہ رسے شاکی
پوچھا سری کشن جی کدہر ہین
آتش مین ہوا مین آب [illegible]
[illegible] کرکے اوڑائی خاک پر
[illegible] اوسکو ہوا [illegible]
کسنے یہ کہان یہ جلوہ مگر [illegible]
ہر ذرہ و آفتاب مین ہین
شبیہ برآمد ہونا سری نرسنگہ جی کا ستون سی اور مارنا ہرنکشپ کو
مجہہ مین وہی آپ مین ہے [illegible]
مارا جو ستون پہ اوسنی خنجر
جسم بالا بصورت شیر [illegible]
وان تہا نہ سحر نہ شب کا ہنگام
ظاہر ہوئی کہاں نہیں [illegible]
شور ایسا مچا کہ گونج اوٹہا گہر
تہا صورت آدمی تن زیر
چوکہٹ وہ روز آمد شام
گلزار مین برگ مین ثمر مین
شق کرکی ستون سنگ یکبار
انداز نیا نیا قرینا
مارا اوسی لاکے آستان پر
موجود ہین اس ستون مین [illegible]
نرسنگہ جی ہوگئے نمودار
لباس کا تیر دان [illegible]
اک غل تہا زمین و آسمان

طوطا کوئی شاخ نخل پہ بیٹھا ۔ پتون مین نہان وہ سر تپا
شمبھو ہوئی یان جو گرم قرار ۔ بچہ تھا وان نخل کی پر دار
طائر وہ بگوش سن رہا تھا ۔ گلہای مراد چن رہا تھا
جب منتر وہ شِب نے کہہ سنایا ۔ شی پاربتی کو ہوش آیا

بیضہ کو بس اپنی چھوڑ کر جلد ۔ پتان ہوا مرغ تیز پر جلد
شمبھو سے بہ سحر خوش بیانی ۔ کچھ دیر مین سو گئین بھوانی
پاربتی یہ جو عقل نوجوان کی ۔ گوری کی عوض زبان حق از جی
بولین کہ مین سو گئی قضارا ۔ فرمایئے منتر کو دوبارا

سری مہادیو جی کا بیج منتر سنانا اور گوری جی کا سو جانا اور طوطی کا درخت پر سے سن لینا

شِب بولی کہ شائد اور کوئی ۔ سنتا تھا براہ فتنہ جوئی
بچہ بھی ادھر اوڑا شجر سے ۔ پران ہوا اپنی تیز پری سے
کی اندر کی جا کی جسم بیائی ۔ پہ دار نے پہ لبان بنائی
زوجہ انکی جو قصر مین نہائے ۔ ستے کی سبب جمہائی آئی

جب قصہ مختصر ہوا طول ۔ اوٹھی سری شمبھو لیکی ترشول
سُر لوک مین ہر طرف پہ دوڑ ۔ پائی سری لیشن پہ گراوہ
آخر وہ غریق قلزم یاس ۔ پہونچا سوی خانہ سُری ویاس
پھرتی سی وہ دہن مین آگیا وہ ۔ مانند ہوا سما گیا وہ

باتون کی صدا سی مچگئی بم
مردی کا ربانہ جوش انکو
گوشون مین بچا مین جہیکی جا مین
گر جاتی او دہر تشنا جو یہ رنگ
اندیشہ ہراک کو خود بخود تہا
خورشید نے ایسا خوف کہایا

گرمی سی تہا سبکے ہونٹہ سوم
ہتیار تہے بار دوش انکو
سب بسم کی پہیکدین کمانین
دو شکتین روانہ کین پی جنگ
اک عالم یک نشد و شد و تہا
دامان فلک مین منہ چہپایا

تہی زخم نہ سا ہیون کی تہیز
تلوارین تہین انکی جیکا جنجا
تقدیر جو شل دل بہری تہی
منہ کہولی ہوئی بصد ستم وہ
سر کو کف پا سی ملتی تہی اک
تہرائی زمین و کوہ کانپے

زندی تہی وہ قلعۂ بدن مین
ڈہالین وہ ڈہال ہو کی دین ڈالی
ہر بات مین انکی کرکری تہی
پہونچین لیی خنجر و دودم وہ
سر تا بقدم ننگی تہی ایک
پاتال کی ذی شکوہ کانپے

لڑنا سری مہادیو جی کا گنیش جیسی اور آنا دو شکتون کا

شکتی ہوئی الغرض پشیمان
کپنت ہوئی آگی بہر صف آرا
موقع نہ بہ کہ شکتی بشن
تہی بارہ پہ تیغ خوش دل
پیر گردون کی ہوش گم تہی
دیکہا جو فساد شد و مد کو

آپہونچی مدد کو بشن بہا پ
جوہر کیے اپنے آشکارا
میدان سی خود پلٹ گئی شکت
مانند سپر ہوے مقابل
کیا پاے ثبات لا جرم تہے
خود بشن بہی آگئی مدد کو

ظاہر ہوے قدرت عجائب
تہرایا ہر ایک بید گردون
شمبہو تہے جو مالک زمانہ
گنپت نی کیے جو وار بیجا
ہمہم تہا ادہر مزاج والا
اقبال جو تہا رفیق و یاور

شکتین ہوئین زنگ سی نہتا
مہراج تہا رن مین علم جو
خود آے غضب سی جاپکا
ترسول گرا زمین پہ یکبار
شمبہو نی ادہر دہنک سنبہالا
گنپت ہوئی ادہر پہ حملہ آور

صندل تن پاک پر لگائے
چوکا سر خاک پر لگائے

مورت جو بنی ہوئی ہو زر کے
دہارا کرین اوسپہ آب زر کے

بالفرض بشر جو زر بنائے
چاندی کی وہ پیرہن بنائے

بس از رہِ اعتقادِ دل ہو
وہ بہی شریکِ نقل و گل ہو

روشن کرے دہوپ تیج دیپ
جسطرح سے ہے طریقۂ بید

چہوڑے وہ برنج و صندل آج
پوجا کرے انکی منتر پڑہکر

پہر پہول کی پہول ہار جوڑے
ہر شے بعد انکسار جوڑے

پہر عرض کرے یہ باندہ کر ہاتہ
پوجا یہ مری قبول ہو ناتہ

بخشو مجہے لطف زندگانی
حاصل ہون مطالب نہانی

فارغ جو وہ ہو تو خود غذا کہائے
مرغوب و لطیف و خوشنما کہائے

مقدور جو ہو تو سیم و زر دے
آسودہ برہمنون کو کر دے

بولی سر کرشن جی یہ کہکر
سن لیجئے راجہ جدہشٹر

اس برت پہ مستقل اگر ہو
فرماندہ ملکِ بحر و بر ہو

پانچون بہائی وہ ہوکے دلشاد
پوجا لگی کرنی حسب ارشاد

حاصل ہوا اونکو تخت شاہی
محکوم تہی ماہ و مرغ و ماہی

پہر تہی وہی سلطنت الٰہی
عشرت وہی ان ہی ہی راحت

کیفیت کی کتہا سنی جو کوئی
ہو رہبرِ جادۂ نکوئی

پڑہکر اسی اعتقاد لائے
یا مجمع عام کو سنائے

حاصل ہو بہار نوجوانی
سرسبز ہو نخلِ زندگانی

پہولی پہلی اس کتہا کی پہل سے
پہل پائی وگلشنِ امل سے

بے زر کو زر اور زن کو اولاد
کاشانۂ زندگے ہو آباد

کیفیت کی کتہا اگر پڑہی روز
ہو علم و ہنر سے بہرہ اندوز

عقبی مین ہو عیش خلق مین نام
پڑہنی سے ہو ایک نتیجہ دو کام

گو عقدہ کشائی جہان ہے
لیکن یہ دعای مدح خواہی

ہو ذکرِ گنیش جسے زبان پر
لب پر رہی مدحتِ ہری ہر

بیہودہ سخن نہ واہی نکلی
جب نکلے ثنای الٰہی نکلے

باعثِ تالیف و خاتمۂ گنیش پران

جسنے [illegible] کیا شیو پران اردو
مطبوع ہوئی زبانِ اردو

فرمایش [illegible] ہوئی اور
مین تابع حکم تہا بہر طور

منظوم کیا جو [illegible] ساگر
رغبت ہوئی جانکی بہی پہر

[illegible] مین تحریر
مطبع مین چہپے وہ بات ایکبار

اک دوست نی پہر کیا اشارہ
کیون بحرِ سخن سے ہی کنارا

[illegible] کی کتہا کر
حاصل ابہی تقدِ مدعا کر

کی اونسی جو یہ ہدایتِ نیک
پوتہی مری ہاتہ آگئی ایک

[illegible]
نظم اوسکو کیا سراسری تیز

گنیش پران منظومۂ منشی شنکر دیال فرحت خلف [illegible] متوطن جلال آباد ضلع فرخ آباد بقلم احقر [illegible] شاگرد [illegible]

قطعۂ تاریخ طبعزاد مترجم

جسنے [illegible]
کیا [illegible] گنیش پران [illegible]
سال تاریخ فرحت از [illegible]
کہدو یہ خوب [illegible]

قطعۂ تاریخ تصنیف منشی اجودہیا پرساد صفا

[illegible] شاہی [illegible]
[illegible] جب [illegible] ہوا [illegible]
[illegible] کہدو وارِ سرِ واشتر
منظور وہ ہوا [illegible]

[illegible] گنیش پران [illegible]

تمام شد

[illegible] تصنیف [illegible]

سداشیو جی ادہر بھی مہربانی
جناب سوت جی یون ہین شکر ریز
کرای سرمایہ امداد ہستی
کہا اک پیشتر تھا عالم ہو
ہوئی اول نمایان وزن مرز
ہوئی معروف طاعت جان تن سے
عناصر ہین یہ نار آپ ہی ایجاد
ہلا یون نام کا اونکی تعیین
وہ سوئی بت گل احمر کہا ایک
عیان گل سی برنگ زر ہوا ہین
ہوا ہین غرق بحر ہو ہین تحیر
جو پایا مینی ایما ہی عبادت
نمایان چار بازو تھی بدن مین
کہا مینی کراہی سرمایہ تاز
کہا مینی کہ ہم تم ہین برابر
یہ زرق برق جکی صورت پری
سری بھگوان بنکر شکل بارہ

بلی جلدی کا مدح خوانی
برنگ ابر نیسان مین گہر ریز
کہو کیفیت ایجاد ہستی
وہ گل تھا نا مجسم صورت بو
بجز ارادہ تعجب سی دم سرد
او ٹھا طوفان یکایک چشم زن مین
سپہر و خاک و آب و آتش و باد
رجو گن ہی ستو گن ہی تمو گن
میان ناف نیلوفر کہلا ایک
مثال آئینہ ششدر ہوا مین
رہی گردش دوبارہ لنسو بیچ
ہوا غواص دریای عبادت
وہ غور دلبری طرز سخن مین
شہود خادت مین سیری رخنہ انداز
مثال نور مردم ہین برابر
تو ہم دریاے حیرت مین غرق
گئی تحت الثرا کو بھر کی اک آہ

رکھی شش چار سو ہی حلقہ زن ہین
روایت ہی کہ نارونی بصد سوز
سداشیو جلوہ گر کیونکہ ہوی ہین
ہوئی خیمہ ہش نیرنگ اعجاز
ہوئی پیدا وہ دفعتہ اکاش بانی
ہوئی زن پس وہ گر خواب آرام
ہوئی پھر تین گن زن سی ہویدا
خودی پیدا ہوئی تینو نسی یکبار
طریق وصف مین گمراہ ہی عقل
پھرا مین نیج گل مین تا بصد سال
سنی مینی ندائی ملہم غیب
ہوئی پھر بشن جی اونسی پیدا
گدا تھا سنگہ تھا چکر و پدم تھا
کہا ہم مالک کون و مکان ہین
غرض دونو ہوی سرگرم پیکار
ہوی وہ دفعتہ غائب نظر سی
بشکل ہنس پھر مین ہی بصد جوش

پتنگی گرد شمع انجمن ہین
گناہش کی سری بڑھا یکروز
عیان شمس و قمر کیونکر ہوی ہین
کھلا چشم جہان سی پردہ راز
کرو تم بند گی اپنی حقیقت دانی
ہوا اظہار ایک ہو نار اسکا نام
سہ ہر کہ گل ہی گلشن سی ہویدا
وہی ہی دیو بانی مین آشکار
بیان طول مین کوتاہ ہی عقل
کھلا لیکن نہ یہ مطلق عقدہ حال
عبادت کر عیادت کر بار بیلا
چمک تھی جنکی پیراہن سی پیدا
عیان نور قدم ہر ہر قدم تھا
کرم بخش زمین و آسمان مین
تجلی اک ہوئی فوراً نمودار
اوٹھا تب شعلہ جسرت جگر سی
اوڑا پھر تجسس صورت ہوش

ادھیای تیسرا بیان ظہور سداشیو جی اور درشن دینا بشن جیو اور برمہا جیو کو

ادھیای بارواں ۱۲ بیان میں عبادت پارتبی جی کی

کتی تہی جانب کوہ ہمنچل
تو سامان طرب موجود ہونگی
زہی طالع زہی تقدیر خستہ
ہوئی خاموش مثل شکل تصویر
تن نازک نحیف ناتوان ہے
ہجوم طائران مخلون کا ہنوز
بنایا حلقۂ گیسو کو گرداب

سری گوری کو جاکر کی ہدایت
گئیں پیش ہمنچل با ادب وہ
خیال بندگی ہی آفرین باد
کہا نازک ہی تن مثل گل تر
مگر محو عبادت ہو وہاں پر
لباس فاخرہ تن سی اوتارا
خس صحرا بجائی بستر نرم

ادھیای تیرواں ۱۳ تشریف لیجانا سداشیوجی کا امتحان کیواسطی پارتبی جی

یہ دیدہ حلقۂ نقش قدم ہو
وہیں مانند قدرت جلوہ گر ہیں
حرم کیجی مقام الامان ہے
ہرن کی دوش اقدس پر کہیں ہی
دہارائی ہوئیں مستفسر حال
بدن کیون صورت تار نظر ہے
وہ راز دل بر رنگ تن چھپایا

کہا تار د وغیرہ نے کسی روز
نظر میں آپکی صورت بسی ہے
او سی دم شکل سیتا سی بناکر
نحیف و ناتوان و سن رسیدہ
کہا جوگی نی ای سرمایۂ عیش
بظاہر آرزو کی زر نہیں ہے
کیا یون ہمنشینون کو اشارا

ادھیای چودہواں ۱۴ گفتگو کرنا سکھیون کا

کہ ہیں یہ محرم و دانای اسرار
فقط یہ ہیں ہوا خواہ دلارام
نہیں کچھ اعتبار قول اغیار
لگی مطلب میں جوی راستی ہے
کہاں پانی کو گنگا جل ہی نسبت
چمن سے صورت صرصر چلاؤ
مقدر نے کیا گمراہ تمکو

سداشیو جی پہ دلسی عش ہو ہیں
ہمیشہ نام شیو ورد زبان ہی
جو تو گرم سخن ای نازنین ہی
کہا جوگی نی ہنسکر کیون نہو وہ
تعجب ہے جبین سائی یہ تیری
کہا گوری نی ای یار سداشیو
سکھون میں زہر قہر آنکھیں شیو کی

سداشیو واقف آزار غم ہو
کسی ن نارد سی از ر افضل
عبادت سی اگر خوشنود ہونگی
وہ بولا اسنکی یون تقریر ختم
سنی مینا نی جب دختر کی تقریر
ریاضت صورت کوہ گران ہے
تو میں گوری سیانی اس کہو
رہیں وہ فصل سرما میں آب
ہمیشہ لب اوصاف حمیدہ
ذرا شمبھو او ہر جوش عنایت
مجھی یاد مبارک دمبدم ہو
یہی طاعت ہمنچل کوہ پر ہیں
جگہ میں سوز ہی لب پر فغان ہے
جو پیا اک نالہ میں بکہری بال
پرستش کرکی باصد عز و اقبال
جفاکش کس لیے شام و سحر ہے
یہ سنکی منہ تہ دامن چھپایا

سداشیو مہربانی کی نظر ہو
کہا سکھیون نے سن ای مرد ہشیار
جناب شن و بر ہجا سی نہیں کام
تو جوگی پھر ہوا یون گرم گفتار
کہا ہاں گفتگو بیجا سی ہے
نہیں سنبری کو تلسی دل سی نسبت
یہ کہکر گفتگو لی بربلا وہ
کہا ہنسکر مبارک جاہ تمکو

ادہر بہی بارش ابر کرم ہو
گئہ ہوگی تپ پہ شنکر کی عنایت
یہی طاعت ہو ہیں رخصت طلب وہ
مقدم ہی مگر مادر کا ارشاد
عبادت سنہ شکل باد صرصر
سداشیو رونق افزا تہی جہان پر
گہر کا ہار گردن سی اوتارا
رکہی گرمی میں ہر سو آتش گرم
عبادت تہی کنیز زر خریدہ
عطا ہو مجکو توفیق و ہدایت
سری گوری نہایت میں غم اندوز
یہی صورت بہر صورت لبسی ہے
برای امتحان پونہچی وہ جاکر
مذاق گرمی و سردی چشیدہ
رہی ہر دم بزیر سایۂ عیش
وہ کیا شی ہی جو تیری گہر نہیں ہے
کرو حال مفصل آشکارا

تمہاری یاد نقش کالحجر ہو
یہی شادی ریاضت کش ہوئیں ہیں
مگر محنت ابہی تک رائگان ہے
تو نقش مدعا کرسی نشین ہو
میں ہوں کیفیت شنکر سلی گا
ہزار افسوس دانائی پہ تیری
بیان کرتی ہی اسرار سداشیو
غضب آشوب ہر آنکہیں ہیں شیو کی

پہ ظاہر اوسکی وضع بازو ہیں پانچ
شش وہ ہی نہیں کچھ سانچ کو آنچ

نہ اہل زر نہ عالی خاندان ہے
جو سچ پوچھو تو ننگ خانمان ہے

جلایا کام کو اب کام کیا ہی
خیال و خواہش آرام کیا ہی

وہ بڈھا ہو چکا تو نوجوان ہی
سدا فرق زمین و آسمان ہی

کہا گوری نی جھنجلا کر بس بس
بہت کچھ کہہ چکا اوصاف اقدس

اونہیں سی گرم ہی بازار ہستی
وہی ہیں مالک گلزار ہستی

اونہیں سی علم و اداب و ہنر ہی
اونہیں سے انتظام شاستر ہے

موتب دولت دنیا کہتری ہے
جوانی ماند ہی ہر گھڑی ہی

بنی خود شکل جوگی فارغ البال
گیا اہل جہان کو صاحب مال

سری گوری او ملین خوش و ہو گئی ہم
کہ ہوں جوگی سی روپوش نظر ہم

کہا مجھکو نہیں تاب جدائی
غضب ہے آپکی بی اعتنائی

وہ دیدہ چہرہ راحت ندیدہ
وہ قامت صورت ابرو خمیدہ

بری ہی دانش و علم و ادب سے
جدا مرگھٹ مین جا بیٹھا ہی سب سے

حضور سربلنداں پست ہی وہ
سرور رنگ مین الست ہے وہ

تغیر اوسکا ہونیکا نہیں حال
نہ کوئی چل سکیگا سنس کی چال

مگر قولی نہیں شنکر کو دیکھا
جو دیکھا ہی تو بازیگر کو دیکھا

بڑی ہیں اہل دانش میں جو ستی من
گنہ سی پاک عیبوں سی بری تن

جو سردار زمین و آسمان ہو
اوسی کیا احتیاج خاندان ہو

وہ آنکھ اونکی کر کی دیکھیں کہ ہم ہی
بشر پاوی رہائی قید غم سے

خدا اصولوں سے کہا جگی کو ملا لو
خزاں کی طرح گلشن ہی کالو

جو کامل الفت کامل ہیں پایا
تو شب نے جلوہ درشن دکھایا

بشوق دل چلو کیلاس تم
رہو آئینہ ساں پیش نظر تم

ادہیائی پندرواں پیغام بھیجنا مہادیو جیکا ہمنچل کو شادی کے واسطے

سدا شیو جی ادہر بھی جوش حسرت
سو صف بھی ہو ہم آغوش حسرت

کہا گوری نی گھر رخصت کرین آپ
مجھی پیش پدر رخصت کرین آپ

غرض بعد از قبول مدعا وہ
سوئی کاشی ہوئی رونق فزا وہ

پرستش کرکی پر کر ان پہر گئی
مثال سایۂ مقدور پر گری

ہمنچل سی کہو پیغام شادی
کری تیاری انجام شادی

ہوئی داخل میان قصر شاہی
بزیر سایۂ عالم پناہی

رکھون نی باعث آمد سنایا
پیام شیو بشدو مد سنایا

مراگہر بار مال و زر فدا ہی
اجی خاک قدم پر سر فدا ہی

سنا کر حسن اخلاق سدا شیو
کیا مینا کو مشتاق سدا شیو

دکہایا جلوۂ رخسار گوری
پلایا شربت دیدار گوری

ہمنچل تحفۂ اعجوبہ لایا
دم رخصت قدم پر سر جھکایا

شریک انصرام کار ہون آپ
ادائی فرض مین مختار ہیں آپ

سرور رنگ مین بھولی مہا دیو
غم دنیا و دین بھولی مہا دیو

کہو پر تہا جناب بشن جی سی
ہر اک باشندۂ امرگی سے

خبر کر دیجیو چاروں برن مین
شمال و مغرب و مشرق دکن مین

ادا ہو جلد رسم کتخدا سے
گراں ہی ذات اقدس کی جدائے

سری گوری ہی آپی اپنی گہر کو
سنایا ماجرا مادر پدر کو

بلا کر تیت رکہہ کو شب نی یکروز
ہوئی محو مقال فرحت اندوز

چلی وہ مثل صرصر لیکی پیغام
بسان قاصد فرخندہ فرجام

غرض لیشت ادب سلطانی حرم کے
ملی خاک اپنی ماتہی پر قدم کے

وہ بولا اسکی تقریر سے گہر بار
رہی قسمت رہی بخت مددگار

رکہو نکی ہمنشین ہی نند ہتی کنا
ہوئی واں وہ بہی جا کر جلوہ افگن

رکہون کو شائق درشن جو پایا
سری گوری کو یاد رتی بلایا

رکہون نے تندرست کرکی دعا دی
کہ نکلی دل سی خار نامرادی

کہا بالفرض فرض غیر ہی یہ
مگر سمجھو کہ کار خیر ہی یہ

رکہون نے بھی قبول مدعا کر
سنائی داستان شمبھو کو جا کر

کہا نارد سی تم سبکو خبر دو
نوید مقدم باد سحر دو

زمین سی آگن سی جل ہی پون تک
کہو ہر طبقۂ چرخ کہن سے

جو اگر یہ دونوں متصل نہ ہوگا
وہ عفو جرم کے قابل نہ ہوگا

یہ کہہ آئی اوسی دم جا کے نارد
سدا شیوجی یہ ہنگام طرب ہے
عطا ہو اپنی سہرہ کی نچھاور
زمین صحن گلشن تھی زر افشان
غرض حاضر ہوئی ارکان دولت
رکھو ان کی غول فوج حد سے تھے
تماشائی ہوئی اہل زمانہ
سواری قرب دروازہ جو آئی
لیی نارد کو مینا بے تحاشا
مغنی اپسرا گندھرپ نکلے
زمین و طبقہ آکاس دیکھی
گمان شب ہوا مینا کو سب پر
ہوا پہر لشکر شمبھو نمودار
کسی کے صاف سر ہی تن نہین ہے
گلی مین مار پیچیدہ پڑے ہین
کہا نارد نے از راہ تبسم

ادھیای سولوان برات لیجانا مہادیوجی کا ہمنچل کی مکان پر

کہ ہون صید سخن پر چلا اور
ہلو گیسوی سنبل عنبر افشان
کہ تھی وابستہ دامان دولت
ہجوم دیوتا سی کشمکش سے تھے
چلا نوشہ بڑا نقار خانہ
چلا سلطان برای پیشوائی
چڑھی کوٹھی پہ مشتاق تماشا
لب دولت سرا گندھرپ نکلے
جو دیکھی مندرہ کیلاس دیکھی
مگر نارد یہی کہتی تھی ہنس کر
روان مانند موج بحر ذخار
کسی کے حلقہ گردن نہین ہے
بشکل مار پیچیدہ پڑے ہین
گیا مینا کو آگاہ تبسم
یہ کہنا تھا کہ مینا ہوگی بیہوش

جو آئی فصل گل باغ جہان مین
جہان کو تھی امید عقد شمبھو
ملک تھی دیوتا تھی جن تھی بشر تھی
برات ارباب محفل سج رہی تھے
چلا ماہی مراتب آگے آگے
نہایت جوش کرّ و فر سے آیا
قریب در جو نوبت خانہ پہنچا
جو آتی جی کو برن کو جم کو دیکھا
سری برہما جناب بشن نکلی
یہ ہین سب بندۂ درگاہ شمبھو
پشاخ ور اپکشن بیتال دیکھی
جو مینا نی بچشم غور دیکھا
نہ تن پر زینت زیور نہ پوشاک
سقدر بر سر امداد پایا
زمین پر گر پری از خود فراموش

ہوئی پھر آستان بوسی کی نارد
تجھی بھی خواہش انجام طرب ہے
سحر تک او ٹھی عنادل بوستان مین
سنی یاری نوید عقد شمبھو
فلک تھی انجم و شمس و قمر تھی
مچا تھا شور باجا بج رہی تھے
مقدر خفتہ تقدیرون کی جاگی
قدمبوسی کو چشم و سر سے آیا
ہجوم جلسۂ شاہانہ پہنچا
قمر کو نیر اعظم کو دیکھا
منیشر ہمرکاب بشن نکلے
عجب ہی جلوۂ دلخواہ شمبھو
جو دیکھے سب پریشان حال دیکھی
تو نوشہ کو سوار ثور دیکھا
مگر چہرہ پہ تھا گلگونۂ خاک
زہی قسمت جو یہ داماد پایا

سدا شیوجی ادھر چشم عطا ہو
جناب شوبھت مین یون بر سر تلال

ادھیائی ستروان بیقراری مینا کی اور سمجھانا بشن و برہما کا اوسکو

کرم تم سر پہ شمبھو جو دکھا ہو
سنو بیتابی مینا کا احوال

غرض سی الغرض فرصت جو پائی
خزان کی طرح سر پر خاک اوڑائی

یہ کیسی کا ہی سی نقش دل نکالا
بلائی تازہ مین جنتر کو ڈالا

ابھی لطف بد اعمالی چکھادون
مذاق کار دلالی چکھادون

وبال زندگی آزار جان ہے
غضب ہے الامان ہے الامان ہے

کہا بس ست و دختر کو بھٹو کو
کنوین مین ڈالدو آتش مین جھونکو

سدا شیو مالک زیر و زبر ہین
زمین و آسمان پر جلوہ گر ہین

بصد افسوس بیناتی کہا دای
کسی کا گھر جلے تاپے کوئی ہای

ادہر تھا کہ چشم دل سی پردۂ شرم
کہا گوری نے جا کر با دل نرم

عجب رنج و الم کا جوش ہی یہ
پرستش کر مقام ہوش ہی یہ

کہا نارد یہ تنے دشمنی کی
رہ صدق و صفا مین رہزنی کی

کہاں وہ رہتی ہین کہ کدہر ہین
جو شب کی قاصد پیغامبر ہین

ہوئی مین اپنی ہاتھو سی پشیمان
بنی خود دیدہ و دانستہ نادان

ہمنچل نے کہا نادان نہ ہو تو
نہ کر برہم ہجوم انجمن تو

بصد شفقت سری پر ہاتھ رکھ کر
کہا مینا سی سمجھا کر بجھا کر

جہا مین کسکو تاب ہمسری ہی
یہ ادنی شمۂ بازی گری ہی

مجھی بھی درد و غم تمکو بہت سی ہی
مقام حیف جای بیکسی ہی

سدا شیو مالک کون و مکان ہین
مرتی حال مین جگر مین جی ہین جان مین

جو تھی مینا کو اوسدم شدہ شو
طمانچی سی رخ گوری کیا زرد

ادھیای اٹھارواں بینا بھانو کو سطی اور بیاہ ہونا پاربتی جی سی

سدا شیو جی ادہر ہی زر فشانی
کہ ہی چار و طرف گوہر فشانی

کہا شمبھو کرم بخش جہان ہین
طلسم خلاق ہین سحر البیان ہین

یہ سنکر ہوئی پنہان کم ہوا کچہ
قرار آیا زوال غم ہوا کچہ

تمنا ہی کہ اب ای بندہ پرور
دکھائیں جلوۂ روی منور

جو بھولی نام تھا بانی تھی وہ
بنی جوگی سی ہر یالی بنی وہ

نہ تھا پائی مبارک پر جو چادر
شفق خود گر پڑی ہو کر نچھاور

کرم بخش براق بہتی و دم تھے
رکھیشر جملہ ہمراہ قدم تھے

جو خوشدامن نے دیکھا روی داماد
پھڑک اوٹھی دل برہم ہوا شاد

رکھیشر کرتے ہتھے بید خوانی
فلک سے تھا ہجوم گلفشانی

موافق رسم کی دختر کو بیاہا
برنگ جان و دل دونونکو چاہا

قضا را از مگل پھولا وہان پر
کہ عبرت چھا گئی اہل جہان پر

گرا تخم سری برہما زمین پر
مجسم ہو گیا قطرہ وہین پر

جو بھولی نی حقیقت مین وہ بھولے
سری گنگا مہارانی سی بولی

سری برہما سہائی حسب ارشاد
سپرد خود کیا فرزند ناشاد

غرض بعد انفراغ رسم بہانور
ہمنچل نی کیی موتی نچھاور

ہوا روشن قدم سی خانہ میرا
بنا بیت الشرف کاشانہ میرا

جنا بی یکشن تھا بشن بھو آئی
کلام فرحت افزا لب پہ لائی

نہ گر وہ افسر ذی عزم ہوتی
تو ہم سب کیون شریک بزم ہوتی

ادہر نارد نی شنکر سی کہا حال
کہ خوشدامن ہوئی اب فارغ البال

اوسی دم مسکرا کر رنگ بدلا
وہ شان وضع بدلی ڈھنگ بدلا

حنائی پنجۂ اقدس کو جو ماہ
مکٹ مہر تصدق سر پہ گہوما

لباس نوشہی تھا جامۂ سرخ
صفت کو چاہیئے ہے نامۂ سرخ

سری گنگا سری جمنا ادب سے
چنور جھلتی تہین اک جوش طرب سے

ہوئی مثل حنا پابوس اولا
پرستش کر کی بھانو بٹھالا

ادہر مینا سری گوری کو لائی
سری برہما نی خود بیدی بنائی

جو دیکھا ایک جا دولہا دولہن کو
خوشی حاصل ہوئی ہر مرد و زن کو

سری گوری کی انگشت حنائی
سر دست انجمن مین دیکھ پائی

جو دیکھا شمبھو نی چشم غضب سے
قدم پر گر پڑی برہما ادب سے

یہ ہین گو مورد تقصیر بیباک
مگر غسل طہارت سی کرو پاک

فلک پر ہی وہ اب تک رشک ناہید
بشکل برہمچاری تو خورشید

کہا اک بندۂ ناچیز ہون مین
فرو ہمت ہون بد تجویز ہون مین

ہوئی رخصت برات شب و ماہ سی
اوٹھا اک غل زمین و آسمان سی

لب کیلاس پہونچے باتجل
ہوئی اوج فلک سی بارش گل

پڑہی سب ادہیا جو کوئی اکبار
سدا فضل سدا شیو ہو مددگار

سدا شیو کی قدم پر سر جھکا کر
چلی سب مژدہ تحریف پا کر

مسرت سے بند و ناشاد پائے
جہان مین دولت و اولاد پائی

ادہیای انیسوان ۱۹ بیان پیدایش سوام کارتک یعنی اگن پتر کا

سدا شیو جی اور ہر چشم شفاعت
عطا ہو لقد توفیق اطاعت

سری گوری کی ہر ذرہ قدم کا
زمین پر صورت خورشید چمکا

لگین سنبے سدا شیو جی سی ہمدوش
انیس و ہمدم خلوت ہم آغوش

زبس تہی دیوتون کو انتظاری
کہ ہو اب آمد فصل بہاری

کہ پاوین دست تارک سی رہائی
ملی زخم جگر کو مومیائی

ہوا سب کو تردد عائد حال
کہ تہی مشکل خدا آفت سی پامال

رضای مالک تقدیر کیا ہی
تغافل باعث تاخیر کیا ہی

اگن کو اپنی محفل مین بلایا
سب اوسکو قصہ تارک سنایا

خوشی کا کشور دل مین عمل ہو
ہمارا عقدہ لا حل سے حل ہو

وہ فوراً بن گئی شکل کبوتر
بچشم و سر ہوئی پابوس شنکر

خدایا شمبھو فی ہو کر غضبناک
گرایا تخم اقدس بر سر خاک

گرا وہ گوہر تابان صدف مین
فروغ مہر نہایت الشرف مین

اوٹھائی کون بار وجہ انکو
ہوا کب سہ سکی کوہ گران کو

مگر تہی اونکو کب تاب تحمل
کناری پر لگا اسنے تامل

ہوا قطرہ سی اک فرزند پیدا
برنگ قدرت کامل ہویدا

ہر اکسو تہی خوشی کی کا غلغل
بجائی دیوتون نی شادیانے

چہ دختر نہین کیسی اپسرا کے
پریرو ناز پرور نازک اندام

صدائی گرنہ فرزند سن کے
ہوئی ششدر جو اس خبر اونکے

زبس جوش ترحم دل مین آیا
اوسی آغوش شفقت مین اوٹھایا

لیا پہلو مین اوسکو صورت دل
مثال آئینہ رکھا مقابل

اوسی سب دیوتا پہ سبنے ہمراہ
گئی کیلاس پر با عزت و جاہ

سدا شیو جی نی جب دیکھا وہ فرزند
لیا پہلو مین اپنی ہو کی خورسند

سمجھ کر اوسکو مخدوم زمانہ
بہت کی التفات مادرانہ

ہوئی سب آکی زینت بخش کیلاس
غبار غم نہ دل پر گرد وسواس

ہوا کیلاس کا رتبہ بالا
زمین تہی عالم بالا سے اعلیٰ

ہوا رنج جدائی دل شکستہ
خوشی تہی آگی ہر دم دست بستہ

سدا شیو جی سی گر پیدا پسر ہو
ہمارا نخل مطلب بارور ہو

اسی صورت سی گذری مدت چند
ہوا پیدا نہ شنکر جی سی فرزند

ہر اک غم سی ہی کہ کر کراہا
نہ رکھا سب نے زخم دل پہ پھاہا

ہوئی اب تک دعای دل نہ مقبول
سدا شیو جی ہمین شاید گئی بھول

کہا سب نے کہ یہ ہی وقت احسان
کرو تم جا کر اس مشکل کو آسان

غرض وہ پیسر کیلاس پہونچے
حضور شمبھو ہی وسواس پہونچے

سدا شیو نی سری گوری سی ہمدوش
بصد جوش طبیعت تہی ہم آغوش

اگن نی گرتی ہی ڈالا دہن مین
ہوئی اک شمع تابندہ لگن مین

ولیکن اوس کبوتر کی کہان تاب
جو ایسا لی سکی در گران ناب

سری گنگا مین اوسنی جا کی ڈالا
برنگ حوصلہ دل سی نکالا

گرا قطرہ تہ خار مغیلان
چھپا جیسی مین خورشید درخشان

ہجوم عیش و عشرت تہا زمین پر
پڑا اک غلغلہ عرش بریں پر

ہوئی ہر یک کو اندہ بین شادی
مٹا دل سی ہجوم نامرادی

نہائی کو لب گنگا پر آئین
پس از غسل طہارت باہر آئین

ہوا ثابت کہ خورشید منیرا
چمکتا تہا زمین پر جیسی ذرہ

مکان پر اوسکو لی آئین وہان سے
چھپا شیر اونکا اوسنی شوق جان سی

ہوا وہ رفتہ رفتہ شہرہ عام
اگن پتر اہل دانش نی کہا نام

برای ڈنڈوت گردن جھکائی
نہایت کی ادب سی جبہ سائی

سری گوری نی دیکھا وہ دلارا
کئی لعل و گہر سب نی نچھاور

کہا پھر سب نی ای سردار عالم
کہ مغربای حال زار عالم

بس اب بہر صفائی ہوا ایشا شاد
کہ ہون قید مصیبت سے سب آزاد
سدا شیو جی نے فرمایا کہ بہتر
کرو بہر دنیا تیاری لشکر
سزا دو جا کی ساری سرکشونکو
ملا دو خاک مین لشکر کشون کو
ہوا جب حکم سردار زمانہ
سوی تارک ہوا لشکر روانہ
ہری سرپتی سی لیکی فوج جرار
چلی صرصر کی صورت ہو کی تیار
بنا وہ نوجوان سردار لشکر
ہوا قائم سپہ سالار لشکر
ہزیمت بہاگتی تھی ان لشکر سے
ظفر تھی آگی آگی دست بستہ
ہوئی آکر ستمگر گرم پیکار
کیا ہنگامۂ محشر نمودار
دکھائی شعبدے جادوگری کے
دلیرون سے بہت زور آوری کی
گنون نے بھی تڑپکر جیسے برق
عدو کو بحر خون مین کر دیا غرق
لپک کر ایک نے جس پر کیا وار
کیا دو ایک کو دو کو کیا چار
دیتون کو ستمگارون کو مارا
غرض لشکر کی سردارونکو مارا
ہوا میدان وہ جو نے رشک گلزار
بہ رنگ ابر تھی تیرون کی بوچھار
عدو نے الغرض پائی ہزیمت
ستمگارون کو پیش آئی ہزیمت
ہوا تن سے جدا سردار کا سر
وہ تارک تارک الدنیا ہوا پر
ہوئی حاصل جہانکو شادمانی
ملی گویا دوبارہ زندگانی
قضا را تین تھی فرزند تارک
برنگ روح تھی دلبند تارک
نہنگ قلزم زور آوری تھے
بہادر تھی دلاور تھی جری تھی
ہوئی عاجز جو میدان وغا مین
گریزان ہو گئی تحت الثرا مین
عبادت کی برای بادشاہی
رہی دریا کی اندر مثل ماہی
اوٹھائی ہاتھ دونون سے بلا
طریقہ یہ پرستش کا نکالا
مری برہما ہوئی راضی نہایت
گئی پاس اونکی از راہ عنایت

لڑنا سوم کارتک کا تارک راجہس سی اور شکست دینا

ہوا تینون سی پھر ارشاد فضل
طلب نخل تمنا کا کرو پھل
ہر اک نے دست بستہ کی گزارش
جو ہی ابر کرم کو جوش بارش
تو اے مالک سرا و مہربان سے
ملی ہمکو حیات جاودانی
ترقی پر رہی اقبال دائم
رہین دولت سی مالا مال دائم
کہا نسکر کہ یہ ممکن نہین ہے
کبہی یکسان کسیکا دن نہین ہے
عبث دور و زبر گردونی ہی
مثل وہ چار دنکی چاندنی ہی
عدم ہوگا جو عالم مین بنا ہے
فنا ہی ایکدن آخر فنا ہے
جہانمین کہہ گئی ہین گنی والی
مثل ہی ہر کمالی را زوالی

کہا ہوں میں شہر اب ہمکو تقسیم
پر از لعل و در و مال و زر و سیم

اوٹھا لیجائین ہم جہان جہان پر
ہوا آیہ باز نیت پر آسمان پر

وہی لی ملک و مال و دولت و تاج
گری تخت شہی کو تاخت و تاراج

لی پھر شہر خاطر خواہ اونکو
گیا برہمانی شاہنشاہ اونکو

بلندی مین سکان رشک فلک تھی
کہ حیران دیدہ جن و ملک تھی

زمانون پر سری بھگوان کا ذکر
ہمیشہ دہرم کرم ایمان کا ذکر

کہین جگ اور کہین پوجن بھجن ان
کہین گیتا کہین پرستش کا ہو سامان

حکومت کی ہوئی چار طرف دہوم
ہوئی جن و ملائک اونکی محکوم

فلک سب تابع فرمان تھی اونکی
ملک سب بندہ دربان تھی اونکی

یہ کیا طاقت کہ بی حکم زبانی
ہوا چلتی برستا یا کہ پانی

طلا کا سیم کا آہن کا ہو شہر
بنی غرفی نی جوبن کا ہو شہر

بضرب تیر جو یکبار توڑے
یہ تینون کشور غدار توڑی

سوا اسکے نہ کچھ ہمکو خلل ہو
ہمارا ساری عالم مین عمل ہو

عجب تھی شہر رنگین غیرت باغ
کہ جنسی گلشن جنت کو ہو داغ

وہان کی رہنی والی سب خوش اوقات
نکو صورت نکو سیرت نکو ذات

ہر اک جا تھی پرستش پاربتی کی
صفت ہر شیو شنکر ناتھ جی کی

غرض تینون کا جلیش شادمانی
ہوئی زیب سریر حکمرانی

گلو مین ڈالکر طوق غلامی
ہوئی سب تابع حکم گرامی

ہوا آن مین قبضہ قدرت مین اونکی
اگن تھی حلقہ طاعت مین اونکی

ہوئی بالا نشین جب پیر گردون
بنی وہ دیوتون کی دشمن جان

ستم سی کانپا ٹھی گاو زمین تک
بڑا اک تہلکہ عرش برین تک

سدا شیوجی مین ہون خواہان رحمت
ادہر بھی جوشش باران رحمت

ادھیای [illegible] فریادی جانا دیوتونکا برہما و بشن و مہادیو کی پاس

نہایت دیوتا حیران ہوئی جب
حضور بشن مع برہما مین گئی تب

ہوا اسب دیوتونکو پہر یہ ارشاد
کرو جاکر سدا شیوجی سی فریاد

کہا رو رو کی باری ترا ہ گوبند
مچایا غل پکاری ترا ہ گوبند

سدا شیوجی نی فرمایا زبان سے
رہین غم سے تمہاری داستان سے

رعیت وان کی سب اہل ہنر ہے
مطیع حکم بید و شاستر ہے

مگر تم جاو پیش بشن بھگوان
وہی کر دینگی اس مشکل کو آسان

کہا یون بشن جی نی مہربان ہو
سدا شیوجی کی سب تم مدح خوان ہو

زبان بشن جی سی سن کی ارشاد
ہوئی سب گرم طاعت با دل شاد

کہا وہ ماجرا رو رو کی سارا
کیا احوال تریپر آشکارا

وہ پہونچی بارگاہ دلکشا مین
مریض غم گئی دار الشفا مین

گزارش کی کہ ہی یہ وقت امداد
کیا ہی حاکم تریپر نے بیداد

تمہاری کام کو تیار ہین ہم
مگر اس امر مین لاچار ہین ہم

کہ اونکی دہرم جب تک کم نہونگے
کبھی وہ درہم و برہم نہونگے

حضور بشن پہر آئی وہ گریان
جگر سے آتش کلفت تھی بریان

کرو تم صدق دل سی یاد شنبھو
اگر ہو طالب امداد شنبھو

پرستش خوب کی جی سی کیا تپ
تپ عشق حقیقی سی کیا تپ

ادھیای [illegible] بیان پیدائش منڈی اور نابود ہونا دھرم تریپر کا

سدا شیو دولت دیدار بخشو
سدا نظارہ رخسار بخشو

ضعیف و ناتوان کمپر ادہر مین
نہ کچھ اسباب زیبائش بدن مین

کہا پہر بشن نی تریپر مین تم جاو
طریق نیک سی خلقت کو بہکاو

ابہی جاکر کرو گمراہ اونکو
کرو تلقین خاطر خواہ اونکو

بموجب حکم کی وہ مرد آزاد
چلا تریپر کی جانب با دل شاد

طفیل بشن سے آخر کار
ہوئی اک شکل مایا کی نمودار

جریب اک ہاتھ مین لاغر بہ تن
پریشان تام منڈی سر برہنہ

طلسم سحر سی طرز سخن سے
دکھا سی مکر سی تدبیر و فن سے

تہی تصنیف ہزار اشلوک فی الفور
جناب بشن نی سکھلا دئیے باور

موٹ چار سکھہ ہمراہ اوسکے
کرین مشہور عز و جاہ اوسکی

جانا سندی کا مع چار سکھون کی طرف تریر کے

او دہر نارد نی جاکر پیشتر سے
لگی کہنی وہ تلمیون صاحب تخت سے
سکہایا ادہنی اپنا دین اونکو
خلاف ای سلطان راحت تن
نتہا کچھ اشتیاق بید خوانی
سدا شیو جی ہی یہ ہنگام امداد
ہوا جب بشن کو یہ حال معلوم
کیا یون بشن نی ارشاد سب سے
سدا شیو جی نی کی عاجز نوازی
اوب ہی سب بجا لائی نمسکار
زوال اوج کا آثار آیا ؞

کہا اون راجسان خستہ گر سے
نہی طالع زہی قسمت زہی بخت
بجولی کر دیا تلقین اونکو
بجون خویش با بید وست شستن

زبس ہی اوج پر تر پر کا اقبال
اوب سی پہر ہوئی حاضر وہان کے
رعیت نی بہی پہر سیکہا دہنی پنا
خلاف شاستر کرنی سے لگے کام

اودہیائی بیسون جانا بشن جی کا مع دیوتونکی کیلاس پر

کر تر پر کا ہوا سب ہرم معدوم
کرو پوجا سدا شیو کی اوب سے
دیی درشن عطا کی سرفرازی
کہا کیفیت تر پر کو اظہار ؞
مناسب وہرم کرم او بار آیا

خوشی ہی دیوتون کو لیکی ہمراہ
گئی دریا کی اندر بشن جی آپ
کیا ارشاد پہر راہ کرم سے
کہ اب خلقت ہوئی بدعت کی جو
براہ مرحمت بولی مہاراج

کہ آیا ایسا جوگی نیک اعمال ؞
وہ جوگی رونق افزا تہی جہان کے
بحکم شہ بقول مصلح الدین
سدا شیو کا نہ لیتا تہا کوئی نام
نہ دیتا تہا کوئی پترون کو پانی
ہماری بہی کہین ہوئی سی ہی فریاد
سر کیلاس پر پہونچی بصد جاہ
کیا پہر منتر و کہا سورت کا جاپ
جو شئی درکار ہو مانگو وہ ہم سے
ہوئی بہگوان سی لی اعتقادی
کہ ننگی جلکی ہم تر پر کو تاراج

اودہیائی ستیسون تشریف لانا پاربتی جیو کا اور دوبارہ پرستش کرنا دیوتون کا اور درشن دینا مہادیو جی کا ؞

سدا شیو دولت دیدار عطا ہو
اگن تیر اور سندی گن کی ہمراہ
ملی درشن ہوئی تقدیر یاور
جدائی کی نہ شمبہو لا سکی تاب

رہین اکسیر خاک پا عطا ہو
سری گوری کہین سی آ پہنچا
مرادین مل گئین جنکا مقدر
ہوئی خود مضطرب مانند سیماب

ادہر یہ گفتگو تہی با دل شاد
اطاعت کا ہر اک نی حق دکہایا
یہ سب سرگرم توصیف و ثنا ہین
ہوا دلمین ہجوم اضطرابی

ادہر نازل ہوئی اک طرفہ آفت
ادای بندگی کو سر جہکایا
وہ داخل ہو گئین دولت سرا میں
محل مین ہو گئی داخل شتابی

اوسنا یہی کہ پیسون جانا برہما کا معہ دیوتون کی بشن جی کی پاس واسطی دریافت حقیقت پوجا کی

سدا شیو مجکو توفیق سخن ہو
کہا ایسی ہو کچہ تدبیر کامل
یہ کر کی نقش لوح دلمین سے اپنی
حضور بشن ہین ہم تم چلین سب
سمندر کی کنارے پر گئی جب
تمہین ہو چارہ سازِ ہر دو عالم
جناب بشن نی از روی الطاف
مودب دست بستہ سب نی کی عرض
کہا یہ جا سدا شیو جی کی ہی خوب
مری برہما کو طاعت کا ملا پہل
برہما ہنین ہی فقط لنگ پوجا
ہیمہ موا افتخار جاہ اوسکو
ہوا اب سو کہ مان کو یہ ارشاد
کہ کل نایاب کی گوہر

زبان خامہ تا شکر شکن ہو
کہ ہوا اہل جہانکو مکت حاصل
بلائی دیوتا محفل مین اپنی
بشوق دل کرین اظہار مطلب
صفت کو سب نی کہولی غنچہ لب
تمہین عاجز نواز ہر دو عالم
دیی درشن دکہایا چہرۂ صاف
کہ ہی کسکی پرستش واجب العرض
کہ حاصل جس سی ہو ہر چیز مطلوب
ہوئی کونین کی سردار افضل
ترس ہی افتخار لنگ پوجا
ملی سامان خاطر خواہ اوسکو
بنا و لنگ شنکر با دل شاد
ستی نا او آتشی تیہر کی تہی لنگ

روایت ہی کہ برہما جی کسی بار
میسر ہو فنا ملو شادمانی
کیا واقف اونہین راز نہان سی
یہ ارشاد معلی سنکی بارے
دعا کی ای سزاوار پرستش
دکہائین آپ روی عالم آرا
اجازت دیجی اظہار مطلب
کہ ہو جس سی حصول کامرانی
جو کی ہیں ادب سی جبہہ سائی
تصدق دل عبادت اندر کی
جو کوئی اعتقاد دلسی پوجی
ہوئی سب محو گفتار کر
تہی پہر لنگ نیلم کی گہر سی
غرض ہر ایک کو حسب لیاقت

لقا ایام خاص کی تہی و نور افروز
ملی دنیا مین لطف زندگانی
یہ فرمایا زبان در فشان سے
ہوئی منزل مقصد ہمارے
طراوت بخش گلزار پرستش
کہ تا ہو حاصل مقصد ہمارا
کیا خوش ہو کی استفسار مطلب
میسر ہو حیات جاودانی
تو پایا درجۂ فرمانروائی
کیا فرمانروائی اندر پہ وسیے
ہمیشہ الفت کامل سے پوجی
کہ تسکین لنگ مو دنیا مین کیونکر
ملبو صاف کی چاندی کی زرگوہر
ملی وہ لنگ شب بہر عبادت

دنیون فی یہی کرکی جب بہائی
برابر دولت عظمی یہ پائے

ادہیای چہبیسوان تعریف پوجا اور ترتیب پرستش اور راہ گیان کی

سدا شیو جی بین ہون شایان رحمت
یہی دی رتبہ و جاہ و نشان
سبہون سی سو آپ کی تسبیح مین
مثال آئینہ مشفاف دل ہو
عبادت کر سے لیکن سواے
ولیکن دنیا کو کسب پر شرف ہے
جہان مین وہ ہی غم ہی ستم ہی

میسر ہو مذاق خوان رحمت
بنا ہی اشرف المخلوقات انسان
جو ہو مشتاق بید و شاستر مین
طریق بندگی مین مستقل ہو
یہی راہ حصول مدعا ہی
کہ ہی بیان دل مثل صدف ہے
یہی سمجھی غنیمت ہی جو دم ہے
سری گورکو نندی گن کو پوجی

سری برہما یہ فرماتی ہین لب سی
ملک سی عقل و دانائی ہین تیز
مناسب ہی سدا اپنا کری کرم
ہزارون جگ پہ ہی کرم کو جو
مگر طاعت سی ہی سمرن زیادہ
مناسب آدمی کو ہی بہر حال
ہمیشہ لنگ پوجا چاہیے ہے
قریب غور مہ روشن کو پوجی

کہ بہتر جانیہ انسان ہی سب سے
عبادت مین مین جب بنائی ہین
لبی گرم پرستش با دل نرم
مقدم جانئے من صاحب
کہ ہو جس سی در دولت کشادہ
کری ہر دم پرستش فارغ البال
ہبل راہ پرستش کو کرے طی

ادہیای ستائیسوان بیان ترکیب پوجا اور کرم اچار وغیرہ کا

سدا شیو جی ادہر ہی وادرس ہو
مناسب ہے کہ پی مرد نکو ذات
نفوس بین گرو کا کر کی درشن
فراغت کر کی اپنی کرم سی پہر
بچھالی آسنی بیٹھی زمین پر
کری بعد اسکی سندہیا با دل شاد
کری گو رو کو یاد اپنی یکبار
سری گنیت سری گوری کو پوجی
جپی تیرہ گہری منتر اپنی دل مین

پی مظلوم غم یا درس ہو
او ہی جب دو گہری باقی رہی رات
ملی ماتہی پہ خاک پاک روشن
کری اشنان آپ گرم سی پہر
لگائی کہو رکا قشقہ جبین پر
یہی ہی مالک ہستی کا ارشاد
جہکائی سر بجالائی نمسکار
اگن مکہہ پر کو نندی کو پوجی
رکہی ذوق پرستش اپنی گل مین

سری برہمانی از راہ عنایت
کری دیسی سری بہگوان کو بلو
نہو جبتک گریبان سحر چاک
نہانی مین مگر اتنا رہی یاد
نہ یادی کہو صندل کا تلک ہی
کری پہر آچمن ... و ہی
کری سنکلپ سارے مطلب دل
بصدق دل کری پہر ہرکی پوجا
اوسی مورت پہ دی پہر چہلکی

رکہو نکو اسطرح سی کی ہدایت
کہ جنسی گلشن ہستی ہی آباد
نہ تا بی دانتو نسی منہ کری پاک
شمال اور جانب مشرق ہو استادہ
نہو صندل فقط جل کا تلک دی
پرستش کا کری تیار سامان
بچشم دل ہو پہر پوجا مین ساعی
بشیشر ناتہہ شیو شنکر کی پوجا
کہ جس سی حاصل مطلب ہو سارا

ادہیای اٹہائیسوان بیان مین ترکیب پرستش سری مہادیو جی کی

سدا شیو ہین نشان شان رحمت
فراغت جبکہ ... پایا
بنا یو ... لیکن ہوئی گوبر کا

ہمین بخشین گل بستان رحمت
... کہ جہوکی پر بٹہاوین
دہی کا دودہ کا گہی کا شکر کا

جناب سوت ہین یون گرم تقریر
طریق بندگی سی منہ نہ موڑین
فقط پانی سی کردی آچمن پہر

سنین یا معین یون پوجن کی تدبیر
پی غسل اوسیہ ... چہوڑین
گہسی صندل کری ترتیب ...

سر پاتہ پجل دار کری خوب
کری پہر شب کی پوجا صدق سے
جو ہو فارغ طفیل بھگوتی سے
کیا مرشد سے ہی جس نتر کو یاد

پڑہی اشلوک جو شب کو ہین مرغوب
جو قن سی ماش سی گندم سی تل سے
ارک سی دہوپ سی اور آرتی سی
کری اوسکو بھی سمرن با دل شاد

سفید اک پارچہ پہر لیکی شفاف
بذوق دل گل خوشبو چڑہائی
پڑہی اشلوک کچہ استت ثنائی
گل تر اور جل پارتہ پہ چہوڑی

غبار و گرد سے پارتہ کری صاف
گل سوسن گل خوشبو چڑہائے
لگائی بھوگ گلقند ری بجائے
بسرجن کر کی پوجا ہاتہ جوڑی

ادہیائی انتیسون بیان مین تعداد پارتہ اور کذا انہی پہول وسطی ہر مطلب کی

سدا شیو مجکو توفیق بیان ہو
پی ہر مطلب دلہای ناشاد
کرور انسان اگر پارتہ بنائی
بنائی نصف گر لنگ گرامی
فقط اک حصہ ششتم اگر ہو
نہین وس سوا گر با انکساری
جپی گر نتر مرتو بھی لک پنج
پہی زر پہول پارتہ پر چڑہائی
پہر ہائی گرد ہورہ ہو کی جرسند
ہی محل کیتکی چمپا برابر
کہ ای دانای اسرار جزو کل

سمند خامہ مشکین روان ہو
بیان کر دیجئی پارتہ کی تعداد
سریر سلطنت دنیا مین پائی
شفا حاصل ہو پائی نیکنامی
فن و علم و ہنر سے بہرہ ور ہو
تو پائی فیل و تازی کی سواری
ملین سیوکی ورشن بنعیم و رنج
گل صد برگ و نیلوفر چڑہاوے
سدا شیو جی عطا فرما دین فرزند
یہی دو پہول ہین نا مقبول شنکر
کہو تعداد وزن غلہ و گل

رکہیشر کہتی ہین یا خوش بیانی
ہوئی تب سوت جی گرم سخن یون
بنائی لاکہ پارتہ ہو کی دلشاد
چہارم ہی مقرر بہر شاہی
بنائی دس ہزار انسان شتابی
کرور پنج سی ہو پایہ مکت
اگر اک لاکہہ با صدق و صفا ہو
گیاہ سبز و تر سی مغفرت ہو
برائی مکت تلسی دل چڑہائی
رکہیشر بہر براہ خاکساری
جناب سوت جی نی ہو کی دلشاد

کہ ای دانای اسرار نہانی
کیا سب تب نہ احوال کہین یون
تو قید سخت سی ہو جای آزاد
بشر کی دور ہو سب نامرادی
تو حاسد پر گری برق خرابی
بہم عقبی مین ہو سرمایہ مکت
تو پای واسگلی جنم کا ماجرا ہو
بخیر انجام روز عاقبت ہو
ہر اک خوشبو کا پہول اور ہی چڑہاوے
ہوئی سر گرم نطق انکساری
بتائی سب مفصل وزن و تعداد

ادہیائی تیسوان نا مقبول ہونا کیتکی کا سبب دعای سری جانکی جی کی

سدا شیو جی ادہر ہی چشم اخلاص
کہا یہ ماجرا قصہ طلب ہے
عدم کی راجہ جسرتہ نی لی راہ
سری لچھمن سی فرمایا کہ جاؤ
نہ تہی ہر گز ادہین تاب صبوری
ندا آئی سری جسرتہ ہین ہین
مہارانی نی بالو کا دیا پنڈ
مہاراج اوہراج آئی جو پہر کر

ملی مجکو رسوخ بندہ خاص
سنو گر ذوق تفتیش سبب ہے
ہوئی اقلیم جنت کی شہنشاہ
شتابی پنڈ کا سامان لاؤ
چلی خود بہی سامان ضروری
مقام خلد مین مسکن کرین ہم
خوشی سی راجہ جسرتہ نی لیا پنڈ
لیی سامان ہمراہ برادر

رکہیشر پوچھتی ہین سوت جی سے
سری سیتا سری لچھمن سری رام
برائی پنڈ دان اکروز باری
ہوئی وہ چشمہ و سری کام ورسا
اوہر بیساختہ گذرا قضا کا
کرو تم پنڈ دیکی ہمکو دل سیر
کیا شاہد اکن کو کیتکی کو
کہا سارا مہارانی نی احوال

ہوا کیا جرم چنپا کیتکی سے
ہوئی جب جانب صحرا اسکا گام
گئی دریای پہلگو کی کناری
تکرار مین گذرا اونکو عرصا
ہوا اک ہاتہ پہلگو سی نمودار
کہ سامان ضرورت مین ہوئی دیر
گو و تاما کو اور پہلگو ندی کو
سنایا سب اونہین گذرا جو حال

تڑاقے ہی بیان حوصلہ پست
ادہر ہین سب گن بالا زبردست

اسیمین جیری ایدل شکستہ
کہ چل شمبھو کی آگی دست بستہ

گذارش کی اودہی منظور شر ہی
کہ ہر دل مین نقش کالحجر ہے

پشاچ اور بہوت سب جن و شیر ماتحن
دیت اور دیوتا باندہین کمر جابین

غرض سب اپنی اپنی لیکی لشکر
چلی فوراً یہ سنکل باد صرصر

سری گنپت نی دی داد شجاعت
کہ تہی بیشک وہ استاد شجاعت

کہان تعداد اور کہان وہ فوج سفاک
چہ نسبت خاک را با عالم پاک

نصیحت پر نہ گنپت نی کیا غور
سری برہما جی شرنا کی نی آنکہو

یہ سنکر عین غصہ مین غضب سی
سدا شیو جی نی فرمایا یہ سب سی

چلین مثل بلائی ناگہانی
گرین مانند قہر آسمانی

پس و پیش و چپ و راس و زبر زیر
بیان آفت نازنہ لیا گہیر

پلی فوج جری مین بی تحاشا
گرایا سر پہ سر لاشی پہ لاشا

لڑنا سری مہادیو جی کا گنیش جی سی

ملایا خاک مین لاکہونکو مل کر
کیا سرمہ ہزاروں کو کچل کر

سپہ ملیا نی ہوئی دریائی خون کی
کہ کشتی غرق ہو گردون دون کی

کہین توڑا کسی راکہشس کی سرکو
کسیکی گردن و پشت و کمر کو

کسیکا سر کچل ڈالا قدم سی
خنا کیطرح مل ڈالا قدم سی

جگر ریزہ تہی سینوں مین تہی داغ
نظر آتی تہی اک کیفیت باغ

دہن کہولی اک آفت کی نشانی
بلا کی یا قیامت کی نشانی

لپک کر راکہشسونکو مارتی تہی
بصد جوش غضب للکارتی تہی

پڑی فوج گریزاں مین یہ ہل چل
ہوا سی جسطرح پہٹتا ہی بادل

کسیکی ہاتہ باندہی سرکو توڑا
کسیکی گرز کو خنجر کو توڑا

کسیکا سینہ پر کینہ توڑا
کسیکا خود چار آئینہ توڑا

سنا اور نی جب احوال پیکار
تو کین مایاسی وہ سنگین مغفار

ہزاروں ہاتہ سی شکست و مرگ کی
سلاح جنگ ہاتہوں مین ستم کی

شہادت عزو دولت کی جو چاہی — گواہوں نی ندی مطلق گواہی
براہ عزو توقیر و سعادت — سری سورج نی نور ادی شہادت
سری سیتانی سبکو بدعا دی — گواہونکو اوسی ساعت سزا دی
گووہ کا منہ ہوا کلجگ مین ناپاک — لگا پہلکو وہین سینی نہ خاک
ملا پہل نہال کیسنکی کو — سنین ہیاتا بشبشیر ناتہ جی کو
اوسی دن سی جہانمین یہ ہوا رسم — اگن مین جو پڑا نورا ہوا بھسم

ہاتھ جسپر تہہ جیکا پہلکو دریاسی نمودار ہونا اوسجانکی جی کا پیند دینا

ادہیای تیسوان نا مقبول ہونا گل چنپا کا سری نارد کی بد دعا سی

سنا شیو مہی نو وعبادت — مری گردنین ہو طوق عبادت
کہا یون سنت جی نی انجمن مین — کہ صورت ہی کوئی شب کی ڈگر مین
وہان جاتی ہی خلقت سر کی بل سی — مرادین ملتی ہین درشن کی پہل سی
سری نارد کو بخش زمانہ — ہوئی اکدن پی درشن روانہ
بزیر نخل چنپا بہر سر راہ — کہین شہری ہو وم لیتی کو ناگاہ
برہمن اک بشکل منتشر تہا — برنگ سایہ زیر نخل تر ہتا
سری نارد نی فرمایا زبان سی — کہ تو ای برہمن آیا کہان سی
کہا تا شام پہرتا ہون سحر سی — گدائی کے لیے آتا ہون گہر سی
سری نارد یہ سنکی کلمۂ زور — گئی مندر کی اندر شاد و مسرور
اوس ہی جیہہ سائی کرکی بار بی — مقام خاص کو نارد سدہاری
ملازستی مین پہر وہ مرد مجہول — جو آتا تہا چلا توری ہوئی بہول
سری نارد ہوئی پہر کرم گفتار — کدہر جاتا ہی تو ای مرد ہشیار
سہانہ سی کہا پہر کردم سرد — تلاش قوت مین جاتا ہون پہر درد
سری نارد گئی فورا سنجر پاس — طبیعت مین تہی رو دلمین سو اس
غرض جا کر بعد شیرین زبانی — ہوئی مستفسر راز نہانی
کہا چنپا لی سردار زمن سی — کہ مین وقت سنین ادس برہمن سی
ہوا نارد کو جو شش اضطرابی — گئی بر جانب مندر شتابی
برہمن پیش مورت بید خوان تہا — بعید زود پرستش گلفشان تہا
سری ملسہ ہوئی افسردہ خاطر — برنگ گل ہوئی پژمردہ خاطر
زن تو مو برہمن اک تقضا کار — فغان کرتی سہرتی ائی دلفگار
کہا یہ برہمن نا اہل ستم سے — ستم سی نا کین خلقت کا دم ہی
فن جادو مین ہی علامہ دہر — لہذا معتقد سب ہے حاکم شہر

اوسی کی سرکوبی آئو شتابی
مٹی خلقت کی دل کی اضطرابی

سداشیو جی نی سرتن سی ملاکر
اوسی دم ڈال دی روح مکرر

محل مین اونکو لیکی ساتھ پوہنچے
برہمہ و بشن و بھولا ناتھ پوہنچے

کیسی سوتی سمجھا ادھ چشم سر سے
ہوئین خوشنود دیدار پسر سے

غرض سب دیوتا پوہنچے ادھر کو
وہ لائی فیل کٹ دندان کی سر کو

ہوئی سب نغمہ خوان مانند بلبل
مچا ہر سو مبارکباد کا غل

پسر نے سر قدمون پر جھکایا
مہارانی نے چھاتی سے لگایا

غبار دل سا غصہ ہوا کم
خوشی سی کھینچ لین تسکین او سیدم

ادہیای پینتیسواں جانا سوامی کارتک یعنی اگن ہتر کا پرکرمان کی اسطی اور بیاہ ہونا گنیش جی کا

سداشیو جی بلطف بہج حالی
سخن ہو غیرت افزائے لآلی

اگن ہتر اور سری گنپت ہین جوبار
و لیکن وہ زیرک و فہیم و ہشیار

شباب آیا ہوا اک عالم نور
ہوئی شادی کی قابل چشم بد دور

غرض دونونکو شمبھو نے بلایا
بصد الفت کلیجے سے لگایا

غبار آئینہ دل پر نہ لاؤ
بہم پرتھی کی پرکرمان کو جاؤ

اگن ہتر کچھ سوچے نہ انجام
گئی فوراً پئی تعمیل احکام

ہدایت کی جو عقل راہبر نے
لگی دونو لگی پرکرمان وہ کرنی

کہا ایفائی وعدہ کیجیے آپ
پھری اقرار بخشش دیجیے آپ

کہ سب تیرتہ یہان ہین دست بستہ

سری گوری سی شنکر سی کہی رو
ہوئی یون گفتگوی فرحت اندوز

برابر دونون منظور نظر ہین
جو یہ دل ہین تو وہ لخت جگر ہین

ادا کر دیجیے فرض پسر کو
کرو تعمیل حکم شاستر کو

کہا نور نظر پیاری تمہین ہو
ہماری آنکھ کی تاری تمہین ہو

قدمبوس آکی جو اول پسر ہو
اوسیکی رسم شادی پیشتر ہو

پڑہی استت سری گنپت نی بیحد
جھکایا سر بجا لائی نمشکار

پرستش ہو چکی پیار سے کرکے
گری قدمون پہ مادر کی پدر کے

بصد مادر کی پرکرمان ہی افضل
زیادہ دورہ پرتھی سی ہی پل

زمین و آسمان ہین دست بستہ

ادہیای چھتیسواں شادی ہونا سری گنیش جی کا اور خفا ہونا سوامی کارتک کا نارد منی کی ترغیب سے

لے شمبھو بپاسی مدح خوانی
زبان خامہ گوہر طب اللسانی

کہا لخت جگر دلبند ہو تم
جوان بخت و سعادتمند ہو تم

سری گنپت کو اونکے ساتھ بیاہا
خوشی سی عہد مستحکم نباہا

اگن ہتر کا اب حال سنیے
بگوش دل نیا احوال سنیے

غرض پوہنچی وہ جیدم گھر کیلاس
سری نارد بھی درشن کو گئی پاس

تمہین کس عقل و دانائی سی لا
دیا حکم سفر گہر سی نکالا

برابر چلیتی دونون برادر
زمانی مین تمہین بیٹا رہا ...

ہوئی ہر گز نہ رو...
پھری رستی سی با صد حسرت و یاس

سنا جب اسطرح احوال فرزند
چلی مادر بدیدہ پر ملال فرزند

نصیحت سی ہوئی چین بجبین ...
ہوئی اک کوہ پہ ساکن گر...

سنا جب یہ کلام نیک بنیاد
سری گوری سداشیو جی ہوئی شاد

جو تھین دو نازنین سرمایۂ ناز
باسم پاک ستہ و مدہ مشہور

ہوئی دونو سے پیدا دو جگربند
دلیر و صاحب جرأت خردمند

پس از تعمیل ارشاد سداشیو
طبیعت کو لگی یاد سداشیو

کہا تم اور گنپت ہو برادر
ہنر مین علم و دانش مین برابر

خوشی سی کی سری گنپت کی شادی
اونہین دی عیش تمکو نامرادی

یہ سنکر زلف سان برہم ہوئی وہ
خوشی مین ہمکنار غم ہوئی وہ

سری نارد نی یون ترغیب دیدی
ادہر آکر سداشیو کو خبر دی

بہت نرمی سی سمجھایا بجھایا
لگی جوش محبت سی لگایا

سداشیو کو کہان تہی تاب فرقت
لگی رہنی وہین پر خود بدولت

وہ بھی دل سے لا بیم رہا گا
پدر سے ہمکو غم ہر دم رہیگا

تڑپی با حسرت و افسوس آ گئی
رہی خود ہٹ کی بارہ کوس تک گئی

ادھیای سینتیسوان بیان مہاتم رودراکچھ کا زبانی سوت پرانک کی

سری شمبھو بفیض ذکر والا
زمین شعر ہو گردون سی بالا

جناب سوت جی گرم بیان ہین
زبان صاف سے گوہر فشان ہین

نہین جس آدمی کو قدر یارت
زبانی مین ہی جسم اوسکا اکارت

نہین جسکو طاعت بہر بہبود
برابر ہی جہان مین بود و نابود

تبسم ہیچ ہے لطف جہان ہیچ
تکلم رائگان نطق زبان ہیچ

ملیگا پھل گلستان جہان سے
جو لیگا نام شیو شنکر زبان سے

بروز عاقبت کچھ غم نہوگا
شرف مین دیوتا سے کم نہوگا

جو پہنے دانۂ رودراچ کوئی
وہی دریافت ہو طرز نکوئی

بھبھوت آئینہ رخ پر لگائی
غبار غم کبھی دل پر نہ چھائے

جہان مین نام شب بہاگیرتھی ہی
بگیر رودراچ ہر پل سرتی ہے

سری جمنا بھبھوت انسانکو ہے
فروغ اس سی سدا ایمان کو ہے

کری دیدار جو ان تینونکا انسان
وہی ہر دم ہی تربینی کا اشنان

رکھیشر کہ رہے ہین ای مہاراج
متصین ہو کشور الفت کی تاج

عیان افسانۂ رودراچ کیجی
بیان دانۂ رودراچ کیجیے

کہ حاصل جو گیارہ سو ہون وانی
میسر ہون خوشی کی کارخانی

بہ تفصیل اسطرح زیب بدن ہون
تن عریان کو شکل پیرہن ہون

سر و زنار و ساعد حبہ و سر مین
گلو مین بازو و گوش و کمر مین

نمایان صورت بہبود ہو جائے
طلب جو شی کری سو جو ہو جائے

اگر رودراچ مالا سے کری جاپ
حصول مغفرت ہو دور ہون پاپ

حصول مال کو مالای زر ہو
برای عیش مالای گہر ہو

پلی اولاد ہو مالا سے بلور
رہے جس سے سدا رنج و الم دور

ادھیای اٹھتیسوان بیان تفصیل لنگ مہادیو جی کا

سدا شیو اوج پر شان سخن ہو
زبان خامہ شایان سخن ہو

رکھیشر کہتے ہین ای چشمۂ جود
کہ کتنے لنگ ہین عالم مین موجود

کہ تعداد ہی خارج بیان سے
برون اندازہ وہم گمان سے

مگر بارہ جو طلعت از بام ہین یہ
سدا حاجت روای عام ہین یہ

کسی جا اک برہمن تھا خردمند
مثال دیدہ و دل دو تھی فرزند

کیا اونکو سپرد اہل خانہ
ہوا خود جانب کاشی روانہ

پس ان چندی کیا جام اجل نوش
ہوا وہ بار ہستی سی سبکدوش

زن و فرزند روئی صورت ابر
ہوئی تقدیر پر راضی کیا صبر

زن بیوہ نی فرزندونکو بلایا
بدل سر رشتۂ الفت بنایا

ضیا تھا جو کچھ سرمایۂ زر
کیا تقسیم دونون کو برابر

جو پیغام اجل اوسکو بھی آیا
دم مرگ اپنی بیٹونکو بلایا

کہا کاشی کو لیجانا مری پھول
وصیت کو سمجھنا جنس مین پھول

سو مادو اوسکا تھا فرزند نکو زاد
بجا لایا وصیت حسب ارشاد

بغلمین استخوان تھی صورت دل
چلا جاتا تھا خوش منزل بمنزل

مکان مین اک برہمن کی کہین وہ
ہوا اک رات کو مسکن گزین وہ

گئو و کا جب برہمن نی دوہا شیر
نہ مطلق اوسکے بچے کو دیا شیر

برای شیر جب بچہ پکارا
تو او سنی مین بیرحمی سی مارا

گئو و شب کو لگی بچہ سے کہنے
سزا پائی محبت تجھ بیگہ نے

جو ہوگا کل گریبان سحر چاک
کرونگی اوسکا سینگون سے جگر چاک

نہاؤن گی مین اک تیرتھ پہ مسرور
عذاب لاحقہ ہو جائیگا دور

سنی جب اوس مسافر نی یہ تقریر
ہوا سکتے کا عالم شکل تصویر

ہدایت کی یہ دل نے بی تحاشا
سحر کو دیکھیے چلکر تماشا

ادھیائ انتالیسوان ۳۹ بیان تھانم نربدا تیرتھ کا

سدا شیو صدقہ گنگ عطا ہو
تجھے سرمایۂ دولت عطا ہو

گوتونی ہوی جگر مین سنگ مارا
کیا آغشتہ خون جسم سارا

گوتو کو مالک خانہ نے تالا
بیان بغض دل گھر سے نکالا

سو تھی صاف مغلوب شب تار
بنا کافور شکل مشک تاتار

سیاہی جسم انور سے ہوئی دور
ہوا وہ رنگ مشکی صاف کافور

غرض سب دیکھکر آغاز و انجام
ہوا پھر جانب کاشی سبک گام

چلا تو چھوڑکر تیرتھ کہان کو
اسی مین ڈالدی ہر استخوان کو

ہو ہوا آپ رحمت سی جو ہی ہر
اوسی کی مورتین ہین نربدیشر

وہین ہی تہہ کہیں اک لنگ شنکر
زبس عاجز نواز و بندہ پرور

سدا شیو کی بصدق راج کی یاد

ہوا جسدم عیان خورشید روشن
گیا وہ بھی کو فرزند برہمن

ہوا یہ واقعہ جانکاہ جسدم
عزیزون نے مچایا شور ماتم

گوتونی کی جو ایسی کینہ خواہی
بدن پر چھاگئی فوراً سیاہی

گوتو پہونچی کنار نربدہ پر
مبدل ہوگئے غوطہ لگا کر

جو دیکھا واقعہ عبرت فزا کو
ہوئی حیرت سو بادبا وفا کو

ملی ناگہہ زن عفت گزین ایک
ہدایت اوسنی کی باخاطر نیک

نہی مادر سوئی گیلاس جا کے
ابھی جنت کو بیوسواس جا کے

کیا پھولون کو جل پرواہ اونے
شتابی لی مکانکی راہ اوسنے

کہین تھی اک زن قوم برہمن
عفیف و پارسا و پاکدامن

وہین رہنے لگے خوش با دل شاد

ادھیائ چالیسوان بیان اتریشر لنگ کا

سدا شیو ہو مجھے فکر مبارک
رہی ورد زبان ذکر مبارک

چلی سمت دکن عزم سفر مین
ہوئی وارد وہ دشت کامدہر مین

مگر زن تھی شریف و پاکدامن
تپ بر تا عفیف و پاکدامن

پڑی تھا گہہ جہان مین خشکسالی
ہوئی سب غرق بحر خستہ حالی

ہوئی جب اسطرح اسکی بارش
لگی یون رنج شوہر سے گذارش

جناب شیو سی دو نون نی دعا کی
عبادت رات دن لا انتہا کی

سدا شیو جی سری گنگا کی ہمراہ
قبول عرض کو پہونچی بصد جاہ

تلاش آب مین جسدم چلی زن
سری گنگا نے بخشا نقد درشن

کہا مانند براہ مہر بانے
عنایت کیجیے تھوڑا سا پانی

اوسی تدبیر سے پانی کو لیکر
ہوئی وہ نازنین پابوس شوہر

اوسیدم حاضر خدمت ہوئی گہہ
اسیر حلقہ طاعت ہوئے رکہ

کہا وابستہ دامن تمہاری
رہین مد نظر سے زن تہاری

قبول اوس پاکدامن نی کیا جب
سری گنگا ہوئین مسکن گزین تب

اتر رکھہ عابد دانا خردمند
سری برتھا کی فرزند جگر بند

ہوئی محو عبادت وان کی مرد
جگر مین سوز الفت دلمین تہا درد

بدل تھے تابع فرمان شوہر
فدائی نقش پا پتر بان شوہر

دگرگون ہوگیا حال زمانہ
ہزارون مرگئے بے آب و دانہ

دعا مانگو پی آرام خلقت
مبدل صبح سے ہو شام خلقت

رکھیشر دیوتا درشن کو آتے
بہ رنگ فصل گل گلشن کو آئے

ہوئی رکھہ شدت گرما سی بیتاب
اوسی دم زن سے کی فرمائش آب

جھکایا پائے اقدس پر سر اونے
ملی خاک قدم ماتھے پر اوسنے

کہا ہنسکر کہ کھود و اس جگہ غار
اسیدم آب تر ہوگا نمودار

کہی شوہر سی کیفیت وہ ساری
سنائی آمد فصل بہاری

ادب سے کی دعا ای فرحت اندوز
یہین پر آپ رہیی روز و فیروز

ثواب اکماہ کا بالکل یہین ہے
عبادت کے چمن کا گل یہین ہے

سدا شیو جی نی بھی پہر کی درشن
کہا ہم خوش ہوئی ای پاکدامن

بہوت شے درکار سو تجکو طلب کر
ہوے شمبھو کرم فرما وہین پر

عیان راز نہانی ہے سب کر
شرف ظاہر کیا اُن زمین پر
یہ دیکھو استری کا فیض طاعت

کہا تم نے بھی بہت رونق فزا ہو
خلائق کو ملے اعزاز و اکرام
ہوئی بارش پھولون کی ازرہ عزت

ہر خلقت کو شفقت سے ...
وہی مشہور اتہ یشر ہوا نام

ادھیاے اکتالیسوان بیان ظہور لنگ مہادیوجی کا مرت لوک مین زبانی سوت پرانک کے

سدا شیو صدقہ کونین بخشو
رکھیشر اُنکی خلوت نشین تھے
ہوا شمبھو کے دل کو شوق مستی
ہوئین غائب ہزارون حشم بیہوش
ہوئی غواص دریا قلق مین
اونہی دم لنگ شنکر گرا صاف
غریق بحر خون ہوتا تھا وہ
قرار اوسکو نتھا دم بھر کہین پر
رکھیون نے فرط غم سے ہو کے ناچار
بنے مہمان شیو شنکر ہمارے
قدم دھو دھو کے پیتا مرت لیتے
کرو جا کر سری گوری کو خوشنود
غرض سب کہہ ہوئی مصروف طاعت
ہوا وہ مستقل لنگ آخر کار
کہا پھر یون سدا شیوجی نے ارشاد

نظر کو عین نور عین بخشو
سر کیلاس پر مسکن گزین تھے
ہوئی آمادہ عشرت پرستی
ہزارون نے شراب وصل کی نوش
دعایون کی سدا شیوجی کے تھے مین
صدا قالب سے ہوکر گرا صاف
طپش مین صورت سیماب تھا وہ
زمین پر تھا کبھی عرش برین پر
حقیقت کی سری برھما سے اظہار
ہوئی خود رونق افزا گھر ہمارے
جگہ شمبھو کو سنگاسن پہ دیتے
کہ ہو کچھ آشکار اشکل بیہود
دو ہائی کھینچکر چاہی شفاعت
ہوئی خلقت مع عشرت سے سرشار
کرین سب لنگ پوجن با دل شاد

بیان کرتے ہیں اب یہ تکو ذات
غرض اک دن وہ ارباب پرستش
زنون کے پاس لے تابانہ پہونچے
بیابان سے رکھیشر پھر کر آئے
لگے کہنے کہ شب کو شنکر زمین پر
مگر اوس لنگ نے آفت مچائی
اوچھلتا تھا دل بیدل کی صورت
برنگ شعلہ تھراتی تھی خلقت
سری برھما نے فرمایا کہ ہیہات
تمھین شیرین زبانی چاہئے تھی
عوض مین تمنے اسکے بدعا کی
کرین تکلیف خود بہر ضرورت
ہوا گوری کو جوش مہربانی
پرستش سے لنگ کی آنکھون سے سر سے
اسی سے حاصل آرام ہوگا

سنو یہ اتفاق قسمت کی بات
گئے لینے کچھ اسباب پرستش
کہ جیسے شمع پر پروانہ پہونچے
شگفتہ غنچہ پژمردہ پائے
نہ تھا بت ہر کسی زہرہ جبین پر
قیامت دیوتون کے سر پہ آئی
تڑپتا تھا پڑا بسمل کی صورت
حرارت سے جلی جاتی تھی خلقت
تمھی تم سے حماقت کی ہوئی بات
ادائے مہمانی چاہیے تھی +
جہالت کی حماقت کی خطا کی
مہارانی نہین آنکھ کی صورت
بنین خود صورت آنکھ بھوانی
زمین پر آسمان سے پھول برسے
بس از مردن بخیر انجام ہوگا

ادھیاے بیالیسوان بیان ظہور اندکیشر لنگ کا

سدا شیوجی نشاط تازہ بخشو
جوگی برھمانے چشم مہربانی
گریزان چھوڑکر مقتل ہوئے سب
ہوئی طرفین سے تیزی کی وجہا
کیا تربت مین پھر فرقت ...

ہر اک دم انبساط تازہ بخشو
ترقی پر ہوا زور جوانی
مقیم کوہ مندراچل ہوئے سب
ہوا گرم آتش محشر کا بازار
جو تھا خوبی مین مشہور جہان شہر

اک اندھکا نام ور آکہین تھا
جو تھا دیو مغرور و مردم آزار
مگر وہ سنگدل لیکر اک انبوہ
ادھر تھا فضل شمبھو شامل حال
بنا کر اوسمین بارہ کوس کا غار

دلیر و سرکش و مسند نشین تھا
ہوا جاکر کھڑا سے گرم پیکار
بڑھا مانند دریا جانب کوہ
گریزان ہو گیا دیو بد افعال
چھپا دیو سیہ دل صورت مار

کہا جوش محبت چاہیے ہے — برابر سب ہے الفت پاس ہے
دعا دی اونسے با صد شوق دل — ہوئی وا ما دکو ہمارے نسل
کہا یون باپ سے اک دن بلا کر — سفارش کیجیے برہما سے جا کر
غرض سرت پے نے ازراہ سفارش — سری برہما سے کی جا کر گذارش
کہا تنہا کسی صحرا مین جائین — بدل پوجن کرین یا تپ بتائین
یہ ارشاد سری برہما سنا جب — رواں وہ جانب صحرا ہوئے تب
دیئے شمبھو نے درشن ہو کے مسرور — وہ سب بیماری لاحق ہوئی دور
اگھن مکھ تپسیت پر کی جب — سدا شیو بھی یہین بسنے لگے تب

نصیحت چندربان جی نے کی یاد — کیا جز گرفتہ کچھ تعمیل ارشاد
پریشان تھی وہ ہر دم درد دل سے — نہایت دق ہوئی آزار سل سے
بصد رحمت دوا دل کی عطا ہو — شتابی صحت کامل عطا ہو
جناب چندربان جی کی مدد ہو — کہ جس سے رفع یہ آزار بد ہو
ہمیشہ نام شیو شنکر جپین وہ — خوشی سے منتر جپ کچھ جپین وہ
بنائی لنگ شنکر مرتکا سے — پرستش کی بدل صدق و صفا سے
وہین شمبھو کرم فرما ہوئے بس — ہوا تب سو مناتھ اسم مقدس
ہوئی مورت جہان مین شہرۂ عام — سراپائے کرم ملکارجن نام

ادھیائے پینتالیسوان ظہور مہاکالیشر اور اونکار ویرتو لنگ کا

سدا شیو مجکو تعلیم سخن ہو — مری قبضے مین اقلیم سخن ہو
سدا شیو جی نے بخشے تھے بچار — دیے دریائے رحمت کی گہر بار
کوئی دودھن تھا اک دویج انجام — خود آرا خود سر و خودبین خودکام
غم دنیا سے ہو کر فارغ البال — بنایا تھا نگہ کو رتن مال
عداوت تھی بجا اوس کافر [illegible] — گیا اک دن وہ شہر روہنی مین
رعیت تھا گر یا جاتا ستاد — گئی برہما کے آگے بہر فریاد
سوا اوسکے توانائی کسی ہے — بھلا تاب ضعف آرائی کسی ہے
برائے گوہر درج سعادت — ہوا وہ برہمن گرم عبادت
کیا موجود سامان ہون کو — ستایا کینے قوم برہمن کو
وہ چشم غضب کھولی جو کیا — ہوئی معدوم سب اونگو تسار
لبون سے گوہ بنداچل کسی قدر — سری نارد ہوئے تھے رونق افروز
کہا تجشا وہ تشنے رتبہ و جاہ — فلک بھی ہو مری قامت سے کوتاہ
سبب پوچھا تو یون بولے مہاراج — کرم بیشک یہ سب کو ہونگے سرتاج
ہوا فوراً عبادت مین مشغول — بہار عشرت دنیا گیا بھول
اوسی صورت سے درشن کو نکلکر — ہوئی گویا جو مطلب جو طلب کر
کڑ بیاون قد تھا اسقدر ہو — سدا آپھر عنایت کی نظر ہو
غرض اونکار کاغذ سے ہوا نام

مقام روہنی مین ہین ایک — کیا کرتا تھا جو جن با دل نیک
فہیم و بیخوان چار و ن سر تھے — دل و جان و جگر روح پدر تھے
سری برہما کو سب کر کے مسرور — ہوا وہ بادۂ نخوت سے مخمور
مچایا سارے عالم مین شر اوسنے — اوٹھایا آسمان کو سر پر اوسنے
منادی کی سب آ کر سر جھکائین — ہمارے حلقۂ طاعت مین آئین
کہا پوجا کرو شمبھو کی جا کر — وہی مارین گے اس راکھس کو آکر
وہی چاہین جسے مارین جلائین — جہنم بھیج دین مارین جلائین
خبر جس دم یہ اوس راکھس نے پائی — اوسی دم آ کے اک آفت مچائی
ہوئے تب شیو بدولت آشکارا — دکھایا آ کے روئے عالم آرا
جہان کو خوف سے بیباک رکھا — مہاکالیشر اسم پاک رکھا
اوسے کوہ نے کی جبہہ سائی — اوٹھا تعظیم کو گردن جھکائی
بینکوتا سب خاموشی نہ لائے — سری نارد بنسے کچھ مسکرائے
مگر وہ بیمل علی ہے سب سے — فزون رتبہ مین ہے بالا ہی سب سے
غرض کاغذ پہ لکھکر شکل اونکا — قریب لنگ وہ رکھتا تھا ہر بار
گزارش کی براہ ہوشمندی — سمجھ تو افتخار سر بلندی
قبول اوسکی سدا شیو نے دعا کی — عدالت کی سخاوت کی عطا کی
ہوا پار بقدرہ پر تو شہرۂ عام

ادھیاے چھیالیسواں بیان ظہور کیدارناتھ لنگ کا

سداشیو کو بہر سعی ہم ہو
ہوئے واں بشن جی مصروف پوجن
زبس تھا انتظار جلوۂ حسن
گرداب دریا تحشیش جوش میں ہے
اسی جا پر ہیں بس جلوہ گر آپ

غرض بحر عصیاں پر گھوم ہو
کہ پربھو کو ہر مقصد سے دامن
نظر آئی بہار جلوۂ حسن
عروس بحر کی آغوش میں ہے
دکھیں سب پر نوازش کی نظر آپ
زمین نور قدم سے کی تجلے

مقام بدری ہے قرب کیلاس
رہے گرم عبادت روز و شب آپ
دیئے درشن سداشیو جی نے آکر
جناب بشن نے بعد از تشکر
سداشیو جی جو تھے پابند اقرار
ہوا کیدارناتھ اسم معلے

برناگ یوی گن شنکر کا ہے پاس
وفور شوق سے لاکھوں کئے جاپ
بصد شفقت کہا یوں مسکرا کر
براہ انکسار ہی کی یہ گفتار
ہوئے واں جلوہ افگن جا بجا پر

ادھیاے سینتالیسواں بیان ظہور بھیم ایشور لنگ کا

نگاہ لطف ہو شمبھو ادھر بھی
لیے فوج و سپاہ قوی تن
قضارا اوسکی عورت خوف جاں سے
ہوا فرزند بھیم اسکا جواں جب
کہیں اک دن بصد تکرار اوسنے
غرض اوسنے بصد سوز نہانی
یہاں ہیں برباد سب گھر کردن گا
رہا نظارہ افگن سوئے خورشید
دعا کی بالکے بھیم ہوں میں
مقام کامروپ میں وہ ستمگار
مگر حاکم اوسی حالت میں پر چند
کد یو بھیم نے آفت مچائی
کہا حاکم وہاں کا ہے نکو ذات
غیر شنکر کہیں وہ اہل تزویر
وہ بولا نام شب و روز زباں ہے
یہ کہکر لنگ پر خنجر جو مارا

ادا سے جنبش ابرو ادھر بھی
سوئے لنکا ہوئے جب نیزہ افگن
پسر کو اپنے لیکر بھاگی وہاں سے
ہوئے لرزاں زمین و آسمان تب
کیا مادر سے استفسار اوسنے
سنائی سب جو گذری تھی کہانی
مٹا دونگا تہ خنجر کردن کا
کہ بدلی شام غم سے صبح امید
سر آرای ہفت اقلیم ہوں میں
گیا اک دن برائے عزم میکا
پرستش شب کی کرتا تھا شب و روز
نظر آئی نہیں شکل رہائی
پرستش قید میں کرتا ہی دن رات
گیا مجبس کے اندر لیکے شمشیر
جو ہر دم قاتل گردن کشاں ہے
ہوئی فوراً سداشیو کی تجلا
ادھی جا پر کیا شمبھو نے آرام

ہوا راج ادھراج افسر اودھ کے
تہ خنجر کیا ہر برہمن کو
حواس و ہوش پران عالم عیش
دلیر خلق و روئین تن ہوا وہ
پدر کے قوم کو نام و نشان کو
لگا کہنے وہ بھر کر آہ جان سوز
کھڑے ہو کر غرض اک پاس اوسنے
سری برہمائی درشن دیکر اوسکو
دعا جب ہوگئی تپسیا کی مقبول
کیا حاکم اسیر قید خانہ
رکھے اوسنے دیوتوں کی ہو کے مضطر
ضرر ہی بھیم سے غم سے زباں ہے
چھڑائیں گے اوسے بند گراں سے
کہا تو پوجتا ہے کسکو ناکام
یہ شنکر طیش سے بولا وہ پر شور
کیا اوس دیو بد باطن کو نابود
میان خلق بھیم ایشر ہوا نام

سری رکھتا تھا جی سرور اودھر
کیا نابود دیو کمبھ کرن کو
ہوئی وہ سنخ بیت پر فروش
پلنگ آزار و شیر افگن ہوا وہ
عزیز و اقربا کو خاندان کو
عوض میں دیوتوں سے لونگا کرو
لگائی لو سری برہما سے اوسنے
بنایا صاحب زور و زر اوسکو
ہوا بربادی خلقت میں مشغول
ہوا خود قابض مال و خزانہ
گذارش کی سداشیو جی سے جاکر
نہ پایا آبرو ہی خوف جان ہے
اوسے نابود کر دینگے جہاں سے
زباں سے کہے تری کس شخص کا نام
لڑیں گر اگر شمبھو کو ہے زور
ہوئے سب دیوتا استت کو موجود

ملا یہ فیض گوتم سے جو بانی
رکھون کی عورتین سب کی پرغم
بنی وہ دشمن خونخوار گوتم
کہا گوتمکو کچھ رنج والم ہو
تمھین بیفایدہ غم ہی حسد سے
تمھین بھی کچھ نہ کچھ ہوگا ضرر بس
کئی تھی کھیت پر گوتم قضا کار
اوٹھا کر ایک گوتم نی پر کاہ
یہ عالم دیکھکر نالان ہوئی رکھ
کہا یہ بچھاہے تند خو ہے
کہا رد یہ ہوش ہو سکن ہی ٹل جا
عداوت پر فلک دشمن جہان تہا
رکھون کی پاس تب پھر آئی کسی ور
بجاب اودھ گوتم جی کو پاکر
ہمیشہ دلمین شکر کار رکھو دھیان
دلی آخر سدا شیو جی نی درشن
قدم کی خاک کو سر پہ چڑہایا
کہا تب نی عبث الزام کیون ہو
ادب سی یون کہا گوتم نی فی الفور
سدا شیو جی بھی سنکر یہ گفتار
کہا تب سی مہارانی نی اودھم
بی خلقت گوارا کر کی تکلیف

ہوئی سب ہمکنار شادمانی وہ
او سچھہ کر زلف سان ہوتی تھین پیچ
ہوئی سب دریے آزار گوتم
زبان ہو خوف ہو نقصان غم ہو
خیال خام ہی ناحق کو کدہی
مثل ہے چاہ کن را چاہ در پیش
کہ تھی وہ نقش پیشانی سی لا جاب
گوویہ ہاتھ سی پھیکا نا جوگا
مثال آئینہ حیران ہوئی رکھ
غریق بحر عصیان ہی عدو ہے
ہمارا یہ ہو رد یہ تب نکل جا
زمین پر پانون رکھدینا گران تہا
ادب سی کی یہ تقریر عنبر اندوز
رکھون نی یون کہا تب ہنسکر اکر
کرو حاصل سری گنگا کی اشنان
دکھایا آکر اپنا روی روشن
بجائی سرمہ آنکھون مین لگایا
کسی صورت سی تم مجرم نہین ہو
گذارش خدمت عالی مین ہے اوس
سری گنگا جٹا سی کیجیو دا
رکھیشر ہین گنہگار دو عالم
یہین پر آپ بھی رہ کیجیے کا لیف

تپسیا برزبان گوتم ہو بیتاب
نہایت ایکدن جھنجھلا کر سبنے
غرض احسان گوتم کو گئی بھول
سری گنپت ہوئی یون گرم تقریر
پی گوتم جنا کو سی نہین خوب
پہ مصر دیکھا تو فوراً ہو گی خندا
پہ سری گنپت نی گوتم کو دیا دام
پہ گری فوراً وہ شکل مردہ ہو کر
ادہر یہ غرق دریای ندامت
برای جرم دل راغب ہی اسکا
چلی اوس کوہ سی گوتم نکلکر
عذاب لاحقہ سے شرمگین وہ
زبس ہی شرم دامنگیر مجکو
کرو اب جا کی تم پار تھہ بناؤ
غرض گوتم نے پھر حسب ہدایت
مقدر یاوری پر پاکر اپنا
کھلے وہ دیدہ مخفی و ظاہر
رکھیشر ہین مگر آلودہ جرم
مجھے ہی خواہش اشنان گنگا
دعا گوتم تی کی پھر باندہ کر ہاتھ
کبھی درشن اپنا حاصل ہوئی گی
کہا ہم بھی اسی جا پہ رہین گے

کنارے چشمہ جاتی تھی پی آب
شکایت کی رکھونے جاکر سبنے
ہوئے سب طاعت گنپت مین مشغول
پی گوتم نہین واجب ہے تعذیب
عبث احسان فراموشی نہین خوب
پذیرا کی دعا مستمندان
بنی فوراً وہ شکل مادہ گاؤ
گری جسطرح گل پژمردہ ہو کر
ادہر حاسد تھی سرگرم ملامت
نہین منہ دیکھنا واجب ہے اسکا
گئی وہ جسطرح جاتی سی تقصیر
ہوئی اک دشت مین مسکن گزین وہ
بتادین آپ کچھ تدبیر مجکو
سدا شیو جی کی آگی سر جھکاکر
بذوق دل پرستش کی معاً پھر
رکھا شیو کے قدمون پر سر اپنا
کہ تھی خاک قدم کحل الجواہر
بنی بغض و حسد سی تو وہ جرم
ہمیشہ دل کو ہی ارمان گنگا
سری گنگا اسی جا پر رہین تا
یہ عفو جرم کے قابل نہین تھے
بھلا مٹتے جدا کیونکر رہین گے

ادھیائے باونواں بیان مہاتم ترنبک ناتھ مہادیو جی کا

شیوا آرزوی دل بر آئے
رکھیشر آئی سب جوش طرب سے
گذارش کی براہ انکساری

ہمارا مطلب کامل بر آئے
ہوئی حاضر پئی درشن لگے سب
تھی یہ آرزوی دل ہماری

سدا شیو جب ہوئے وان جلوہ آرا
جو خاک پاک اقدس تھی زمین پر
سری گنگا یہین پہ جلوہ گر ہون

تو چمکا تیرہ بختون کا ستارا
لگائی صورت صندل جبین پر
مشرف سی جن و بشر ہون

کہا اسمین سراسر کسر شان ہی
قیام دائمی ممکن کہان ہے

کہ جبتک مشتری یا بندھ ہو
فلک کی داخل برج اسد ہو

جو ہین او سدن سی ایام مقرر
سری گنگا وہان رہتی ہین جا کر

امید مکت پہ جاتی ہی خلقت
جہان کی دولتین پاتی ہی خلقت

جناب پاربتی بولی مسکرا کر
سنو سب اس کتھا کو دل لگا کر

یہ قدرت کی تئی سرسے ہویدا
ہوئین اک نخل گولر سی ہویدا

کہا یہ ہین بد افعال و جفا کوش
شریر و مفسد و احسان فراموش

کرین سب برمہہ گر دیپ کی دوش
عمل مطلب سی پر ہون جنت و امن

مہارانی او سیدم حسب اقرار

رکھون نی پھر گذارش کی تکرار
گرگا ای سنر یاپر یون ہمسی اقرار

ہمیشہ اس جگہہ آیا کرین آپ
کرم خلقت پہ فرمایا کرین آپ

سدا شیو بھی وہین رہتی ہین مسرور
ہولی سنسار تک تا ہو یہ مشہور

رکھیشر کہتے ہین ای صاحب اقبال
کہو اون حاسدو ن کا ہی کیا حال

سری گنگا ہوئین گوتم سی خوشنود
کہ ہین حاجت روا اہل مقصود

بی درشن جو حاسد آئی گھر سی
سری گنگا ہوئین غائب نظر سی

اگر یہ یکصد و یکبار جائین
بی درشن بلا مکر ایہ جائین

بجالائی سب ارشاد معلے
جبین خاکو قدم سی کی مجلی

ہوئین اک کشت گوتم سی مخودا

ادہیای تریتم بیان ظہور بندنا تھیشر لنگ کا

ہمیشہ جزر جہان ہو یاد شبھو
رہون مین مور داد شبھو

ہوا ان گرم طاعت زیر کیلاس
جلائی آتش سوزان جپی اس

کیا فرق وہم کا جب ارادہ
ہوا جوش طرب شب کو زیادہ

دعا راون نی مانگی ہو کی تو رند
رہون مین ساری عالم پر ظفر مند

سدا شیو جی نی پہر راہ عطا سے
کیا راضی قبول مدعا سے

نہایت اونکو اندیشہ مین پایا
دیی درشن سری نارد نی آکر

سری نارد یہ بولی ہو کی خوشنود
کرینگی ہم عیان کچھ شکل بہبود

وہ ورزنگ صورت اقبال آیا
او جسے بہر ستقبال آیا

کہا نارد نی ای دیو ونکی سرتاج
رہی سر پہ ہمیشہ جلوہ گر تاج

کہا شبھو نی وہ بخشا مجھی نور
ملون ہیل وہان کو صورت حور

کہا بینی تہین تم جلوہ گر ہو
مثال آینہ پیش نظر ہو

کوئی راون تھا اک دیو بد انجام
کہ جبکا سحر کہے شہرہ عام

چڑھا نا کی اپنی سر بالای یارستہ
کہ تا حاصل ہو دنیا مین فرشتہ

دکھایا چہرۂ انور کا پرتو
وہ نو سر او سکی جو چڑھی از سر نو

عطا ہو طاقت زور آزمائی
قیامت تک کرون فرمانروائی

ہوئی تب دیو تون کو صورت مایوسی
ہوی سب غرقہ دریای وسواس

سنایا اونکو سب مضمون خاطر
تردد تھا جو پیرامون خاطر

خرامان خانۂ راون مین آکے
صبا جسطرح جسے گلشن مین آئی

بٹھایا مسند زیبا پہ اونکو
حریر و قاقم و دیبا پہ اونکو

عیان ہی رخ پہ آثار بشاشت
کہو کچھ جیسے اسرار بشاشت

فلک سدم میری فغری سی جھکایے
زمین کی ابتر و سطح مین ملجایے

اسی جا پر کیا شبھو نی آرام
جہان ہین بندناتھیشر بنام

ادہیای چون بیان ظہور ناگیش لنگ کا

سدا شیو جی قبول آرزو ہو
شمال طبع مین وحدت کی بو ہو

مبارک ہون تمہین افضال شنکر
مجھے معلوم ہی احوال شنکر

زیادہ پی گئی ہون گے ہوس نیا
بہ ہی ہونگی نہ گوری جی کی ابن جن

سنی نارد نی راون کی کہانی
ہوئی گویا بصد شیرین زبانی

ولیکن آج کچھ ہی رنگ متغیر
ہوا شاید زیادہ نشہ بھنگ

علاوہ اسکی شنکر جی مستن ہین
زوال عقل و بیہوشی کی دن ہین

نہین اب قول مین طرز درستی — کہ ہے اعضاے تن مین اوسکی سستی
زبان تفتیش مطلب مین نہین ہے — برابر جنبش لب مین نہین ہے
غرض راون نے دلمین طیش کہا کر — اوٹھایا مسکن شمبھو کو جا کر
تزلزل پر غرور دل ہوا سکا — نمایان خلق مین قائل ہوا سکا

یونہین اکثر براہ مہربانی — وہ کہتے ہین کلام لن ترانی
اوٹھا لو تم اگر ہاتھون سے کیلاس — یقین آئی ہمین خاطر کی وسواس
سدا شیو نے یہ فرمایا غضب سے — خطا سرزد ہوئی اس بی ادب سے
زبس ہی سوت کو جوش ترحم — بذوق دل ہوں سرگرم تکلم

دونون ہاتھہ سے راون کی دبجانا نیچی کیلاس کی

کہ دارک نام اک راچھس تہا کوئی — جسی تہی ادعای کینہ جوئی
نہون نے نون وہ کیونکر آفت دہر — کہ چونسٹھہ کوس کا تہا رقبہ شہر
چھپی سب ہسکن آوت رکہہ مین — پناہ دامن آوت رکہہ مین
توہون گے سر بریدہ مثل قط قلم — شتین کی صورت حرف غلط ہم
مسلح لیکے باہم فوج جرار — سر دشمن پہ پونہچی مہر پیکار
جو تہی وہ دارکا فتنہ کی بانی — ہوئی سرگرم تقریر زبانی
جو تہی مین تابع فرمان گوری — ملا تہا مجھکو یون بردان گوری
رہو پانی کی اندر چہلکے باہم — نہو گا فوج دشمن کا تمہین غم
نہوئی تجربہ بیتابی رہی سب — ہمشال مردم آبی رہی سب

تران اوسکی دیوتی تہی دارکا نام — بدو بدطینت و بدظن بدانجام
نہایت خلق مین آفت مچائی — رکھون نے آخرش کھینچی دوہائی
کہا رکھہ نے جو دیوان دغلباز — میان جنگ ہونگی زندہ انداز
غرض سب کچھہ سر اقرار پرستش — ہوئی سرگرم آغاز پرستش
لگی تب مشورت کرنی سنگہہ سی — بچین اس آفت تازہ سی کیونکر
کہ ہی بوجہہ جیرون بیداد سی — عبث ہی شکل مسلوب یہہ ہی
اوڑالیجا اون مین مسکن کو اپنی — بچالون تخت و سنگہاسن کو اپنی
غرض سنکر کلام دلنشین وہ — ہوئی دریا مین سب مسکن گزین وہ
نظر آتا جو دریا مین مسافر — میان آب لیجاتی تہی کافر

کوئی کشتی رواں تھی برسر آب
کیا دریا نے اون کی غرق گرداب

مسافر تھی جو اوس کشتی مین باہم
ہوئی سب آشنائی در طرۂ غم

اسیر پنجۂ راچھس ہوئی سب
روانہ جانب مجلس ہوئی سب

مسافر اوسمین تھا اک سوہنی نام
خجستہ سیرت و فرخندہ فرجام

اوسی نے دیکی ترغیب پرستش
سکھائی سبکو ترکیب پرستش

خیال مفسدی راچھس گیا بھول
ہوئی سب اوسکی پوجا مین مشغول

ہوا آگاہ جب دیو جفا کوش
گیا وہ جانب مجلس بصد جوش

کہا کسکی پرستش کر رہا ہے
پرایا نام مین دم بھر رہا ہے

زبس تھا سوہری کو خوف آزار
نہ نکلا مونہ سے کچھ جز حرف انکار

کیا جب اوسنے عزم شکساری
نظر آئی سداشیو کی سواری

ہوئی تقدیر خوابیدہ جو بیدار
قدم پر گر پڑا دیو ستمگار

جو دیکھا طرز آداب عبادت یون
ہوئی تب آشنائی گفتگو یون

ترحم جانشین ہو دلمین انکی
حرارت ہو نہ آب و گل مین انکی

مگر راچھس ہوئی غمگین نہایت
سری گوری سی جا کر کی شکایت

کہ ارشاد سری شمبھو ستم ہے
برای راچھسان مانند سم ہے

سفارش کی مہارانی نے آ کر
گزارش کی کہ بہتر ہی وہی طور

بدستور انکا عز و جاہ رکھیے
نگاہ لطف خاطر خواہ رکھیے

ابھی انکا طریق راچھسی ہے
جگ آئندہ مین جو کچھ خوشی ہے

یعنی زمانہ آئندہ ۱۲

وہین ٹھہری وہ سردار یگانہ
ہوئی تاکیش مشہور زمانہ

ادھیای چھپن مہاتم رامیشر لنگ کا

سداشیو دافع جوش ہوس ہے
مجھی یاد قدم مین دسترس ہے

سری رکھتا تھے جی فرزند جیسے
کرم بخش جہان دلبند جیسے

چلی جس دم برای قتل اون
کہ تھی دل کو ہوای قتل اون

ظفر ہر لحظہ ہمراہ قدم تھی
سیاہ خرس اٹھارہ پدم تھی

کنار بحر قلزم پر گئے وہ
خراماں صورت صرصر گئے وہ

سری لچھمن سی کی فرمایش آ کر
کہ جوش آشتی سی متفق وہ ہو کر

وہ آب صاف جب محفل مین آیا
اوسی دم وسوسا اک دلمین آیا

ابھی شمبھو کی طاعت کیجیے
پرستش سی فراغت کیجیے

وہین پر لنگ شیو شنکر بنایا
پرستش کی اوسی سے سر جھکایا

دعا مانگی کہ ای بھولی مہیشا
نہ پہنچی دست راون کی ہمیشہ

سیاہ پر تعب کا سامنا ہے
قیامت کا غضب کا سامنا ہے

اودہر مین چلے تن و ایوان شیر
اودہر مین خرس و میمون صف دلیر

سداشیو نے کہا تب ہو کی خورسند
کہ ہو تم فوج دشمن پر ظفرمند

عدو ہو جائینگی سب زیر شمشیر
کرو گی قلعۂ لنکا کو تسخیر

ہجوگی یون سب نے تقریر گوہر بار
بڑہا لشکر برنگ بحر زخار

جو یہ تھا پارتھ وہ ایجاد سر انجام
لہذا لنگ رامیشر ہوا نام

ادہیای چھپن مہاتم سلمیس لنگ کا

سداشیو صدق تن دی عطا ہے
گل گلزار خرسندی عطا ہے

برہمن تھا کوئی اہل عبادت
ور شاداب دریای سعادت

بہار عیش ہی انبار زر تھا
مگر نخل تمنا بی ثمر تھا

پر از عیش و طرب تھا خانۂ عمر
مگر بی شمع تھا کاشانۂ عمر

زن اوسکی خواہش سخت جگر مین
پریشان راتدن رہتی تھی گھر مین

کہا شوہر سے ہو کر آرزو مند
کرو تدبیر کامل بہر فرزند

ملا گو عیش کا سرمایہ مجھکو
ستاتے ہین زن ہمسایہ ہمکو

وہ کہتے ہین عجب ناشاد ہی تو
زن کم بخت بی اولاد ہی تو

حضور لنگ و پھول اوسنی ڈالی
کہا اک ای گل خوبی اوٹھالی

اوٹھا کر گل تو یون بولا وہ دانا
کہا مرا رہا سے نہین جانا

بس امید پسر بالکل نہین ہے
نہاں آرزو مین گل نہین ہے

سنا جسدم یہ اوسنے کلمۂ درد
ہوئی گرم سخن پھر گرم سرد

بہ تکرار الغرض شوہر کو بیاہا
طریق نیک بختی کو بنایا

بصد توفل سدا یار تحفہ نباکر
بسرجن کرتی اک چشمہ مین جاکر

ہوئی خوش دیکھکے ستارہ زن زرد
دیونے مٹا گیا اندیشہ و درد

زن اول کو لیکن تھا بزار رشک
بہائے چشم تر سے گوہر اشک

سحر کو وہ زن پاکیزہ دامن
ہوئی معمول پر سرگرم پوجن

مگر اوسنی نکی کچھ آہ و زاری
نہ کی سوگ پسر مین اشکباری

فقط دنیا ہی دو دن ہے عالم خواب
حباب زندگی ہی نقش بر آب

ہوا فرزند چشمہ سے نمودار
کیا فی الفور مادر کو نمسکار

سری شنبھو ہوے تب آ کی موجود
دکہایا جلوۂ رخ ہو کی خوشنود

پسر پیش نظر تیرا ہی موجود
کیا جسکو زن اول نے نابود

کہا اوسنی بس اب عفو خطا ہو
صفت تب سے ہے جو مجرم پر عطا ہو

رہی رونق فزا شمشان مین ہر
سدا اشلوک جی ہر ای تکیناکی

یہ ہی حسرت کی بیوہ انہین تیری
نہوگی شمع کاشانی مین تیری

کہ واجب دوسری شادی ہے تمکو
مناسب خانہ آبادی ہے تمکو

مگر وہ حق پرست و پارسا تھی
پتیب بر تار تن تو کتخدا تھی

پس از چندی عبادت کا ملا پہل
گلستان سعادت کا ملا پہل

اوسی بیاہا کسی رشک چمن سے
کیا پیوند نسترن نسترن سے

پسر کو وقت شب غفلت مین مارا
کیا سخت جگر کو پارہ پارا

یکایک صبح کو برپا ہوا غل
چراغ خانۂ عابد ہوا گل

کہا منظور شیو شنکر یہی ہے
جو ہونا تھا ہوا بہتر یہی ہے

گئی چشمہ پہ پھر وہ غیرت حور
پھری بعد از بسرجن شاد و مسرور

مگر اوسکو نہ شادی تھی نہ غم تھا
خیال مرضی شب دم بدم تھا

کہا تو لائق جود و کرم ہے
ہماری راہ مین ثابت قدم ہے

وہ ہی اب واجب التعزیر پائے
کرون ترسول قدس [illegible]

تمنا ہی اسی جا پر رہین آپ
غریبون پر کرم گستر رہین آپ

ہوئی دمین مشہور جہان پر
عنایت ہو قیاسی نیکنامی

ادہیاہی ستاون بیان مین ہرناکشب اور پہلاد کے

جناب سوت مین سرگرم گفتار
سنو کیفیت نرسنگہ اوتار

جناب بشن کی دربان در تھے
بری ذی رتبہ و عالی گہر تھے

ولیکن کہا کے دربانون نے دہوکا
بخوف بشن سنکادک کو روکا

جناب بشن جی آرام مین ہین
مقرب اپنی اپنی کام مین ہین

کہ ہو تم قربت بہگوان سی دور
رہو اس دم ولت عظلی سی مہجور

کہا جسدم گذر جائین جنم سات
میسر ہو تمہین پھر قربت ذات

کہا ہم پر سیر پہ جاتش ہو گئے
خوشی سی آگی حاضر باش ہو گئے

ہوے بعد اوسکی راون کمبہ کرن وہ
سیاں لنگ تھی جلوہ فگن وہ

سنو اب حال ہرنا کچہ کا تم
مچایا جسنے عالم مین تلاطم

زمین کو صورت بستر لپیٹا
برنگ کاغذ پر زر لپیٹا

جناب بشن جا تب ہوکی آگاہ
گئی پانی کی اندر شکل باراہ

گئی پھر خود بہ دولت پیر پاتال
رہی گرم وغا تا پنجصد سال

سلف مین ایک تھی جی جی نام
نہایت پاک طینت اہل اکرام

روایت ہے کہ سنکادک کسی روز
ہوئی وان اتفاقاً جلوہ افروز

کہ ہی یہ عین وقت استراحت
مخل عیش کو ہو گی قباحت

غرض روکا جو سنکادک کو بیجا
دعا دی اونکو تب ہو کر غضبناک

کہا پھر کسطرح اوبکار ہوگا
ہمارا کب یہ بیڑا پار ہوگا

رہو گی یہ سر کین تین سے گر
تو ہو گی تین جنمون مین ظفر

ہوئی کشب کی گھر پیدا وہ ناکام
ہرن کشب و ہرنا کچہ تھا نام

ہوا پھر ونت بکر اک صاحب مال
ہوا وہ دوسرا عالم مین شسپال

یہ اوسکا عالم طفلی مین تھا زور
کہ تھا پیل دمان کو رشتۂ مور

بغل مین داب کر وہ خود بخود سو
ہوا تحت السرا مین جا کے روپوش

کہا تا دیر سی اوسدم از رہ ہوش
کہ تا قتل عدو پائی کرو جوش

تری ہی آئی خشکی مین نکلکر
ہوئی روز آزما میدان مین ملکر

رہی مدت تلک زور آزمائی
ہرن کشب ہوا مصروف طاعت
برنگ سبزہ ہر موی بدن تھا
معلق سر بسر یاری جو پایا
کبھی پیر زمین یا آسمان پر
قبول آرزو سے وہ ستمگر
ہوا پیدا پسر گھر اوسکی پہلاد
نہ تھا مائل وہ حرف بے نشان کا

بہم سرکشی چھپتی کہا ئے
کرتا حاصل کی شہر نقد عبادت
تن اوسکا مسکن یاجوج تھا
تو او مین خور آ دہر [illegible] لب پایا
[illegible] سرع [illegible]
ہوا فرمانروای ہفت کشور
کل شغل عبادت سا [illegible] اد
فقط تھا لفظ نارائن زبان پر

سہگا یا آخرش دلو لعین کو
عبادت کی ہزاروں سال اوسنے
سری بہ تعالی فرمایا کہ بس
در تدی سی پرندی سی بشری
سحر کو شام کو یاون کو شب کو
نہ تھی خبر بندہ کی شکل رہائی
ہوا وہ قابل کسب ہنر جب
کری حرف معلم کو وہ کب یاد

سری بہگوان کی آئی زمین کو
بڑھائی مثل سنبل بال اوسنے
شتاب اب ہے اظہار ہوس کر
دیت سی راحسان اہل شری
خلل کچھ ہو نہ اس مقصد طلب کو
ملک گرتی تھی اوسکی جیسہ سائی
پئی تعلیم بھیجا سوی مکتب
کہ تھا عالم لدنی کا تو وہ اوستاد

پڑھانا معلم کا پہلاد کو ساتھ اور لڑکوں کی

بولایا اوسکو مادر نے پدر نے
کہا بہگوان کا مجھپر کرم ہے
ہوی آتش سراپا صورت برف
بضرب تیر خنجر مار اس پسر کو
پدر نے اوسکو سمجھایا دوبارا
کہا یکسان مجھی لطف و ستم ہے
سبھی پیر و اوسی کے بندی سب
پسر مکتب کی بھی ناکارہ ہونگی
رہوں ہیں دائما خواہان شہ ہو
نہ بکھا [illegible] اسی پر طرز پہلاد

لگی وہ پند ناشائستہ کرنے
نہ بھولونگا مین جبتک شام [illegible]
نہ پہونچی آنچ جلنی کا تو کیا حرف
دکھایا جوہر تیغ دو سر کو
خودی کو چھوڑ دی طفل خود آرا
نہ جینے کی خوشی مرنیکا غم ہے
بنا اوستاد خود وہ طفل مکتب

کہ رہیلے مال لے لعل و گہر لے
پدر نے الغرض گھر سے نکالا
سہایا جل کی پھر دریا مین فرزند
مگر کب صدمہ غم سے خطر تھا
مناسب بس سہی ہی مار تجکو
پدر نے سوی مکتب خانہ بھیجا
معلم نے کیا راچھس کو آگاہ

نہ مونہ سی نام نارائن مکرلی
پسر کو آتش سوزان مین ڈالا
میان گوشہ ایوان کیا بند
محافظ مالک عالم اگر ہو
اگر ہے زندگی درکار تجکو
برای درس بے تابانہ بھیجا
کہ بر تقدیر ہے یہ طفل گمراہ
رہیگا یہ تو سب آوارہ ہونگی
زبان ہو مدح خوان شان شہ ہو
شریک جلسہ ہم صحبت اوسکی

اودھیاے اٹھاون نصیحت کرنا ہرناکشب کا پہلاد کو

ہرن کشب ہوا تب لعین ناشاد
بلائی بزم مین ہم خلوت اوسکی

کہا تم سب خدا جو بنی پدر ہو
کرو تلقین اس ناشاد کو تم
کہا ای سرور والانسب تو
کہا دنیا خیال خواب ہی یہ
بوقت شب ہی منزل کی مارے
پرستار و زن و ہمشیر و مادر
فقط کام آئین گی اعمال اپنی
ملی تمکو بصد فیض عبادت
پدر نے اوسکو بلوا کر محل مین

سطیع حکم ہو اہل ہند پر ہو
سکھاؤ جا کی کچھ پہلاد کو تم
نہ کر مان باپ سی ترک ادب تو
بشر کو احتمال خواب ہی یہ
سحر کو اپنی اپنی گھر سدہارے
عزیز و اقربا خویش و برادر
یہی ہونگی شریک حال اپنی
جہا ہمین عیش عقبی مین سعادت
بیٹھایا پھر فہمایش بغل مین

طریق نیک کی پابند ہو تم
وہ لیکر گوشۂ خلوت مین آئے
نہ سرتابی کرو ارشاد پدر سے
جہان کو صورت کاشانہ سمجھو
بسیری کوئی مرغان شجر ہی
او ٹھالین کی محبت کی نظر سے
کرو تم بھی جناب بشن کا دھیان
کہا یون جبکہ اوس جاہل نے
کہا کیا ہی زیادہ بشن مین فوق

زمانی مین سعادتمند ہو تم
کہ تا وہ حلقۂ طاعت مین آئی
عدولی کر نہ حکم شاستر سے
کی انسان مسافر خانہ سمجھو
مگر خالی وہ ہنگام سحر ہے
کرینگی ترک الفت سربسر سب
رکھو ورد زبان سیتارام بھگوان
گذارش کی ہرن کشپ سے بیٹے نے
جو ہی تجکو اونھین کی نام سی فوق

ادھیای انسٹھواں ظہور فرمانا نرسنگہ جی کا

سدا شیو و تیجی سرمایۂ فیض
بشر مین دیو مین جن و ملک مین
صدف مین سنگ مین لعل و گہر مین
جو کی تقریر گستاخی پسر نے
کہا ہان فی الحقیقت بود مین وہ
جو تھی اوسمین بلا شک جلوہ گر وہ
تن بالا یہ شکل شیر نر تھا
ہوئی بیہوش سب دیوان کشور
پکڑ کر آستان در پہ لائے
وہین خون عدو چاٹا زبان سے
گھٹا غصہ نہ قتل اہرمن سے
کسیکو اسقدر جرأت نہین ہے
سری نرسنگہ جی بولی کہ فرزند
جو دیکھا آپ کا غصہ بدستور
مگر جیون وہی تیور رہی تھی

رہی مجہپر ہمیشہ سایۂ فیض
سہ تا مان مین خورشید فلک مین
شجر مین شاخ مین برگ و ثمر مین
کہا یون عین غصے سے پدر نے
ستون سنگ مین موجود ہی وہ
ہوا شق صورت شق القمر وہ
تن زیرین مگر مثل بشر تھا
ہوا نور آوردن کو عالم غش
قیامت فتنہ گر کے سر پہ لائی
بدن کاٹا لہو چاٹا زبان سے
عیان تھا شعلۂ آتش دہن سے
ہمین یہ حوصلہ ہمت نہین ہے
ہوا دیدار سی تیری مین خرسند
سری گنیت کو لائی جا کی مجبور
نشان جلوۂ محشر وہی تھی
گھٹا غصہ سی سب پچتا پ

کہا پہلاد نی ای دیو پرفن
زمین مین آسمان مین چار سو ہی
وہی ہی آتش و آب و ہوا مین
ستون سنگ جو پیش نظر ہے
ستون پر اوسنی اک مارا جو خنجر
ہوئی اک قدرت کامل ہویدا
بصد جوش و غضب نعرہ جو مارا
دل پیر و جوان تھرا رہی تھی
قریب شام زانو پر پچھاڑا
ولیکن گرم بازار غضب تھا
کہا سب دیوتون نی یون کہ پہلاد
غرض وہ دیوتون کو لی گئی ساتھ
پدر کی جا پر اب مسند نشین ہو
تن کلہ ناگ پر زیبا سر فیل
سدا شیو صورت سیمرغ بن کر
ہوئی نرسنگہ جی غائب شتابی

وہی ہی ہر جگہہ پر جلوہ افگن
گلستان مین گلون مین گل کی بو مین
مہی ہی ذرہ و مہر سما مین
وہ اسمین کس جگہہ پر جلوہ گر ہے
نمایان ہو گیا آثار محشر
اوسی ساعت ہو نرسنگ اوتار
ہوا شور قیامت آشکارا
زمین و آسمان تھرا رہی تھی
جگر کو ناخن اقدس سی پھاڑا
عیان چہرہ پہ آثار غضب تھا
تمہین آگی بڑھو یا خاطر شاد
گری قدمون پہ فوراً بادہ ہلکا
خوشی سی حاکم روئی زمین ہو
صفت جنکی ہر دوا ز حد تفصیل
ہوئی خود رونق افزا اوس جگہ پہ

شبیہ ظہور فرمانا سری نرسنگہ جی کا ستون درسی اور مارنا ہرناکشب کا

سدا شیو حاصل علم و ادب ہو / دل غمدیدہ کو جوش طرب ہو

ادہیائی ستاٹہوان سرگذشت بہیل یعنی صیاد

کوئی تھا کوہ سندھاچل پہ صیاد / زن اوسکی عابدہ فرخندہ بنیاد
عبادت شب کی کرتی تھی شب و روز / رہا کرتی تھی باہم فرحت اندوز
کوئی اک مرد سنیاسی قضا کار / ہوا اک روز زینت بخش کہسار
کہا شب کو کرون اس گھر مین آرام / سحر کو ہون ہوئی منزل سبکگام
جو تھے گھر مین وہ تنہا پاسبان / رہو کا در بہ مثال حلقہ در پر
او وہ ہے مالک خانہ جو آیا / بصد تعظیم سنیاسی کو لایا
کہا زینت فزائی خانہ ہون آج / خوشی سی رونق کاشانہ ہو آج
غرض مہمان کو رکھا گھر مین اپنی / رہا خود شکل دربان در پہ اپنی
در نہ آئی وقت شب آئی قضا را / کیا اوس میزبان کو پارہ پارہ
جو دیکھا صبح کو زخمی بدن تھا / سراسر طعمہ زاغ و زغن تھا
زن اوسکی سوگ مین جلکر ہوئی خاک / سراپا شکل خاکستر ہوئی خاک
سدا شیو جی ہوئی راضی نہایت / دعا دی اوسکو از راہ عنایت
کہ ہو یہ جنم آئندہ مین افضل / یہ مشہور جہان ہو راجہ نل
یہ عورت ہوا سی شوہر ہم عقد / بہم ہو دولت و مال و زر نقد

ادہیائی اٹہوان غمگین ہونا پانڈون کا اور آنا بیاس جیو کا فہمایش کے واسطے

رہی شمبھو ہمیشہ یاد والا / کہ ہو کاشانہ دلمین اوجالا
جہان مین پانڈو فرمان روا تھے / بڑے زور آور و کشور کشا تھے
بیٹھے وہ بیچ غم مین قضا را / جوئی مین سب اثاث البیت ہارا
کسی صحرا مین اک مسکن بنا کر / پرستش کی سری سورج کی جا کر
ملا آخر اونہین اک خوشنما ظرف / کہ تا قوت ضروری کا ملی صرف
جو دلمین کورو نکو تھی عداوت / تو دربا سا کو بھیجا بہر دعوت
وہ سمجھے پانڈون ہین اب محتاج / نہوگا بند و بست خورد و نوش آج
لہذا دلمین کہ بیزار ہو گئے / سراپے بیٹھا تیار ہو گئے
غرض آئی جو دربا سا قضا کار / ہوئی وہ سب نہایت سی ہی لاچار
کیا دلمین جناب کشن کا دھیان / ہوئی موجود فوراً آکے بھگوان
اوسی ساعت ملے اصحاب دعوت / صفا کر دیا اسباب دعوت
برغبت نوشجان فرماکی سب صبح / بصد شادی ہوئی رخصت علی الصبح
بی بھگوان سی اپنی ہی تکی مضطر / ہوئی گرم سخن راجہ جدہشٹر
کہ کورو ہین ہمارے دشمن جان / بتائین آپ کچھ تدبیر آسان

کہا پارتھ بنا کو ہو کے مسرور ۔ تردد دل سے سب ہو جایگا دور
اوسی دم بیاس جی آئی قضارا ۔ اوٹھی تعظیم کو سب جھل آرا

ادھیائے باسٹھواں جانا ارجن کا اندر کیل پربت پر واسطے عبادت کے

سداشیو تب کہے بدل پہ رحمت ۔ ذرا اس مجرم کامل پہ رحمت
ہوئے جب بیاس جی مستغرق غم ۔ جدشٹر نی سنایا حال برہم
کہا صد آفرین تم ہو جوان مرد ۔ نہین ہوشا کئی رنج و غم و درد
وہی دانا وہی ہی صاحب صبر ۔ گوارا جو یہ اسائی کرے جبر
کہا ارجن سے ای طفل نکوکار ۔ تمھین ہو عاقل و ذی فہم و ہشیار
کرو پوجن نشیشر ناتھ جی کی ۔ نمایان جس سے ہو صورت خوشی کی
تمھین دست عدو سے راج ملجائے ۔ جو شب چاہین تو تخت و تاج ملجائے
مگر پہلے بہت سی سازش چاہیے ۔ کچھ اونکی بھی نوازش چاہیے
سکھائی اونکو تدبیر پرستش ۔ دکھائی صاف تصویر پرستش
سکھایا منتر اکی سوز جگر کا ۔ اگر چاہین تو غائب ہون نظر سے
چلی ارجن وہان سے تن بتقدیر ۔ ہوئی نالان جوان و کودک و پیر
ہر اک نی غم سے پیراہن کیا چاک ۔ گریبان پردہ و دامن کیا چاک
برنگ زلف سنبل منتشر تھے ۔ مثال چشم نرگس منتظر تھے
ہوا جب سوز خاطر آشکارا ۔ جناب بیاس جی آئی دوبارا
جو دشٹر نی کہا تب ہو کی غمگین ۔ کہ ہی ہمسے زمانہ بر سر کین
ہنسی سب سلطنت گھربار چھوٹا ۔ او دہر ارجن سا نیکو کار چھوٹا
گوارا درد تنہائی نہین ہے ۔ ہمین تاب شکیبائی نہین ہے
جہان مین آج تک نسل بشر ہے ۔ ہوا ہو گا نہ یون آوارہ گھر سے
زمانی مین نہین ولیکن کوئی ۔ نہو گا ایسا بد تقدیر کوئی
کہا آگے بہت سے صاحب تخت ۔ ہوئے ہین مبتلائے صدمہ سخت
کوئی ہر چند تھا اک صاحب تاج ۔ ہوا وہ گردش گردون سے محتاج
مگر حاصل ہوا ان سے غم بھی ہوگی ۔ کسی دن انتہائی غم بھی ہو گی
او دہر ارجن ہوئی مشغول طاعت ۔ مقرر کر لیا معمول طاعت
کہا یون اندر نے تب بھی خوشنود ۔ کہ پہر ہو گا تیرا ارمان مقصود
کرو پوچھا سداشیو جی کی ورت ۔ بنی دم بھر مین سب بگڑی ہوئی بات
سداشیو اپنی جوش دل کا صدقہ ۔ عطا ہو قدرت کامل کا صدقہ

ادھیائے ترسٹھواں مارا جانا موک دیت کا ارجن کے ہاتھ سے

جناب اندر نی شمبھو سے کی عرض ۔ کہ ہی امداد ارجن واجب الفرض
کہا ارجن یہ ہو گی مہربانے ۔ ملی کا انتقام جانفشانے
ہوئی اندر کی ملکین ارجن کی حاسد ۔ برائی جنگ بھیجا دیو فاسد
بہ شکل خوک وہ دیو جفا کار ۔ ہوا پہر جانب ارجن نمودار
کہا ارجن نی یہ کیسی بلا ہے ۔ کہ اندام زمین مین زلزلہ ہے
مگر شاید کسی دشمن نی بھیجا ۔ برائی جنگ ور جودہن نی بھیجا
کمان و تیر لیکر پھر وہ جرار ۔ ہوئی آکر مقابل بہر پیکار
سداشیو جی نی امداد پہنچے ۔ بدل کر صورت صیاد پہنچے
درندے کانپ اوٹھے نعرہ جو مارا ۔ ہوئی تشویش ارجن کو دوبارا
تصور یون کیا پھر دل مین یارو ۔ محافظ مین سداشیو جی ہمارے
ادہر گوشہ سے وہ نخچیر نکلا ۔ ادہر شب کا کمان سی تیر نکلا
اوسی دم نور کرلیشت و تن وفوق ۔ ہوا غرق زمین مع صورت برق
جو بان ارجن نی بھی مارا لعین پر ۔ گرا وہ توڑ کر سینہ زمین پر

ادھیائے چونسٹھواں قصد بھیجنا سداشیو جی کا ارجن کے فہمائش کو

سداشیو رحمت کامل ادہر بھی ۔ نگاہ دافع مشکل ادہر بھی
ہوئی حیرت سداشیو جی [illegible] ۔ [illegible]
ادہر ارجن ادہر [illegible] ۔ [illegible] دونوں برابر صورت تیر
اوٹھایا [illegible] ۔ [illegible]
[illegible] ۔ [illegible] اسکو [illegible] پہر [illegible]

پشیمان ورنہ ای صیاد ہوگا — نہایت خانمان برباد ہوگا
ہبھی اک آن مین نابود کردی — قیامت خلق مین ہو جو کردی
براہ مہربانی تیر بخشے — اسی دم خلعت توقیر بخشے
غرض دیکھا جو گرنی اسطرح حال — کہا جا کر سدا شیوجی سی احوال
کہ ناواقف مری طاقت سی تو ہے — دماغ خام مین نخوت کی بو ہے
بہرا نا کام تا صد مثل تقدیر — سنائی جو بشش ارجن کی تقریر

کہا یہ تیر ہی اوس پہلوان کا — جو مالک ہی زمین وآسمان کا
جو پہنی چلکے تو طوق غلامی — عنایت ہو خطاب نیکنامی
کہا گر ہی صف آرائی کی قابل — پی زور آزمائی ہو مقابل
ہوئی برہم وہ مخدوم زمانہ — سوئی ارجن کیا قاصد روانہ
ہمارا تیر واپس کر شتابی — نہو ہرگز سزاوار خرابی
سدا شیو جانب کہسار پونہچی — لیے اک لشکر جرار پونہچی

سدا شیو ہو گئین مشتاق نظارہ — اودھر بھی اپنی ابرو کا اشارہ
جو شمبھو سامنی ارجن کی آئی — صفات زور بازو سی کی آئی

ادھیائی پینتیسوان لڑنا مہادیوجی کا ارجن سی ۳۵

بصد جرأت ہوئی سرگرم کشتی — ہوئی طرفین سی طرز درشتی
سدا شیوجی نی یہ دل مین کیا غور — کہ ہی یہ مبتلای گردش دور
قدم چھونا ہی بہر سرفرازی — رہین بھی جاہی عاجز نوازی
جو دیکھا ابر رحمت کو کرم پر — گری ارجن سدا شیو کی قدم پر
مین ہون اک مجرم احسان فراموش — مگر تم ہو عطا بخش و خطا پوش
کہا تم ہو گی اب عالم مین دلشاد — سری تن آہنگی خود بہر امداد

قدم شمبھو کی ارجن نی پکڑ کر — اوٹھایا زور بازو سی جو پیر
خیال از رہ تعظیم رکھا — ہمین سر پر بصد تکریم رکھا
اوسی دم جلوہ دیدار بخشا — خوشی سی پاسپت ہتیار بخشا
کہا یہ از نادانی ہوا ہے — عیان کار پشیمانی ہوا ہی
رہون مین ذات اقدس کی اماں مین — بخیر انجام ہو دونون جہان مین
عدو کی کینہ ور برباد ہونگی — جو خیر اندیش مین دلشاد ہونگے

سدا شیو صدقہ کیلاس بخشو — دوای داغ و سواس بخشو
رکھون نی پھر گذارش کی تھی اوقیہ — کہ ارجن نی پرستش کی تھی کس طور

ادھیائی چھتیسوان بیان طریق پوجا جو ارجن نے کی تھی ۳۶

کہا جا گی بوقت صبح انسان — کری ذکر جناب پتن بھگوان
ترددسی کری یکسو دل اپنا — دکھائی اعتقاد کامل اپنا
پرانون مین لکھی جو منتر مین اوس — کری پھر اونھین بھی داغ الفت
پس از نیت کری پوجا سی — سری گورا جناب بھگوتی کی
ادب سی طاعت شمبھو بجا لے — سنائی منتر پھر ڈورو بجانے
اسی صورت سی پوجی تا بہ شام — سیستر جہان مین دولت جانے
سدا شیو یاد برہمن لے — طفیل اعتقاد برہمن سے

بصدق دل گرو کا دھیان کرکے — بچھائی آسنی اشنان کرکے
اوسی دم منتر تلقین گرو سے — کری شمبھو کی پوجا آرزو سے
سوی خورشید پھر چھوکی گل و آب — کہ ہو باغ تمنا جس سے شاداب
بہ پنج و دھوپ دیپ و صندل تر — کری تا نیند سی شمبھو کو خوش تر
بہ پنج و گل ہم دونون کو لیکر — ادب سے چھوڑدی بالای منبر
نہ ہو خاص اگر صدق و ارادت — برہمن سے کہی بہر عبادت
حصول مکنت ہو جوش طرب کا — ہر اک ساعت ہم آغوش طرب ہو

سدا شیوجی دوائے غم عطا ہو — پرای زخم دل مرہم عطا ہو
روایت ہے کہ بعد از جوانکس — ہوا ظاہر سوخ قوم حیدر سنب

ادھیائی سینتیسوان ظہور بشیشر لنگ کا بوجہ جانا کرشن جی کی ۳۷

گئی بھگوان شہر آنکا مین — جو رشک باغ تھا آب ہوا مین
غرض سیکھی طریق ملت و دین — تمیز و علم و آداب و قوانین

بصد خواہش پی کسب فن آئی — درون خانہ سینہ مین آئی
وہان مجلس بھی دل سوز خدمت — ہوئی اگر شرف اندوز خدمت

کری سو جو ثوب و زیب و نیبید
دعا مانگی بوقت صبح دل شاد
اگر ہر ماہ کی چودس کو سنبھال
سدا اشیوجی براہ چارو سنگاری
بروز برت شیو شنکر نہائی
رکھی چودہ کلس پھر گرد منگ
رکھی پھر نقد زر کچھ ہر کلس پر
کلس پر پھول تین رکھیں جنگی
کہ ہو جاتی جگی مقبول ہو جائی

کہ ہو جس سے منور شمع امید
رہی مجکو تری شام و سحر یاد
رکھی یہ برت افضل فارغ البال

سوا ہر مرتبہ مین ہو مخاطب
بسر جن کر کی پھر تو جا نہائی
کری اودیاپن اوسکا شاد و مسرور

اٹھیاسی اکھترواں بیان اودیاپن شیوات کا

ولیکن ایک ہو رقبہ کے اندر
کہ ہی یہ فرض ہر اہل ہوس پر
سری گوری مہارانی کی سر کی
نگاہ عاطفت مبذول ہو جائی

کلس ہر ایک پر آب صاف ہو
چراغ سیم رقبہ مین جلائی
پرستش پھر کری اہل ارادت
بقدر مقدرت خیرات زر دی

وو چند انسان کو جلدی ہی جو ہو
غذائی خوشنما کہانی کھلائی
رہی وہ دولت دنیا سی معمور
ادھر بھی ہو نگاہ سرفرازی
زمین صاف پر چوکا لگائی
منڈھا اک جا نمہ شفاف سی ہے
مگر تا صبح گل ہونے نپائی
دعا مانگی بس از شغل عبادت
غریبون کو زر و لعل و گہر دی

اٹھیاسی بہترواں مہاتم شیورات کا مفصل

سدا شیو جیسے گنجینہ عیش
جو آیا اتفاقاً روز شیو رات

رہی پیش نظر آئینہ عیش
تلاش قوت مین نکلا وہ بد ذات

کسی صحرا مین اک رہتا تہا صیاد
نگوڑی کیطرح دن پھر کیا گشت

شکر پر و پشہ ذردی کا اوستاد
رہا شل صبا آوارہ دشت

ایک ہرن کا پانی پینا تالاب مین اور صیاد کا تیر کھینچنا بیل کی درخت پر سے مارنے کی ارادہ سے

کہین پر بیل کا اک نخل با آب
کہین اک مادہ آہو جو بیتاب
جو تہا نقش قدم آہو زمین پر
کہا مادہ نے ای صیاد دانا
وجود خلق مشت خاک سی ہی

نظر آیا کنار چشمہ آب
کنار چشمہ پر آئی پی آب
ہوا قائم یہ شکل لنگ شنکر
ترا عزم نہلانے مینے جانا
بنا اک قطرہ ناپاک سی ہی

غرض عزم شکار جانور پر
بلا کی طرح مفسد سر پر آیا
قضا را جنبش جسم شجر سے
مجھے کچھ زندگی کا غم نہین ہے
مقام درد و غمنا کی نہین ہے

خوشی سی پھول کر بیٹھا شجر پر
نیر پر نخل نر جھنجھلا کر آیا
گری پارتہ پر اک پتی شجر سی
جہان مین اعتبار دم نہین ہے
قیام جا بہ خالی نہین ہے

یہ غالب کہ اک دن نابود ہوگا
زمین مین رایگان ہی سود ہوگا
مگر سمجھے سقدر یاور اپنا
کبھی کے کام آجائے سر اپنا

اجازت دے کہ تو بیچے گہر مین سپوتون
پناہ دامن خواہر مین سپوتون
ابھی آئی ہوں ای صیاد دم لے
براہ راستی قول و قسم لے

جو تھے وہ پنجۂ اہل ہوس مین
ہوئی رخصت ہزارون کی کہ اپنی مین
قضا را اوسکی اک ہمشیرہ ہموزد
اوسی چشمہ پہ آئی جانب گرد

سر بارنہ پہ جیسے فتنہ گر سے
گرین پھر تیان شاخ شجر سے
وہی اوسنی بھی اپنا اپنا کیا عذر
کہا خدمت مین آونگی بلا غدر

ہوا جب اختتام روز بہر شب
قسم کھا کر وہ صحرا کو گئی تب
تلاش مادہ مین پھر بلب جو
برنگ بوی مشک آیا خود آہو

شجر سے جب کی صیاد کی جست
گری بارنہ پہ کچھ پنجی سر دست
بدستور اوسکو سمجھا کے بچھاکر
ملا گھر مادہ آہو سے جاکر

کہا ہر ایک نی حال زار اپنا
سنایا قصہ اقرار اپنا
جو بچے تھے وہ جانور قولونکی سچے
دیے آہوی ہمسایہ کو بچے

چلے آخر وہ تینوں مادہ و نر
ہوئی حاضر کنار چشمہ تر
کہا لو صادق الاقرار ہین ہم
بیے جانذ ہے تیار ہین ہم

بچھڑ کی اوٹھا وہ مثل چشم مخمور
گری بارنہ پہ کچھ پنجی بدستور
ہوا پھر برسر الفت جو صیاد
کیا اون لوگ گرفتارون کو آزاد

سداشیوجی ہوئی سوارئے الٰہی
ہوئی اوس مجرم کال سی الٰہی
کہا پوجا سری جا ہرگون پہر کی
اطاعت تونے تا وقت سحر کی

ترا نام و نشان قائم رہیگا
ابد تک خاندان قائم رہیگا
غرض صیاد کے مادر پدر کو
عزیز و اقربا دخت و پسر کو

پس مردن سوی کیلاس بھیجا
سیان خلد بے وسواس بھیجا
برہمن تھا کوئی مرد حمیدہ
دی حق نی اوسی دو نور دیدہ

بسر خدمت مین حاضر باش تھا ایک
مگر آوارہ و عیاش تھا ایک
جو حاکم ہوشیار و اہل فن تھا
بصدق دل مرید برہمن تھا

کسی علت کر کیا اقرار سخن کچھ
کیا زیور سپرد برہمن کچھ
ہوا وہ جانب مسکن روانہ
کیا زیور سپرد اہل خانہ

پسر نے لیکے مال بے بہا کو
بذوق دل دیا اک بیسوا کو
یہن کنگن وہ محفل مین جو آئی
سکھل شہ نے دست آویز پائی

برہمن سے جو مانگا زیور زر
وہ آیا جانب کاشانہ پھر کر
بہت کی جستجو لیکن نہ پایا
خجالت سی پھر آکر سر جھکایا

اوسی دم شاہ نے دکھلا کے زیور
کہی کیفیت فرزند ابتر
سنی جب سرگذشت نور دیدہ
ہوا وہ صورت دامن کشیدہ

گرا وہ اشک سان چشم پدر سے
نکالا طفل آوارہ کو گھر سے
بروز برت شنکر وہ بدافعال
ہوا فاقہ کشی سی سخت بے حال

تلاش قوت مین پھرتا تھا پر درد
بیابان در بیابان صورت گرد
شوالہ تھا کوئی کان پرستش
مہیا جس مین سامان پرستش

گیا وہ معبد اقدس مین ڈرتا
مثل ہے سچ کہ مرتا کیا نہ کرتا
چراغ اوسنے بچشم و سر جلایا
سیان رقیب مندر جلایا

ہوئی غافل جو ارباب پرستش
چرایا اوسنی اسباب پرستش
سقدر جاگ کر سویا جو یکبار
ہوئی وہ سب بیان فتنہ بیدار

لگی پیہم جو او سپر تیر چلنے
لیا آغوش پھیلا کر اجل نے
گن شمبھو اوسی دم آکی پہونچے
اودھر جم لوگ بھی جم آکی پہونچے

ہوا اتب انفصال شور و شر سے
کہ ہو فرمانروا اول شہ سے
پس مردن سزاوار کرم ہو
حصول سنگت بھی اگلی جنم ہو

غرض شمبھو نی بخشی بادشاہی
عطا کی نعمت عالم پناہی
عجب بار دگر توقیر بخشی
مقام خلد کی جاگیر بخشی

سداشیو حاصل نطق زبان ہو
کہ تا اک شمہ بخشش عیان ہو

ادھیائے ہشتوان تعریف سداشیوجی کی

جناب سوت جی یون ہین سخن سنج
کہ ہی وصف سداشیو رافع رنج

کرامات اونکی ہی اظہر من الشمس
ہر اک بات اونکی ہی اظہر من الشمس
ملک کو باوجود نکتہ دانی
سداہی ادعای بی زبانی

حواس خمسہ کو اک ہی شش و پنج — اوسی کا نام ہی عالم مین کرتار
دوئی کی اوسمین گنجائش نہین ہے — وہی ہی نخلبند گلشن دہیر
وہی ہی مرہم دلہائے خستہ — سناسب ہی سدا شیو کا کرو بیان

ادھیای چوہتروان بیان کیشان کا

سدا منسی روان ہی چشمۂ فیض — تمہین سے مستفیض عام ہین ہم
تن و صدرہ مین زرق و برق کیا ہے — نمایان کونسا نرگن ہے آئین
جہان کی روح ہی خلقت کی جالو — اوسی سی اوتن مین برہما اوسی سے
وہی ہین رونق آرا ہر جگہ یہ — وہی گلشن وہی گل ہی وہی خار
ہوا کو اوسکی سایہ سی تحمل ہے — مگر مغلوب شنکر ہی سدا کال
رہی وہ موزہ الطاف شیو — رکھون لی یہ دکھا جوش خوشی سے
ہوا حاصل سدا شیوجی کا دیدار — سنائی پاسنی جو اس کتھا کو
قدمبوس مکین لامکان ہو — میسر صحبت دلدار ہو جائے
سر گیلاس پر باشندہ ہو وہ — رہین شنکر دیال اس اہل غم پر

سدا اشند ہے عقل معطل تیخ
ہر اک جا ذات یکتا جانشین ہے
وہی دارو وہی درد دل شکستہ
سدا شیو دین مین پاراتی کا صدقہ
رکھیشر کہتے ہین ای چشمۂ فیض
برنج و تش و شب مین فرق کیا ہے
کہا نرگن وہی جس ہی جہان ہے
وہی شب ہین وہی شمبھو وہی ہے
ہر اک ذی روح مغلوب اجل ہے
سنی گر پانچ بار اوصاف شمبھو
بصدق دل سنا جو پانچ بار
حصول انبساط جاودان ہو
بس مردان ہمیشہ زندہ ہو وہ

وہی جو قسر و باشہ زرنگار
وہی شکل کرامت صورت قہر
کہ جس سی مشکل لاحل ہو آسان
اونہین کی حسن لاثانی کا صدقہ
تمہارے بندہ بیدام ہین ہم
سوا نرگن کی قدرت ہی کس مین
غرض ہی خلقت دنیا اوسی سے
وہی بلبل وہی عشق دل آزار
لہذا نام اقدس ہی مہاکال
سنی پھر سب زبان سوت جی سے
نقل مین ہے عروس مدعا کو
جو بیکاری مین ہو با کار ہو جائے
کرم شنکر دیال اہل قلم پر

قطعات تاریخ طبع

خوب مرتب ہوئی نادر کتاب

تاریخ طبع طبعزاد منشی سر خوب پرشاد متخلص کاتب

طرز نیا اور نئی ہے زبان — مصرعہ تاریخ یہ کاتب لکھو

مطبوعہ سابق

خوب کیا چھپنا شیو پران
مخزن فیض و معدن بہبود
کیا روشن چراغ دین ہنود
سنہ ۱۹۱۹
باعث فرحت قلوب ہوئی
یہ نئی شیو پران چھپی خوب ہوئی ۱۲

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی اجودھیا پرشاد صاحب متخلص محب

خوب منظوم شیو پران ہوا
لکھ محب کر سکے جو فرق الم
پوتھی شیو پران مخزن فیض
کہدو یون عیش مصرعہ تاریخ

قطعۂ تاریخ از نتائج افکار لالہ فتحچند صاحب متخلص عیش

قطعۂ تاریخ طبعزاد لالہ گوپال سہای متخلص خوش

منظوم خوب ہوگئی اردو مین شیو پران
تازہ ہوا ہے رحمت باری سے باغ دین
ای خوش کہو یہ سال سر انبساط سے
روشن ہو پھر تیرہ لان ہی چراغ دین
۱۲۶۹

خاتمۃ الطبع

تشکر مسرت ... کہ پوتھی شیو پران منظومہ منشی شنکر دیال فرحت خلف منشی خوش خصال مجمع صفات و کمال منشی پوشنچند بن منشی جہالسنگہ کایست سکسینہ متوطن جلال آباد ضلع فرخ آباد وارد شہر لکھنؤ ملازم سرکار نواب ... الدولہ بہادر مطبع عالی رتبہ نامی تر دیگر و دور جناب منشی نول کشور صاحب دام اقبالہ در ماہ ... زیور طبع پوشیدہ مطبوع طبائع سخنوران گردید

سری بھگوان کرشن جی کی فضیلت ہی مقبول جہان پوتھی *
جسکے پاٹ کرنے سے انسان کی تمنا بر آتی ہے موسوم بہ
مصنفہ منشی رام سہائے صاحب تمنا ساکن محلہ نوبستہ شہر لکھنؤ
مطبع تمنائی لکھنؤ میں منشی نور چند کی حسن سعی سے چھپا *

۱

مہادیو و برہما و بھگوان کی جے
سری رام و سیتا کے استھان کی جے
سری گور کی شوکت و رشان کی جے
سری لچھمن و بھرت کے گیان کی جے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۲

ہنومان جی کا رہے نام لب پر
رہے خامہ کی نوک [illegible] پر
کہ ہے جنکا فضلِ جہانگیر سب پر
فدا دل ہو سبکا بیانِ طرب پر

ہنومان [illegible] ہنومان کی جے

۳

تمنا ہیں [illegible]
کرم [illegible]
عیاں جنکی عظمت کا ہے کارخانہ
ہو ورد زبانِ جہاں یہ ترانہ

ہنومان کی [illegible] کی جے

پرکھ ست ہی انکی ست وہی ہین — بہارِ گلِ گلشن پرتھوی ہین
جو یکتاے عالم مہابیر جی ہین — سنتی ہین ذکی ہین گنی ہین بلی ہین

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

بلا آپ کے نام اقدس سے رد ہے — سروپ آپکا نورِ چشمِ خرد ہے
جو ذات آپ کی واقفِ نیک بد ہے — کرم کیجیے مجھپہ وقتِ مدد ہے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

نشان کا جانے کہان آپ کے ہین — سری رام خود مدح خوان آپ کے ہین
خیالات دل مین جہان آپ کے ہین — تو جلوے نظر مین عیان آپ کے ہین

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

جو سگریو پر آپ نے کی عنایت — تو بھولا وہ رنج و الم کی حکایت
دلِ پاک مین تھی صفائی نہایت — کسیکو نہ باقی رہی کچھ شکایت

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

جو تھا جستجوے سیتا جی کا سامان — ہوئے جامونت اور انگد پشیمان
فقط آپ ہی ایسے تھے مردِ میدان — کہ اُترے سمندر سے باشوکت و شان

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

سمندر کیا طے تو لنکا کو دیکھا
اُدھر سے جو ابھو اعدا کو دیکھا
مکانات و باغاتِ زیبا کو دیکھا
تو راون کی فوجِ توانا کو دیکھا

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

جو شیر سیا پئے امتحان پاس آئی
تو شکل آپ نے اُسکو ایسی دکھائی
ہوئی مائلِ رو رو جنگ آزمائی
کہ سیا کو تابِ اقامت نہ آئی

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

جو اکش مقابل ہوا اُسکو مارا
ہے دنیا مین روشن آپ کا آشکارا
لڑا آکے جو بدگہر جی سے ہارا
اُنھین کا ہی مجھ ناتوان کو سہارا

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

گیا دوڑ وہ قصرِ لنکا بصد شان
بھبھیکھن کے گھر تک جو تھا بیچ نخشادان
کہ تھی عین حیرت مین چشمِ نگہبان
تو وہ ہو گیا ایسی آمد سے حیران

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

بھبھیکھن کو جب طالبِ رام پایا
پتا جب سیا جی کا اوس سے لگایا
تو نام و نشانِ مبارک بتایا
تو آگے کو اپنا قدم پھر بڑھایا

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

نہ تھی قربِ دامن جو گردِ کدورت
جو تھی شبھ لگن اور شبھ تھی مہورت
سوئے باغ لنکا گئے بو کی صورت
تو آئی نظر جانکی جی کی مورت

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

شجر پر ثمر کی طرح جلوہ گر تھے
جو مطلب کے سامان پیشِ نظر تھے
نگہبان اس حال سے بیخبر تھے
وہ مدّاح رگھوناتھ جی سر بسر تھے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۱۲ سری جانکی نے جو یہ طور دیکھا
ہنومان نے بھی جو فی الفور دیکھا
سو نخلِ تازہ بصد غور دیکھا
تو دیبی نے وہ طرز ہی اور دیکھا

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۱۳ ہنومان جی صاف اترے شجر سے
وہ بولیں کہ آئے کہاں اور کدھر سے
ہوئے جبہ سائی سیا چشم و سر سے
یہ بولے کہ آئے ہیں ہم حکمِ ہر سے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۱۴ جو دیکھا سری جانکی جی کو غمگین
سیا جی بھی نقشِ نگین پڑھ کے بولیں
وہ انگشتری رام کی دی بہ تمکین
کہ تم قاصدِ رام ہو صاحبِ دین

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

[۱۹] ہوئے وانسے رخصت تو گلشن میں آئے	ثمر تازہ و خوب چن چن کے کھائے
درخت او کچھ اوکھیڑے جو تہ سے گرائے	تو سب راکھشش دوڑ کے تلملائے
ہنومان کی جے ہنومان کی جے	
[۲۰] مقابل ہوئے فتنہ گر آکے انسے	ہوئے پست سب منہ کی کھا کھا کے انسے
جو بھاگے ستمگر سزا پاکے انسے	لڑا پھر نہ کوئی بھی شرما کے انسے
ہنومان کی جے ہنومان کی جے	
[۲۱] جو راون کے فرزند نے کی شرارت	تو صاف آگئی آپ کو بھی حرارت
اچھے کی نہ کس طرح کی ہوتی حقارت	ہوا دستِ قدس سے دم بھر میں غارت
ہنومان کی جے ہنومان کی جے	
[۲۲] جو پھر میگھ ناد آیا اسکے مقابل	ہوئے برہم کی پھانس میں آپ داخل
شرارت پہ مائل جو تھے سارے جاہل	اوتھیں کا جلا آتشِ کینہ سے دل
ہنومان کی جے ہنومان کی جے	
[۲۳] لگی آگ دم میں تو اوٹھے وہ جلکر	جلا ڈالی سونے کی لنکا اوچھلکر
بچایا جو حضرت لچھمن سنبھل کر	تو حاسد جلے دستِ افسوس ملکر
ہنومان کی جے ہنومان کی جے	

۲۴ سمندر نے خود آپ کی دم بجھائی	تو پھر آتش تیز نے موںھ کی کھائی
وہاں سے چلے آئے با صد صفائی	سری رام و لچھمن کی کی جبہ سائی

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۲۵ نشانی سیا جی کی دکھلائی لاکر	سب احوال لنکا کہا سر جھکا کر
ہوئے رام خوش نقد امید پاکر	دعا آپ کو دی گلے سے لگا کر

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۲۶ نہ کیون آپ کا نام نامی ہو روشن	کہ ہین خیر خواہ سری رام و لچھمن
ڈرے کیون نہ اس نام سے وحی راون	ہوئے تخت لنکا کے وارث ببھیکھن

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۲۷ پڑا بان شکتی کا جس دم لکھن پر	اوداسی سی چھائی رخ انجمن پر
زمین کانپی غل پہونچا چرخ کہن پر	تو صدمہ ہوا خاطر صحت شکن پر

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۲۸ نشان منازل ببھیکھن سے پاکر	یہی بید لنکا کا لائے اوٹھا کر
بھرت جی کو بھی راہ مین آزما کر	سجیون کا پربت اوٹھا لائے جا کر

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۲۹ عیاں خود ہیں جلوے گرم گستری کے
سب آثار جیسے ہیں برتری کے
دلیری کے جرأت کے چابکری کے
ملیں پھل جو درشن ہوں ایسے جری کے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۳۰ پریت آپ کے نام سے بھاگ جائے
جو ہو انکا خادم وہ راحت اوٹھائے
نہ بھوت اور بلا کوئی قربت میں آئے
زبان پر یہی نام ہر وقت لائے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۳۱ یہ وہ ذات ہے جسکی عظمت بڑی ہے
یہ وہ فکر ہے جسکی شوکت بڑی ہے
یہ وہ بات ہے جسکی شہرت بڑی ہے
یہ وہ ذکر ہے جسکی حشمت بڑی ہے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۳۲ یہی انکھی کی ہیں انکھو نکے تارے
تہِ دل سے ہم بھی ہیں خادم تمہارے
یہی رام و سیتا و لچھمن کے پیارے
ادھر بھی ذرا ہوں کرم کے اشارے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۳۳ سدا شیو سری ایش سنکادو برہما
یہ سب ہیں بہی خواہ و مداح والا
سری اندر سورج سری رام و سیتا
نہ پھر کیوں ہو ذات ایسی دنیا میں یکتا

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

تنِ زار کو زور و قوت یہ بخشیں ۳۱　　زبانِ قلم کو بلاغت یہ بخشیں
دلِ خاکساران کو ہمت یہ بخشیں　　غریبوں کو اسباب و دولت یہ بخشیں

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

یہی آرزو مند کو شاد کر دیں ۳۲　　یہی فکرِ بنیاد را بولا بنا کر دیں
یہی قید کلفت سے آزاد کر دیں　　یہی دل کا ویرانہ آباد کر دیں

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

نہیں منتر سے کم ہے یہ نام والا ۳۳　　بدل خوش ہو ان کی ثنا کرنے والا
ہوا وہ ہی انسان اونی سے اعلیٰ　　کہ جس نے زبان سے یہ مصرع نکالا

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

ہے گیا فصل اچھی کہ آئی نئی رت ۳۴　　ہنومان جی کی یہ لیلا ہے ادبھت
اسی نام کی میں بھی کرتا ہوں استت　　یوں ست لچھن ست لچھن ست

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

ہو کوئی یہ استت پڑھے یا سنائے ۳۵　　تو آرام سے لطفِ راحت اٹھائے
تمنا جو ہو اوسکے دل کی بر آئے　　اسی نام سے شمع سا لو لگائے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

کرے گا جو ہر روز پاٹ اس کا شائق
تو ہو جائیگا نامدار خلائق
ہنومان کا گیان ہی سب پہ فائق
یہی بھیاہان ہے دل میں کہنے کے لائق

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

تمنا کی بھی ہر تمنا ہو پوری
رہے قربت رنج و کلفت سے دوری
یہ اعزاز درشن سے دل کو بدہ دی
سر دست ہاتھ آئے نقد حضوری

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

سماپت شد

استت سری گنیش جی

نام گنیش راحت افزای روح و جان ہے
نام گنیش ہر دم ورد لب و زبان ہے
اس نام کی تمنا کیونکر نہو تمنا
ہر دیوتا او سیکا سو دل سے مدح خوان ہے

استت سری رام جی

بھروسا تجھے ہے سری رام جی کا
مزہ لوٹتا ہے وہی زندگی کا
تمنا تمنائے خالق تجھے ہے
وہ محتاج ہرگز نہیں ہے کسی کا

استت سری جانکی جی

جانکی جی سے ہوئی ہیان کی جے
گیان کی دھیان کی ارمان کی جے

مادرِ خلق تمنّا ہیں وہی	جو کہا کرتی ہیں بھگوان کی جے

استت بشن جی

جو بشن کا نام لے رہا ہے	دانائی سے کام لے رہا ہے
جو بشن کا رام ہے تمنّا	نت سے آرام سنے رہا ہے

استت سری لچھمن جی

لچھمن جی ہیں سین عالم	ہے فلک جن سے زمینِ عالم
شکت سے کب ہو کوئی گھر خالی	لامکان خود ہے مکینِ عالم

استت سری مہادیو جی

جو نکلے سدا شیو کا نام اپنی لب سے	ملے بارِ امید نخلِ طرب سے
سدا شیو کا ہے دھیان جنکو تمنّا	وہ مشہور ہیں گیانیون کے لقب سے

استت سری شکت

شکت کا مرتبہ جو عالی ہے	شانِ جود و کرم نرالی ہے
اے تمنّا ہے شکت ہی سب کچھ	یہ نہ ہو پھر تو ہاتھ خالی ہے

استت سری کشن جی

دیوکی نندن کا جسکو دھیان ہے	صاحبِ حشمت وہی انسان ہے
ہے تمنّا کشن جی کی جسکو فکر	اسکی ہر مشکل سدا آسان ہے

بعون صانع کن فکان و فضل خلاق زمین و زمان
معروف بہ
مطبع نامی منشی نولکشور میں رونق طبع پائی

سری گنیش آئینہ

زبان پر ست نارائن کا ہی نام
جہاں اوسکا تماشا روبرو ہے
جو شی موجود ہی اوس سے ہی پیدا
بیان کیا کرسکے یہ پیکر خاک
جہان کو لالتا کا یاد ہے نام
رسیل ہی اوس سے کمسریٹ کا دفتر
نکلتے حرف ہین اوسکے قلم سے
کہ صفر ما ہمارا ہے وہ دیباچہ
کہ تھا اونکی جگہ مشہور آفاق
قلم کو ہاتھ مین تب لیکے فی الفور

کہ جس سے جان کو ہی تن مین آرام
چمن مین گل ہی گل مین رنگ و بو ہے
وہ صانع بھی ہے صنعت مین ہویدا
بجز اسکے کہ ہی وہ ایزد پاک
اسی ہی لالتا پرشاد ہی نام
وہ ہی سر رشتہ دار نیک اختر
مطابق کاکا ستہ رت کو رقم سے
ہم اوسکے صدق قول سے ثابت ہوا ہو
نہایت مختصر ہین چند اوراق
کہ تھا لکھنے مین ہم کرنیکو شور

اوسیکی سب طرف جلوہ گری ہی
جدا ہو سب سے لیکن ہی ہر اک جا
بہت نزدیک ہی اور دور بھی ہی
بریلی شہر مین اک نامور ہے
لئیق اوسکا لقب ہی شاعری مین
بیٹھل چتر گوپت آیا جہان مین
سخی ابن سخی ابن اسخی ہے
ہوئی جب یہ تمنا دل صاف سے
وہ اردو مین اگر نظم ہو جائیگی
ہم ہو کر جوالا اور شادمان

کہین زہرہ کہین وہ مشتری ہی
دوئی ہی دور ہی یکتا سے یکتا
سنان بھی ہی وہی مشہور بھی ہے
رئیس عمدہ ہی والا گہر ہے
لیاقت کچھ عجیب ہے شاعری مین
کہو اٹھا دہ ہندی کی زبان مین
کہ حاتم اوسکے در پہ ملتجی ہے
بیان ہوں ست نارائن کے اوصاف
زمانہ مین سخن کی دھوم ہو جائیگی
ہمارا نام آتا ہے زبان پہ

امیر اپنا تخلص ہی سخن مین　　جگہ ملتی ہی بزم اہل فن مین

پدر کا نام گنگا دت ہی مشہور　　کہ جنکی سب ریاست کی ہین دستور

ہماری قوم سکسینہ عیان ہے　　بریلی شہر مین اپنا مکان ہے

سر اپنا رکھ کے مرشد کے قدم پر　　امیر اب آدھیا پہلا رقم کر

آدھیا پہلا

مقام نیکھار اک ہی جو مشہور　　گنہگارون کے کرتا ہی گنہ دور

بڑا ممتاز تیرتھ ہی جہان مین　　کہ جسکی دھوم ہی ہندوستان مین

رکھیشر اوس جگہ جتنی تھی موجود　　ہوا یہ سوت جی سی اونکو مقصود

کوئی برت اور تپ ایسا بیان ہو　　کہ حاصل جس سے مقصود جہان ہو

کیا تب سوت جی نے اونسے اظہار　　بہت مرغوب ہی ہمکو یہ گفتار

کہ تم جس بات کی سائل ہوے ہو　　کہا نارد سے نارائن نے اوسکو

سنائے دیتے ہین تمکو بھی اب ہم　　کہ جس سے فائدہ پائیگا عالم

رکھون سے سوت جی کہتے ہین یہ حال　　سنین سب اسمین ہین نیک افعال

سری نارد کہ سیاح جہان ہین　　زمین کیا رہ نورد آسمان ہین

جو سیر عالم فانی کو آئے　　وہان کے لوگ آزار مین پائے

غم و فرقت مین کوئی مبتلا تھا　　کوئی پامال جور دلربا تھا

جوانی مین کوئی محتاج بیخواب　　کوئی وحشت سے تنہائی کی بیتاب

ضعیفی مین کسیکو رنج فرزند　　غم دختر مین کوئی سخت پابند

عوارض مین کوئی تھا سینہ افگار　　بیان با بر دائم دیدہ زار

نہ حاصل تھی کسیکو راحت تن　　کسیکو رات دن تھا خوف دشمن

کسیکو تھی عزیزون سے جدائی　　کسیکی بند تھی حاجت روائی

پریشان کوئی فکر بے زری مین　　کوئی آوارہ خشکی و تری مین

کوئی برسات مین تھا گھر سے بیزار　　کسی پر بند تھا آرام کا در

کسیکا ہاتھ خالی تھا درم سے　　کوئی نا آشنا راہ کرم سے

کسیکو دین سے گمراہ پایا　　کسی پر صدمہ جانکاہ پایا

کوئی بدکار کوئی تھا گنہگار　　کوئی جھوٹی قسم کھانی کو تیار

کوئی محسن کش و احسان فراموش　　بیان نام حق سے کوئی خاموش

کوئی عورت عدوی جان شوہر　　برادر کوئی خونخوار برادر

ملازم تھا کوئی آقا کا دشمن　　کوئی آقا بھی تھا نوکر سے بدظن

جزائے فعل بد سے ایسے وہ لوگ　　طبیعت مین لگا بیٹھے تھے اک روگ

نہین ہوتے تھے حاصل انکے مقصد　　دلون مین جاگزین تھے رنج بیحد

نظر آیا کوئی زحمت کشیدہ　　وفور غم سے کوئی آبدیدہ

کوئی فریاد کرتا تھا شب و روز　　نکلتی تھی کسیکی آہ جانسوز

کوئی بیتاب تھا سیماب کیطرح　　کوئی تھا ماہیِ بے آب کیطرح

یہ حالت دیکھکر فرزند برہما　　ترحم جنکے دل مین ہی بہت سا

یہ سوچے دل مین تکلیف قدم [illegible]　　کرین مخلوق کو آزاد غم سے

سری بھگوان کی خدمت مین جاکر　　کوئی تدبیر پوچھین گے مقرر

کہ جس سے چھوٹ جائے رنج سے خلق　　ہمیشہ بہرہ ور ہو گنج سے خلق

گئے بیکنٹھ کو نارد مہاراج　　رکھون کے اور منیون کے ہین جو سرتاج

لباس جوگیانہ زیب تن تھا　　درخشان نور سے سارا بدن تھا

بجاتی تھی لب رنگین سے جب بین　　مزا دیتی تھی اوسدم کچھ عجب بین

بیان تھا اونکا [illegible]　　ہوی دو نور اک جا جلوہ افگن

ملا تھا رنگ حق مین رنگ اونکا
نرالا تھا جہان سے ڈھنگ اونکا

روان آنکھ گہر نہرون مین دیکھا
تماشا جلوہ گر نہرون مین دیکھا

ہوا ہمصحبت بوے گل تر
دکھاتی تھی خرام ناز پرور

نظر آئے جواہر کے مکانات
بجز دن کے نہو جنمین کبھی رات

یہ عالم دلبرون کی دلبری کا
تصدق جس پہ ہو چین پری کا

وہان ہر ایک تھا شیدا ہر ایک کا
تقاضا تھا جوانی کی ہوس کا

نہ دلبر سے کوئی آغوش خالی
نہ راحت سے دل پر جوش خالی

قیام فصل گل بارہ مہینے
بندھے ہر بات کی اچھے قرینے

کہین غمزون کرشمون کے اشارے
کہین چشم تمنا کے نظارے

وہان خورشید اک قندیل در ہے
حرارت مین نہایت جلوہ گر ہے

اونہین مشکل ہی اوس در سے نکلنا
بجز اسکے کہ جلنا یا پگھلنا

وہ جاتا ہے جو مارا جاے رن مین
مقابل کھا کے زخم تیغ تن مین

نفس کو ناف ہی کھینچے جو سر مین
اوٹھائی اپنی ناگن کو کمر مین

قواعد اسکے پوتھی مین رقم ہین
کتھا لکھنی مین یہان حرف وہم ہین

وہی ہے صاحب اشغال و اذکار
جسے جوگی تپایا سے ہمنے اکبار

اگر دیتی ہے جان ہمراہ شوہر
نکلجاتی ہے اوس در سے برابر

نکلکر در سے جب اندر ہوئے وہ
تماشا دیکھکر ششدر ہوئے وہ

مکان کا وصف لکھون یا مکین کا
جہان مشتاق ہے جان آفرین کا

خدا ہے اوس مکان پر خانہ دل
کہان وہ اور کہان کاشانہ دل

وہ سنگاسن پہ بیٹھی تھی مہاراج
جھکا کر سر ہین جنکو صاحب تاج

ملا اونکا نہ کچھ آغاز و انجام
پریشان پھرتے ہین انکا اوہام

عجب بیکنٹھ مین دیکھا تماشا
نہ دیکھا تھا مزا ایسا کسی جا

کسی جا آب حیوان موج زن تھا
کہین آب تہ چاہ ذقن تھا

خوش و دلکش یہ تھے جھوکے صبا کے
کہ جیسے ہون کرشمے دلربا کے

در و دیوار مین جلوہ گری تھی
نہ سورج کو مجال ہمسری تھی

عجائب زیور و پوشاک اونکی
کہ جیسے ہین تہ افلاک اونکی

میسر صحبت دلدار سب کو
حصول بوسہ رخسار سب کو

خوشی ہر ایک کے دل مین بھری تھی
بدن تازہ طبیعت بھی ہری تھی

کہین دلچسپ گانا ہو رہا تھا
کہین اچھا بجانا ہو رہا تھا

در و بستر اونکی شان پر سب
گیا فرزند برہما خوش ہوا جب

ریاضت کا نہین ہے جنمین کچھ نور
وہ اوٹھ جاتی ہین یہان سے بہت دور

فقط وہان تین شخصونکا گذر ہے
یہ اظہار نوشت شاستر ہے

تپاون وہ سبھی ایکہی جانے والا
تمنا کی جا ہوا کا کھانے والا

پرانا یا مرکے پھر کرے دھیان
کہ ہو پرم آتما سے جان پہچان

زمانہ مین ہے جوگی نام اوسکا
کہ کرنا جوگ کا ہے کام اوسکا

وہان پر تیسری جاتی ہے عورت
نہایت جسمین کی شوہر کی محبت

سری تار دکہ بن ہیٔ گی ہین طاق
نکلجاتی ہین آوس کی ہوئی جا

ہوئی کیفیت تازہ نمودار
پھر سے جی دیکھکر جسکو نہ سو بار

مکان ایسا کہ جسکا رشک والا
اندھیری گھر کا دنیا مین اوجالا

اگر ہوتی زبان کیطرح ناطق
تو کرتی آنکھ وصف اوسکا مطابق

جمال اوسکا تصور سے برون ہے
خیال حسن آرام درون ہے

بزنگ ہی گل محسوس ہین وہ
کسی قابل سے کب مانوس ہین وہ

اگر گنہگار جہان مین چند اوتار / گنہگاروں کا بیڑا کر دے پار
مجسم ہوئی ہی جگت ماتا لچھمی / بیان کرتی ہین اب ہم صورت انکی

دھیان لچھمن

برنگ ابر ہے رنگ تن اک
بدن مین ہے سراپا زرد پوشاک

تن خوش رنگ مین ہین چار بازو / تہ ہو خوشنما ہتیار بازو
جو اک ست نگارین مین ہے توتر / تو ہے دست دگر سے چکر نانوس

نمایاں دست ثالث مین ہے گدا / چہارم مین گل نیلوفر تر
ادھر گردن مین ہیا کوستب منی / ادھر موتی کا مالا جلوہ افگن

عجب ہی ناک کانوں مین بالے / کہ جلوہ ہے اونکی عالم سے نرالے
گل نیلوفر احمر ہین آنکھین / نمایاں صورت ساغر ہین آنکھین

گنہ بخشش و عطا پاش و خطا پوش / ترحم کا دل فیاض مین ہے جوش
قدم اونکی لیے نارد نے جاکر / ستائش کی بہت آنسو بہا کر

پھرے گرد وجود پاک سو بار / مراتب عجز کی پھر کرکے اظہار
زبان مدح کھولی اس طرح سے / کہ اے خلاق دو ہی وا دارو اون

کرے ذرہ کو تو خورشید مانوس / کرے خورشید کو ذرے سے کمتر
جو تو چاہے تو مارے فیل کو مور / گھٹا دے ایک پشہ شیر کا زور

تری قدرت سے ایام خزان مین / شگفتہ ہوویں گل بوستان مین
بھرے کو خالی کرے خالی بھرے تو / نہایت خوب ہی جو کچھ کرے تو

تری رحمت سے ہے آباد عالم / وگرنہ ہوتہ بیداد عالم
ہوا کو دی ہے یہ طاقت کہ دم مین / اوڑا لیجائے عالم کو عدم مین

حمایت سے تری محفوظ ہے خلق / خرام باد سے محفوظ ہے خلق
زیادہ حد سے ہو تابان اگر شمس / جلادے پیکر جن و بشر شمس

بغیر از حکم کیا مقدور اوسکا / کہ ہو سمجھا سکے اذیت تو اوسکا
روان ہو کاش آب بحر قلزم / تو لحظہ مین جہان ہو ڈوب کر گم

نہین حد سے فزون ہوتا رواں وہ / کہ باندھا تو نے خلاق جہان وہ
تماشا تو نے قدرت کا دکھایا / عدم سے خلق کو ہستی مین لایا

بشر سے کردیا ہے اسشہر کو / کیا مضبوط رابطہ ہمہ گر کو
یہ نارد جی کی استت سنکے بھگوان / ہوئے خوش جلد تر دینے کو بردان

یہ فرمایا کہ نارد کیا ہے مطلب / بیان مدعا اب کیجیے سب
کہا تب یہ نسو نارد نے مہاراج / گیا تھا عالم فانی کو مین آج

وہان مخلوق کو غمناک پایا / طبیعت نے مری صدمہ اوٹھایا
بتا ایسی عبادت کوئی معبود / کہ جس سے رنج و غم ہو جائے نابود

سوال اونکا پسند لچھمن آیا / کہ اوسمین فائدہ عالم کا پایا
کہا اک ست نارائن کا ہے برت / بشر کو دیگا وہ ہر ایک شی برت

عروج ماہ کے ایام مین جب / کمال ماہ کی جس روز ہو شب
ہوا اوس سے قبل یا دن بار ہونگا / کرین اس برت کو اہل تمنا

اوٹھے جب بستر شب سے سحر کو / جھکائی ڈنڈوت ہر جانب سر کو
خیال صورت معبود کر کے / بیان حاجت و مقصود کرکے

کہو دل مین کرونگا برت مین آج / برائی ست نارائن مہاراج
ہوا یہ مانسی سنکلپ کا ذکر / کرے پھر ظاہری سنکلپ کی فکر

کرے یہ جا نہا کر حسب دستور / غم و اندوہ کو دل سے کرے دور
ملا کر آرد گندم مین روغن / وجود وزن ہو جسکا سوا من

نہو اتنا میسر تو سوا سیر
نہو گندم تو لو چاول کا آٹا
پھلی کیلی کی اور موسم کا میوہ
شکر اور شیر اور خیرات لائے
دوبارہ غسل کرکے پھر سر شام
کتھا سنکر کرے پرشاد تقسیم
اگر مقدور ہو دعوت کھلائے
سری نارائن فرماتے ہین بھگوان
جدا ہو جو کوئی اپنے صنم سے
جگر مین درد ہو دل مین قلق ہو
خوشی جسکو نہو تی ہو میسر
کسیکا ہو اگر دشمن زبردست
اگر ہو خار رخنہ مہلک کسیکو
کسیکو ہو اگر اولاد کا رنج
نہ آتا ہو جسے تحصیل سے علم
غرض ہوتے ہین سب مقصود حاصل
کہا تب شبن نے اے جلوہ افگن
نہ کپڑا اوسکو پیدا تھا نہ روٹی
ملا کھانا نہ اوسکو پیٹ بھر کر
نہین غمخوار تھا اوسکا کوئی اور
برہنہ دھوپ مین گو را بدن تھا

کڑھائی مین کرے بریان جو ویسا
قباحت کچھ نہین وہ بھی ہے اچھا
پسند خاطر عالم کا میوہ
پھر اوسمین شہد گنگا جل ملائے
کرے پوجا کہ ساری کام انجام
برابر سبکو دے تا خیر و تقدیم
تب اوسکے بعد کھانا آپ کھائے
نہین رہتے ہین اس سے دل مین ارمان
چھٹے فی الفور فرقت کے الم سے
وفور غم سے جسکا رنگ فق ہو
جو ہر اک لحظہ رہتا ہو مکدر
کرے نارائن اوسکو پست ہستی
شفا ہو جائے حاصل آدمی کو
تو اوسکے دل سے ہو جائے شش و پنج
تو حاصل ہو اوسے تسہیل سے علم
اگرچہ ہون بہت مشکل سے مشکل
بنارس شہر مین اک تھا برہمن
نہین چڑھتی تھی غم سے تن پہ بوٹی
نہ اچھی نیند سویا ایک شب بھر
نہ تھی اوقات اس سے طرح بسر طور
بجز دھوتی کے سوا کیا پیرہن تھا

شکر ہو اسقدر جسمین ہو میٹھا
شکر بار ہو کرے تیار پھر خوب
شگون سے قول ہو اوسکو کباب
کرے تلسی کی ڈال اوسمین شامل
بلا کے سب اقارب اور برادر
نمک خوار و نادار دون کو کھلائے
کرے پھر رنج کا اچھی طرح سے
کرے اس سے کو جسکی آرزو سے
نہ جسکا رنج جاتا ہو کسی دم
طبیعت مین ہو جسکی بیقراری
کرین نارائن اوسکا رنج سب دور
اگر ہو جا بجا نہ بیت کوئی بتید
جو اندھا ہو تو اوسکی آنکھ کھل جائے
نہ کاشانہ مین جسکی ہو کوئی زر
کرے جو کوئی مفلس خواہش زر
سری بھگوان سے نارد نے پوچھا
جہان مین نام اوسکا تھا ستانند
ہمیشہ مانگتا تھا بھیک در در
مگر اوسکی جو عورت پارسا تھی
مزا اوسنے جوانی کا نپایا
فقط جو ایک دھوتی تھی کمر مین

کرے اسطور سے تیار چورا
کہ جسکا ذائقہ ہو سب کو مرغوب
کرے بعد اوسکے پیچا مرت طیار
یہ پیچا مرت ہوا اسے مرد غافل
سنے ساری کتھا کو دل لگا کر
عوض جسکی جزائی خیر پائے
ترانہ ہوا دا اچھی طرح سے
وہ حاصل ہو بشر کو چار سو سے
نہ جسکو چین آتا ہو کسی دم
جو کرتا ہو ہمیشہ آہ و زاری
دکھائین حالت اصلی کی دستور
تو اوسکے چھوٹ جانے کی ہو امید
دو اکو بھو لجائی فکر کل جائے
تو ملے جسے اوسکو راحت تن
تونگر ہو تونگر ہو تونگر
کہ پہلا برت یہ کسنے سے رکھا
زن و فرزند سے تھا گھر مین پابند
سحر سے شام تک پھرتا تھا گھر گھر
فقط اوسکی وہی اک آشنا تھی
نتیجہ زندگانی کا نپایا
لپیٹا ایک ٹکڑا اوسکا سر مین

جو آتا تھا گدائی مین میسر — وہ کھاتی تھی زن و فرزند ملکر
وہ اکدن جب گیا بہر گدائی — ہوا اوسپر عجب فضل الٰہی
کہ بنکر ست نارائن برہمن — ہوئی اوس برہمن سے یون ثنا خوان
کدھر جاتا ہے کسکی جستجو ہے — گل عارض ترا بیرنگ و بو ہے
ترے لب خشک ہین آنکھون مین نم ہے — تبا دے کیا تجھے رنج و الم ہے
یہ سنکر شکل اشک دیدہ تر — برہمن گر پڑا اونکے قدم پر
کہا فکر معیشت ہے مہاراج — ہوا جس سے متاع ہوش تاراج
نہین جڑتا ہے کھانا بھی جو ہیہات — کرون کیا اور اپنا ذکر حاجات
کہ زیور کو ترستی ہے مری زن — بہت غمگین ہے اپنی رحمت تن
یہ للچاتا رہا فرزند کا جی — بنت کی ٹوپی اک و سنہ نہ پہنی
ہمیشہ خاک پر دھوتی بچھائی — نہ آئی اک میسر چارپائی
سواری کیا کہ جوتا بھی مین ہے — پھیھو گیتی کہین کاٹنا کہین ہے
اگر روٹی ملی بھی تو نہین دال — ملی گر دال بھی تو ہے نہین تھال
جو لقمہ کھاؤن تو جاتا ہے اوچھو — کہ روٹی سے نہین خالی ہے چلو
گذرتے ہین بڑی سختی سے ایام — خبر لیتے نہین میری سر رام
کہا اوس سے یہ نارائن نے اے مرد — نہین ہے کا مطلق یہ ترا درد
کتھا تو ست نارائن کی دے بول — کرو مین بنگو سب عقیقی تیرے کھول
یہ کہکر ہو گئی غائب وہان سے — گئی اوس جا کو آئی تھی جہان سے
برہمن نے یہ منت دل مین مانی — کرا ہی دا تا ے سراز نہانی
گدائی مین جڑیگا جو مجھے آج — کتھا مین کل اوٹھاونگا مہاراج
نہین کچھ روز اگر کھانا ملیگا — تو پھر شام و سحر کھانا ملیگا
یہ منت مانکر وہ حسب معمول — گدائی مین ہوا مصروف و مشغول
ملا اوس روز اوسکو رزق وہ چند — طبیعت ہو گئی اکبار خورسند
جب اپنے گھر مین آیا وہ سر شام — کہا عورت سے آگاہ دلارام
گدائی مین جو ہم لائی مین تولے — کتھا کا کام سب انجام کر دے
کرینگے کل جو نارائن کا ہم برت — کریگا دور سب رنج و الم برت
وہ عورت خوش ہوئی اسکی گفتگو سے — کہا ہنسکر یہ مرد نیکخو سے
کہا جو آپنے بیشک کرونگی — یہی مین آج سے کل تک کرونگی
برہمن کو غرض اس برت کی بعد — ہوا معلوم زور طالع سعد
زر و افسر ہوا حاصل کہین سے — فلک تک ڈھیر تھا جسکا زمین سے
رہا پھر وہ کسی شئے کا نہ محتاج — ہوا مشہور شکل صاحب تاج
ہوا کچھ اور اوسکا کارخانہ — کہ حیرت مین رہا سارا زمانہ
کرون مین آپ دھیا ثانی کو آغاز — کہ عالم حال سے ہو محرم راز

آدھیا دوسرا

بیان کرتی ہین نارد جی سے بھگوان — رکھو ان کے سوت کی جانب ذرا کان
کتھا سرہا ہ سنتا تھا سانند — ہوا تھا مفلسی سے جیسے بردمند
کسی دن آگیا ہیزم فروش ایک — کہ تھا وہ اپنی طینت کا بہت نیک
جو گھر تھا اوس برہمن کا سر راہ — کتھا ہوتی تھی اوسدن بہر دلخواہ
وہ لکڑی لا پیاسا ہو کے اکبار — ہوا اوس وقت پانی کا طلبگار
برہمن کے یہان آیا وہان سے — کتھا اوس وقت ہوتی تھی جہان سے
پیا آب حیات اوسنے رہ گوش — محبت کا طبیعت مین ہوا جوش
ملا جب ختم کو وقت اوسکو پرشاد — ہمیشہ کو ہوا وہ ذائقہ یاد

عجب چہرہ تھا اوس مہر جبین کا
کہا تب یہ بہن سے عورت نے اوسکی
کہا جسوقت ہو گی کتھا ایہ
لکھا جس طور سے ہے شاستر مین
دیا اوسکو بہت سامان و اسباب
طبیعت مین خوشی کا تھا بہت جوش
ہوا گھر سے کسی جانب روانہ
بھرا کشتی مین ہر اک طرح کا مال
وہان کا چندرکیت اک تاجور تھا
گھسے اوس روز اوس راجہ کے گھر چور
وہ جنکا مال مسروقہ وہان پر
وہین پر باندھکر مشکین شتابی
حقیقت مین یہ دونون بچ گئے تھے
جو مال اونکا تھا وہ بھی کرلیا ضبط
نہین چورون نے اک تنکا بھی چھوڑا
رہا افسوس کچھ پروہ نہ اونکا
بہن جنکی دو شالون مین پلی تھی
غم و اندوہ سے اونکا یہ تھا حال
نکلتی تھین کسی دن دونون ہمراہ
نہین ہمراہ عورت دوسری تھی
کتھا سب سُن چکی جب دل لگا کر

تجلی ہو چاند جس سے چودھوین کا
کتھا جسنے واسطے تمنی تھی بولی
تو ہم کردینگے پھر منت ادا
ادا کرکے مراسم اپنے گھر مین
وہ چیزین تھین کہ سونی تھین پاک سب
کتھا سنا ہوا اوسکو فراموش
کہ تجارون کا ہے یہ کارخانہ
کہ جس سے فائدہ حاصل ہو فی الحال
سنور صورت شمس و قمر تھا
چرا کر لیگئے لعل و گہر چور
کہ یہ بے جرم ٹھہرا تھا جانی
دکھائی سخت ذلت مار و خرابی
مگر کچھ سوز و قہر خدا سے تھے
کہ ہے ادبار کو ادبار سے ربط
سوا اسکے کہ جو تھا تن مین کپڑا
کہ جنکو چاند سورج نے نہ دیکھا
عرق مین اونکی سب بہ گئی تھی
مشبک تھا جگر سینہ تھا غربال
کبھی تنہا بھی جاتی تھی کوئی ماہ
فقط ساتھ اوسکی اوسکی لڑکی تھی
زمین پر جا کھڑی ہی رکھدیا سر

کلاوتی پاسے سکھیانی کی ہمراہ
وہ مقصد ہو گیا حاصل تمہارا
ہوئی جسوقت وہ شادی کے قابل
دیا بیٹی کا اوسکے ہاتھ مین ہاتھ
جو تھا حد سے زیادہ اوسکا دلشاد
فراغت ہو گئی شادی سے جسدم
تجارت کے لیے نکلا وہ گھر سے
عیان ہے رتن سار اک شہر کا نام
گیا یہ بیس اوسکے شہر مین جب
چھپے پیچھے اونکے دوڑے نوکر شتاب
وہان لوگون نے جب اسباب پایا
وہی حالت ہوئی داماد کی بھی
کیا راجہ نے اونکو پابزنجیر
ہوا یہ حال اونکا جب سفر مین
وہ دونون جو رتن محتاج ہوکر
گدا آتے تھے صدہا جنکے در پر
یہ کہتی تھین کہ اپنا دم نکل جائے
ادھر تھی اپنے شوہر سے جدائی
کسی دن وہ کلاوتی جسکا ہے نام
کتھا ہوتی تھی نارائن کی وان جا
ہوئی خواہش یہ اوس شکستہ تن کو

پدر نے نام رکھا حسب دلخواہ
ہوا بیٹی سے ٹھنڈا دل تمہارا
پدر نے ڈھونڈھکر اک مرد عاقل
کہا ہے عمر بھر اسکا ترا ساتھ
نہ آئی ست نارائن کی کچھ یاد
تو پھر وہ شوہر دختر کے باہم
بہت ڈھیر سے لعل و گہر سے
جہان ہے ہی ہین خوش سب خاص اور عام
عتاب ست نارائن ہوا جب
تو چورون نے نہین پائی کوئی راہ
تو اوس بیجرم کو سارق بنایا
کہ تہمت مال کی دونون پہ رکھی
کہ ثابت ہو گئی چوری کی تقصیر
یہان چوری ہوئی اک روز گھر مین
گدائی کے لیے پھرتی تھین گھر گھر
در عالم یہ وہ کھاتی تھین پھر کر
میسر جو غذا ہو سم نکلجائے
اودھر قسمت نے یہ ذلت دکھائی
برہمن کے یہان پہونچی سر شام
کلاوتی بھی ہوئی وان رونق افزا
کہ دیکھین جلد تر شوہر پدر کو

مناجات در خاتمۂ کتاب

صلہ اس مثنوی کا دیجیے آج
جناب ست نارائن مہاراج

ملا دو خاک میں دشمن کو میرے
بچا دو خار سے دامن کو میرے

نہ اوسکو باد صرصر سے ضرر ہو
فروغ اوسکا مری گھر عمر بھر ہو

رہوں خوش ہر حسین نازنین سے ہو
وہی تقی الغفور ہو جو [illegible] ہیں

گناہوں سے رہے پرہیزگاری
کہ ہو روز جزا عزت ہماری

وہاں بھی اپنے مطلب ہم ہیں پاتے

رہوں محفوظ تکلیف عدو سے
نہ صدمہ ہو حریص فتنہ جو سے

چراغ خانہ کوئی دیجیے اب
ہمارے گھر کو روشن کیجیے اب

مجھے جاہ و حشم حاصل ہوں ایسے
رہے سیر بزرگوں کی میں جیسے

ہماری ہاتھ سے ہو کام اچھا
رہے جیسے ہمیشہ نام اچھا

رہیں یکجا ہمیشہ ہم آپکی پاس
نوازش اپنی ہوں نسبت پر اسی

ہماری وہ تو اونکو ہم ہیں پاتے

ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۳ع میں چھپی

بقلم جانکی پرشاد قوم کایتھ ماتھر ملازم مطبع اودھ اخبار